

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لغاتُ الحَدِیث

کتاب "ص"

میر محمد کُتُب خانہ آرام باغ کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مکتبہ اسلامیہ
لاہور

کتاب الصاد

مَقُولٌ فَقَدْ نَأَوْضًا صَدًا ثُمَّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ حُجْرٍ سَمِعَ مِنْهُ
لَا سَے اور حبش کی طرف انہوں نے ہجرت کی، پھر اسلام سے پھر
گئے اور نصرانی ہو گئے۔ وہ جب مسلمانوں کی طرف سے گزرتے
تو کہتے "ہم نے تو اپنا کام دیکھ لیا" یعنی غور و فکر کے بعد
سمجھ گئے، اور تم نے آنکھیں کھلنے سے پہلے ہی دیکھنا چاہا، اور
دیکھ نہ سکے راہل عرب کہتے ہیں:

صَدًا صَدًا الْحَرُّو۔ یعنی کتے کے پتے نے پلکیں ہلاتیں۔
(دیکھنے کے لئے آنکھیں کھلنے سے پہلے)۔

صَدًا كُ۔ پسینہ نکلنا، اس میں سے بدبو پھیلنا، جم جانا اور
چپک جانا۔

مَمَّا كُ۔ سختی کرنا۔

صَدًا كُ۔ سخت آدمی۔

صَدًا كُ۔ لکڑی کی بوجب وہ بھیگ جائے۔

صَدًا كُ۔ لوگوں پر کوڑنا، حملہ کرنا، دوڑنا۔

صَدًا كُ۔ یعنی صہیل ہے۔ ہنسانا۔

صَدًا كُ۔ بھلا نا، دکھانا۔

صَدًا كُ۔ بہت پانی پی جانا۔

صَدًا كُ۔ پیاسا۔

مناوہ سوال حرف ہر حرف تہجی میں ہے اور حساب جبل
کا عدد ۹۰ ہے۔

سورت یا حرف کا نام ہے۔ بعض نے کہا اللہ تعالیٰ کا
نام ہے۔ بعض نے کہا فرشتے کا۔ بعض نے کہا کہ یہ صدق محمد
سے ہے۔ اور بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ اس سے
کون ہے۔ اور یہی قول صحیح ہے۔ کبھی صَدًا سے عورت کی شرمگاہ
کا کلام ہوتا ہے۔

باب الصاد مع الهمزة

ک۔ سیر ہونا، بھر جانا۔

لَقُلْتُ كَفَّةً حَسَنَاتٍ عَلَى كَفَّةٍ سَيِّئَاتٍ وَكَوْ
مَوَّابَةٍ۔ جس کی نیکیوں کا پل برابر نیوں کے پلے پر بھاری
راہ وہ، جوں یا پتوں کے اندر کے برابر ہی ہے۔

نَوْبَةٍ۔ فہ کا ڈھیر۔

سَلَاكٍ۔ ڈرنا، ذلیل ہونا، بودا ہونا، آواز دینا۔

صَدًا كُ۔ ڈرنا۔ ذلیل ہونا۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُجْرٍ كَانَ أَسْلَمَ وَهَاجَرَ
لَهُ امْرَأَتَانِ وَتَقَرَّرَ كَانَ يَمُرُّ بِالْمَسَاكِينِ

صَبَاً جَبِينًا

اَنْتَ مِثْلُ الْعَقَرِ تَلْدَعُ وَتَقْمَعُ. تو بچھو کی طرح ہے کھانا ہے پھر چھتا بھی ہے (یہ ایک مثل بھی ہے)۔
تَلْدَعُ وَتَقْمَعُ. اس کے لئے کہی جاتی ہے جو دوسروں پر ظلم کرے پھر ان کی شکایت بھی کرے۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ الْبَاءِ

صَبَاً يَأْصُبُوهُ. ایک دین کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرنا۔
صَبَاً يَمِينًا. صَبَاً سے ماخوذ ہے بعض کا کہنا ہے کہ وہ نصاریٰ کا ایک فرقہ ہے جو ستاروں کی عظمت کرتے ہیں جیسے مسلمان کہہ کی بعض نے کہا وہ بت پرست ہیں یعنی ستارہ پرست بعض نے کہا وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ نوح علیہ السلام پیغمبر کے طریق پر ہیں۔
كَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ لَمَّا آسَلَمُوا أَصَبْنَا نَاصِبًا نَا. بنی ہاشم کے لوگ (جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ان کو قتل کر رہے تھے) اس طرح کہنے لگے کہ ہم نے اپنا دین چھوڑا، اپنا دین چھوڑا اپنی اسلام کو قبول کیا مگر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کا کہنا سنا، ان کو قتل کر ڈالا۔ یہ صَبَاً نَابُ الْبَعِثِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی اونٹ کا دانت چھوٹا باہر نکلا۔ اور صَبَاً نَابُ الْجُودِ یعنی تارے نکلے۔
اہل عرب آں حضرت صلعم کو بھی صَبَاً کہتے، کیونکہ آپ قریش کے دین اور مذہب سے نکل کر اسلام میں آ گئے تھے۔ اور مسلمانوں کو صَبَاً کہتے۔

صَبَاً. صَبَاً کی جمع ہے (جیسے قَضَاً جمع ہے قَاضٍ کی اور غَزَاً جمع ہے غَازٍ کی)۔

إِلَى هَذَا الصَّبَاِ. کیا اس صَبَاً کے پاس چلوں (اس عورت نے آں حضرت صلعم کو صَبَاً کہا (یعنی اپنے دین سے نکل کر دوسرے دین میں جانے والے) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے ساتھی نے جو جواب میں نصم کہا، یہ کچھ غلط نہ تھا)۔
قَدْ أَوَيْتُمْ إِلَى الصَّبَاِ. تم نے صابیوں کو اپنے شہر میں جگہ دی ہے (ان کو اپنے پاس آنا رہا ہے)۔

صَبَاتٌ قَالَ لَا وَكَتَبْتُ أَسْمَئَةَ. تم صَبَاً ہو گئے انھوں نے کہا، نہیں میں تو مسلمان ہو گیا ہوں (حالانکہ وہ دین شرک سے نکل کر دین اسلام میں آئے تھے۔ مگر انھوں نے صَبَاً کا لفظ اپنے لئے پڑا ہوا۔ اس لئے کہ شرک فی الحقیقت کوئی دین نہیں بلکہ محض بے دینی اور حماقت ہے)۔

فَقَالَ الصَّبَاِ. صَبَاً (یعنی حضرت محمد صلعم کے سامنے) نے کہا۔

دجمع البحرین میں ہے کہ صَبَاً ایک فرقہ ہے جو ہے کہ صَبَاً بن شیبث بن آدم کا پیر و بتا ہے (دکشاف میں ہے کہ صَبَاً بنین وہ لوگ ہیں جو یہودیت اور نصاریت کو چھوڑ کر فرشتوں کی پرستش کیا کرتے تھے۔ قتادہ نے کہا کہ دنیا میں چار دین ہیں: خدائی ہے باقی شیطانی ہیں۔ اسلام تو خدائی دین ہے اور باقی شیطانی دین صَبَاً بنین کا ہے جو فرشتوں کی پوجا کرتے ہیں ان کی طرف ناز پڑتے ہیں اور رُزق کی تلاوت کرتے ہیں۔ انھیں جو جس کا جو سورج اور چاند کی پرستش کرتے ہیں۔ تیسرے صَبَاً بن پرست ہیں۔ چوتھے یہود کا اور پانچویں نصاریٰ کا۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ، ان کو صَبَاً بنین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ انبیاء اور رسولوں کی پرستش کی طرف جھک گئے اور شریعت کو بھی چھوڑ دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جو باتیں لائے ہیں وہ سب غلط ہیں اور اس طرح وہ خود اپنے قیامت اور حشر و نشر وغیرہ سب کے وہ منکر ہیں۔ ان کی کوئی شریعت نہ کوئی کتاب نہ ان کا کوئی پیغمبر ہے۔ مسترحم کہتا ہے کہ فلاسفہ اور دہریوں کا یہی اعتقاد ہے۔ تو گویا صَبَاً بنین یہ ہیں۔ جیسے فلاسفہ و طبعیین کہ خدا، رسالت اور حیات بعد الموت وغیرہ کے قائل نہیں اور نہ ہی ان جیسے اور بگڑے ہوئے عقائد کی شریعت ہے)۔
صَبَاً. بہانا، ڈالنا، بہنا، نیچے اُترنا۔
صَبَاً. صَبَاً کی جمع ہے۔

صَبَابَةٌ: غلبہ، شوق، محبت، عشق اور ولولہ۔

صَبَبٌ: عاشق، محبت میں دیوانہ۔

الصَّبَابُ: بہنا، اودھنا۔

صَبَبَةٌ: دسترخوان، تھوڑا مال جو دودھ یا پانی

پانی رہ گیا ہو۔

إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَمْشِي صَبَبٌ يَأْتِي صَبَبٌ۔

جب چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ جیسے اوپر سے نیچے اتر رہے

ہیں آگے کی طرف ذرا زور دے کر چلتے) ایک روایت

یہ کہ:

كَأَنَّمَا يَمْشِي مِنْ صَبُوبٍ۔ یعنی جیسے نیچے کی طرف

چلے ہیں (ایک روایت میں صَبُوبٌ ہے)۔

صَبُوبٌ: کہتے ہیں کہ جو آدمی پر بہا یا جائے خواہ پانی ہو

جیسے ٹھوس اور عسول ہے یعنی جس کی لمبائی

اور غسل کیا جائے۔ اور وضو جس سے وضو کیا جا

سکتا ہے۔

إِذَا انْصَبَتْ قَدَمَاكَ فِي بَطْنِ الْوَادِي۔

اگر پاؤں نالہ کے نشیب میں اترے یعنی صفا و

زیادہ۔

لَقَبْتُ رَأْسَهُ۔ اپنا سر جھکایا نہیں یعنی نیچے

کے سر کو قریب نہ لایا آسمان کے نشیب کی طرف۔

سُحِبَ رَأْسُهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لَقَبْتُ رَأْسَهُ إِلَى۔

سُحِبَ: اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھانے لگے پھر اس کو

جھکاتے تھے (اس وقت میں نے پہچانا اور سمجھا کہ

وہ مار رہے ہیں۔ یہ حضرت انس بن زید بن زید فرمایا،

سُحِبَ ذِي خِرَانٍ۔ آپ جب بدر کو جانے لگے تو

میرے (ذی خِرَان) ایک مقام سے بدر کے قریب۔

الْطُّهْرُ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ لَقَوْتُمْ وَأَنْتَ صَبَبٌ

کے پوچھا گیا، کونسی لمبائی افضل ہے؟ انہوں نے

بہا یا ہاتھ کر کے، اُنھے تو تیرے بدن پر پانی بہ

رہا ہو۔

فَقَامَ إِلَى شَجْبٍ فَاصْطَبَّ مِنْهُ الْمَاءُ۔ ایک پُرانی

شک کی طرف گھڑے ہوئے اس میں سے پانی لیا اپنے اوپر

بہا یا،

إِنْ أَحَبَّ أَهْلِي أَنْ أَصَبَّ لَهُمْ شَمْنُكَ صَبَبَةً وَاحِدَةً

حضرت عائشہ نے بریرہ سے فرمایا، اگر تیرے مالک یہ چاہیں کہ

میں ان کو تیری قیمت ایک ہی دفعہ یک مشت دیدوں۔ یہ

صَبَبَ الْمَاءُ يَصْبَبُهُ سے ماخوذ ہے۔ یعنی پانی ایک دم بہا یا،

كُنْتُ عَلَى الْكَافِرِينَ عَذَابًا صَبَبًا۔ (جب حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف خطاب کر کے

فرمایا، تم تو کافروں پر ایک بہا یا گئے عذاب تھے دیا عذاب

بہا یاے والے تھے)۔

تَخَرَّجْتُ مَعَ خَيْرِ صَاحِبِ زَاوِي فِي الْقَبْبَةِ۔ میں

بہتر ساتھی کے ساتھ نکلا اور میرا گوشہ صَبَبَةٍ میں تھا (یعنی قبور

کے ساتھ کھاتا تھا۔ یا اُس دسترخوان پر جس پر وہ کھاتے تھے)۔

بعض نے کہا یہ صَبَبَةٌ ہے کسر یا فتح ماضیہ کہتے ہیں ہر دو

برن کو، جس میں روٹی رکھتے ہیں۔ اور زبیل کو بھی کہتے ہیں)۔

أَلَا أُنَبِّئُكُمْ أَنَّكُمْ صَبَبَانِ۔ (شقیق نے ابراہیم نخعی سے

کہا، کیا مجھ کو یہ خبر نہیں دی گئی ہے کہ تم میں دو گروہ ہو گئے ہیں

دو جماعتیں)۔

هَلْ عَنَى أَحَدٌ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّخِذَ الْقَبْبَةَ مِنَ الْغَنَمِ۔

وہ زمانہ قریب ہو کر تم میں سے کوئی بکریوں کا ایک ریوڑ لے لیگا۔

صَبَبَةٌ کے معنی منہ دریوڑ) جو بیش سے چالیس تک کی

تعداد کا ہوتا ہے۔ خواہ بکریوں کا ہو یا بھڑوں کا۔ مگر بعض نے کہا

صرف بکریوں کے ریوڑ کو صَبَبَةٌ کہیں گے۔ بعض نے کہا ہے چھاس

بکریوں کا، اور بعض نے ساٹھ سے ستر تعداد کے لئے۔ (اور انہوں

کا صَبَبَةٌ پانچ یا چھ اونٹ پر مشتمل ہوتا ہے۔

اسْتَرَيْتُ صَبَبَةً مِّنْ غَنَمٍ۔ میں نے بکریوں کا ایک

ریوڑ خرید لیا۔

فَوَضَعْتُ صَبِيبَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ - میں نے تلوار کی نوک اُس کے پیٹ پر رکھی اور خوب زور دیا یہاں تک کہ تلوار اندر گھس گئی۔ اور افعیہ ہودی کے۔

لَتَسْمَعَنَّ آيَةً خَيْرٌ لَّكَ مِنْ صَبِيبٍ ذَهَبًا اَكْرَ تُو
ایک آیت قرآن کی جس نے تو یہ تیرے لئے سونے کے ایک ڈلے سے بہتر ہے۔

صَبِيبٌ - بعض نے کہا "صَبِيب" ایک پہاڑی کا نام ہے (تو اس معنی کی رو سے اوپر کی حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ تیرے لئے صَبِيب کے برابر سونا ہو اس سے بھی بہتر ہے)۔
خَيْرٌ مِّنْ صَبِيبٍ ذَهَبًا - صَبِيب پہاڑ کے برابر سونے سے بہتر ہے۔

كَانَ يَخْتَصِبُ بِالْقَبِيبِ - عقبہ بن عامر ثقی کے بتوں سے (یعنی اس کے پانی سے) خناب کرتے (اس کے پتوں کے پانی کا رنگ سرخ کسی قدر سیاہی کے ساتھ ہوتا ہے)۔

صَبِيبٌ - بعض نے کہا کہ صَبِيب کے معنی گھم یا جھنڈی کا حصارہ

وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صَبَابَةٌ كَهَبَابَةٍ إِلَّا نَاءٌ - اب دنیا کا آنا حد باقی ہے جیسے برتن میں کچھ پانی بچے رہ جاتا ہے۔ (سارا پانی نکال ڈالو تو بھی ذرا سا حد رہ جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ ہے اور قیامت قریب ہے)۔

لَوْعَةٌ وَصَبَابَةٌ - شوق اور محبت کا جوش۔
لَتَعَوَّدَنَّ فِيهَا آسَاءٌ وَذُصْبًا - تم دنیا میں ادا پڑھنے والے سانپ بن جاؤ گے (سانپ کا قاعدہ ہوتا ہے جب کاٹنا چاہتا ہے تو اوپر اٹھ کر کاٹتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک دوسرے کو سانپ کی طرح کاٹو گے، اس پر حملہ کرو گے)۔

ایک روایت میں ہے۔ اس کو آگے بیان کیا جائے گا،
لَتَمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَانْصَبَتْ - پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سیدھے ہو گئے (ایک دوسری روایت میں فَانْصَبَتْ ہے یہی حصارہ کے معنی پھوڑا ہوا پانی - حصارہ

خاموش رہے)۔

يَصْمًا بَهْمًا - اس کو پی جائے۔

قَاءَ فَأَقْطَرَا وَصَبَبْتُ لَهُ وَضُوءًا - تھے کہ روز افطار کیا اور میں نے وضو کا پانی آپ پر بہایا (یعنی آپ کے ہاتھ دھلائے اس لئے کرتے سے وضو نہیں لوثا)۔

(امام ابو حنیفہ کا اس میں اختلاف ہے تو ان کے حسب پرتا ویل کی ضرورت نہیں)۔

أَدْخَلَ صَبَابَةَ الصُّبَّةِ - بکریوں کے روڑ والے اندر کے آگے آگے اٹھتا تھا صَبِيب - جیسے نشیب یا اترنے کا صَبِيب - پیوند لگانا، رنوک کرنا۔

صَبِيبٌ - صبح سویرے حملہ کرنا، لوٹنا بیان کرنا۔
صَبِيبٌ اور صَبَابَةٌ - سرخ سفید اور خوبصورت تصبیح - صبح کو آنا یا صبح کو شراب پانا یا صبح کرنا، ظاہر ہونا، جانا۔
تَصْبِيحٌ - صبح کو سونا۔

أَضْبَحَ - صبح کرنا، ظاہر ہونا، جانا۔
تَصْبِيحٌ - صبح کو سونا۔
أَضْبَحَ - صبح کرنا، ظاہر ہونا، جانا۔
تَصْبِيحٌ - صبح کو سونا۔
أَضْبَحَ - صبح کرنا، ظاہر ہونا، جانا۔
تَصْبِيحٌ - صبح کو سونا۔

أَضْبَحَ - صبح کرنا، ظاہر ہونا، جانا۔
تَصْبِيحٌ - صبح کو سونا۔
أَضْبَحَ - صبح کرنا، ظاہر ہونا، جانا۔
تَصْبِيحٌ - صبح کو سونا۔
أَضْبَحَ - صبح کرنا، ظاہر ہونا، جانا۔
تَصْبِيحٌ - صبح کو سونا۔

کے صبح ہو گئی، اُس وقت پڑھو، کیونکہ اس میں بڑا اجر ہے۔
(اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صبح کی نماز آخر وقت پڑھو،
جیسا کہ حنفیہ نے سمجھا، کیونکہ اگر ایسا کرنا افضل ہوتا تو آپ حضرت
ہمیشہ صبح کی نماز تاریکی میں کیوں پڑھا کرتے، بلکہ اس کا مطلب یہ
ہے کہ اچھی طرح صبح صادق نمایاں ہو جانے کے بعد نماز شروع کرو۔
ایسا نہ کرو کہ ابھی صبح نہ ہوئی ہو اور تم نماز شروع کر دو۔)

اِنَّهُ صَبَّحَ خَيَّوَرًا۔ آپ حضرت صلعم صبح سویرے خلیج
میں داخل ہوئے۔

مَنْ شَرِبَ مِنْ مَيْمُونَةٍ فِي آهْلِهِ۔ ہر آدمی کو جب وہ صبح
کے وقت اپنے گھر والوں میں ہوتا ہے۔ دعوت آنے والی ہے، موت
اس کے جوتے کے تہ سے بھی زیادہ اس کے نزدیک ہے۔
بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ دوست آشنا
اس سے کہتے ہیں۔

صَبَّحَ عَلَى اللَّهِ بِأَخْبَرٍ۔ یعنی گڑ مارنگ، حالانکہ اسی
دن اس کی موت لکھی ہوئی ہے وہ ناگہاں آجاتی ہے۔

صَبَّحَ۔ صبح کی شراب پلاتا ہے۔ یا ناشتہ کرنا ہے
مندرجہ بالا حدیث میں بعض لوگوں نے صَبَّحَ کی بجائے صَبَّحَ
بکروا پڑھا ہے یعنی لوگوں کو صبح کی شراب پلاتا ہے یا ناشتہ کرنا ہے۔

اصْطَبَحَ نَاسُ الْخَمْسِ۔ بعض لوگوں نے صبح کو شراب
پی دیا اور شام کو اس کی حرمت کے احکام نازل ہو گئے۔

لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْتِ ذُرْعَتُكَ تَلَا الْقُرْآنَ
صَدَّقَ عَلَى الْقَصَادِ قَالَ يَا صَبَّاحَا۔ جب یہ آیت کریمہ

نازل ہوئی کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ تم کے خدایا
سے، ڈرا تو آپ حضرت صلعم صفا پہاڑ پر چڑھ گئے اور پکار کر

فرمایا "یا صَبَّاحَا" (یہ کلمہ اہل عرب اس وقت کہا کرتے
تھے جب کوئی دشمن لوشے والا اور غارت کرنے والا صبح کو اپنے

تو اس کلمہ کے ساتھ نعرہ مارتے۔ گویا یہ طبعاً آواز طلب فریاد
اور امداد کے لئے ہوتی تھی اسامی افراد فوراً آجاتے اور دشمن کا

مقابلہ کریں، اس کو دفع کریں۔ بعض نے کہا اہل انبیاء والوں کا قاعدہ

ہے بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ جب صبح کو تھوڑا سا دودھ نہ
لے نہ شام کو کوئی پینے کی چیز نہ کوئی ترکاری کھانے کے لئے۔ اس حدیث
سے بعض نے یہ استدلال کیا ہے کہ بھوک کی حالت میں گو آدمی
مفسد نہ ہو جب کوئی حلال غذا نہ ملے تو فردار کھانا درست ہے اور
اگر علماء کا یہ قول ہے کہ جب تک مفسد یعنی بھوک سے بے قرار
ہو، فردار نہ کھائے۔

مَا لَنَا صَبَّحِي لَيْقَطِي۔ ہمارے پاس جتنا بچہ صبح کو دودھ
پاے، اتنا بھی دودھ نہ تھا اس درجہ قحط کی شدت تھی، بڑے
بچے کے پینے کے موافق دودھ کا کیا ذکر۔

أَتَيْنَ صَبُوحَ شَرِيقٍ۔ کیا تم صبح کے ناشتہ کی طرف
دعا کرتے ہو (اس کا بیان کتاب "د" میں گر چکا)۔

مَنْ لَقِيَ صَبَّحَ شَرِيقٍ تَجَوَّعًا۔ جو شخص صبح سویرے
بھوک کھجور کے سات والوں سے ناشتہ کرے۔

رَبِّ صَبَّحْتُ الْقَوْمَ يَا صَبَّحْتُ الْقَوْمَ سے اخذ ہے یعنی
صبح کی شراب لوگوں کو پلائی۔

الْقَوْمَ آذَنًا۔ کیا صبح کی چار گھنٹیں پڑھتا ہے (یہ آپ
شخص سے فرمایا جس نے فرض نماز کی اقامت کے بعد
نماز شروع کر دی تھی)۔

مَنْ لَقِيَ صَبَّحَ شَرِيقٍ۔ جو شخص روز صبح کو ناشتہ کرے
مَنْ لَقِيَ صَبَّحَ شَرِيقٍ تَجَوَّعًا۔ جو شخص روز صبح کو بھوک

پائے (بھوکہ مریض کی ایک قسم کی کھجور ہے جو نہایت عمدہ اور
مفید ہے)۔

صَبَّاحٌ اور صَبَّحٌ۔ صبح کو نہار نہ کچھ کھانا جس کو
بائیں "بریک فاسٹ" کہتے ہیں۔

لَا تَحْمِلُوا صَبَّاحًا مَحْمًا۔ صبح کو اس کا پلانے والا تمھیں نہیں
پہنچاؤ (ابراہیم بن یوسف اور ہشام بن جابر جس قدر چاہیں پی

لیں)۔

لَيْسَ بِأَكْبَرُ فَاثَةٍ أَكْظَمُ لَلْجَوِّ۔ صبح کی نماز
صحیح صادق نمایاں ہو جانے (یعنی اچھی طرح یقین ہو جانے

إِنَّ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَتَكُنَ فِي قَلْبِكَ غَسٌّ
لَا حَیْلَ إِلَّا تَجَرَّعَ حَوْسَکَ کہ تو صبح کرے اور شام کرے اس حال میں
کہ تیرا دل ہر مسلمان سے صاف ہو (اس میں کینہ اور کپٹ نہ ہو)
بعض نے کہا کہ مسلمان اور کافر ہر ایک سے صاف ہو۔ کافر
کے ساتھ صفائی یہ ہے کہ اس کے ایمان کا خواہاں ہو۔ یعنی اللہ
اس کو ایمان کی توفیق دے اس کا خاتمہ بخیر کرے۔

أَصْبَحْتُ غَدِيًّا عَنْ عَدَائِهِ۔ تو اس کے مذاہب کرنے
سے بے پرواہ ہے (پروہ گناہوں اور معصیت کی وجہ سے غفلت
ہے)۔

يَا أَصْبَحْنَا تیری نعمتوں کے ساتھ ہم نے صبح کی یا تیری
ہمد اور اعانت اور حفاظت سے۔
يَا غَدِيًّا وَيَا تَمُوتُ۔ تیری یاد میں ہماری زندگی
گزرے اور تیرے ہی یاد پر مرے۔
أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلَأُ اللَّهُ۔ ہم نے صبح کی اور تمام دنیا
نے جو اللہ کی ملک ہے۔

لَيْسَ عِنْدَ رَبِّكَ صَبَاحٌ وَلَا مَسَاءٌ۔ تیرے پروردگار
کے نزدیک صبح اور شام نہیں ہے (کیونکہ صبح اور شام سورج یا
زمین کی حرکت سے ہوتی ہے اور پروردگار تو اپنے عرش معلیٰ پر
ہے جو ساتوں آسمانوں کے پرے اور تمام عالم کے اوپر ہے)۔

بعض نے کہا مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کا علم حضور ہی ہے
اس سے ابتک جتنی چیزیں ہیں سب اس کے سامنے ایک ہی وقت
میں حاضر ہیں، وہاں ماضی اور مستقبل نہیں ہے اور اس کی مثال
دی ہے کہ جیسے ایک لمبا دھاگا ہو جس پر مختلف رنگ ہوں
اور ایک چوٹی اس پر چلے تو وہ یہ سمجھتی ہے کہ ایک رنگ گزر گیا
اسرار آیا۔ مگر جو شخص سارے دھاگے کو دیکھ رہا ہے اس کے
لے ایک کوئی رنگ نہیں گزرا نہ دوسرا رنگ آیا۔

قَدْ نَزَّهَا مَقْبَاحُ الْهَدَىٰ فِي قَلْبِهِ۔ اس کے دل
میں ہدایت کا چراغ روشن ہو گیا۔

صَبَّحَ الْوُجْهَ صَبَاحَةً۔ اس کا چہرہ چمکا ہوا ہو (سفید)

صاف، روشن)

إِلَّا سَلَامٌ زَاكِي الْمَصْبَاحِ۔ اسلام کا چراغ روشن
وَلَيْدُ بْنُ صَبِيحٍ اور أَبُو الصَّبَاحِ۔ حدیث کے
راویوں کے نام ہیں۔

صَبَّارٌ يَا صَبَّارَةً۔ صامن ہونا، صمانت دینا۔
أَصْبَرْتُ۔ مجھ کو صمانت دے۔

صَبْرٌ۔ صبر کرنا (یہ جَزَع کی ضد ہے۔ یعنی بے صبری،
بے قراری)۔

صَبْرٌ عَنِ الشَّيْءِ۔ اُس چیز سے رُک گیا، باز رہا۔
صَبْرٌ لَدَى ابْنَةِ جَانُو كُوبَةَ آبٍ وودانہ قید کر رکھا۔
قَتْلَهُ صَبْرًا۔ اس کو مجبور کر کے مار ڈالا (یعنی قید کر کے)
یا ہاتھ پاؤں باندھ کر۔

تَصْبِيئٌ۔ صبر کا حکم کرنا، قلعہ کا ڈھیر لگانا۔
مُصْبِتَةٌ۔ صبر میں غالب آنا۔
إِعْطِي طَبَّاسًا۔ صبر کرنا۔

تَصْبِيئٌ۔ ظاہر میں اپنے آپ کو صابر بنانا اور جتنا۔
صَبْبُوشٌ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔
یعنی وہ رحمن و رحیم اپنے بندوں سے بدل لینے میں جلدی نہیں کرتا وہ
ناخوشی میں مبتلا رہتے اور معصیت کا ارتکاب کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ
فوراً عذاب نہیں کرتا۔

لَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَىٰ أَذَى يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ
اللہ تعالیٰ سے زیادہ ایذا دہی پر صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے (وہ جب
اس کی شان میں کیا گیا کہتے ہیں۔ حتیٰ کہ کوئی تو اس کے وجود ہی
کا انکار کرتا ہے، کوئی اس کے لئے بیٹا یا بیٹی ثابت کرتا ہے، کوئی اس
کا شریک اور ہمسر بتاتا ہے، کوئی اس کو چھوڑ کر دوسروں کی پوجا
کرتا ہے، کوئی اس کو بھول کر دوسروں کی یاد کرتا ہے، کوئی اُس
حاجت و واسعہ نہ انگہ کر دوسروں سے اپنی مُرادیں اور منتیں
چاہتا ہے، کوئی اس کے صفات کمالیہ کا انکار کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ
وہ نہ کلام کرتا ہے نہ اُترتا ہے نہ چڑھتا ہے نہ حرکت کر سکتا ہے نہ

جو لوگ
وقت پڑھ کر
نہایت
تعالیٰ الیہ
ہے۔ اور دن
ہمیشہ
رہتی ہوں
کام کر لینے
دنی۔
بالوں والا
ایک ایک
دیکھ کر
ات سے
ریح کا
نا۔
شہر کا
دونوں
بھی
ب۔

کسی صورت میں تجلی کر سکتا ہے، کوئی بے ادبی سے یہ بکتا ہے کہ اس کی ذات مقدس ہر جگہ اور ہر مکان میں ہی کوئی کہتا ہے کہ ہر چیز خدا ہے اور مخلوق اور خدا میں فرق نہیں کرتا۔ کوئی اس پر بدلتا جو پر کرتا ہے یعنی ایک بات پہلے سے معلوم نہ تھی پھر معلوم ہوئی۔ کوئی کہتا ہے وہ صرف کلیات کو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا۔ سوا اللہ! یہ سب لوگ اپنے مالک کو ستاتے ہیں، اس کو ایذا دیتے ہیں۔ مگر وہ ایسا حلیم اور کریم ہے کہ باوجود قدرت رکھنے کے ان سے درگزر فرماتا ہے فوراً ان کو سزا نہیں دیتا۔

مَنْ شَهِدَ الْقَبْرِ صَبْرًا فِي رُفُوهِ رُفُوهُ رُفُوهُ رُفُوهُ
رمضان میں، اس کو صبر کا حیدر فرمایا۔ کیونکہ آدمی اس میں کھانے پینے اور جماع سے صبر کرتا ہے۔

نَهَى عَنْ قَتْلِ شَيْءٍ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا۔ کسی جانور کو ہانڈہ کر پھر اس کو تیسروں یا پتھروں یا گولیوں سے مارنا، اس سے منع فرمایا۔

نَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ صَبْرًا۔ اس کے بھی وہی معنی ہیں جو اوپر کے جملہ کے ہیں۔

نَهَى عَنِ الْمَصْبُورَةِ وَنَهَى عَنِ صَبْرِ ذِي الرُّوحِ
اس کے بھی وہی معنی ہیں۔

فِي الَّذِي أَمْسَكَ وَجْهًا وَقَتْلَهُ الْأَخْرَاقُ أَقْتَلُوا الْقَائِلِينَ
وَأَصْبِرُوا الْقَائِلِينَ۔ ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑا اور دوسرے نے اس کو مار ڈالا تو فرمایا کہ جس نے مار ڈالا اس کو تو قتل کرو اور جس نے پکڑا تھا اس کو قید کرو (دائم الجلس) یہی شرعی سزا ہے اور نصاریٰ نے جو قانون ہندوستان میں جاری کیا ہے اس کی رو سے دونوں واجب القتل ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ جس یعنی قید ایک شرعی سزا ہے اور اسلامی ریاست کے حاکم کو اختیار ہے کہ جن جرموں کی سزا قرآن اور حدیث میں مقرر نہیں ہے، ان میں زمانہ کی مصلحت کے موافق قید کی سزا تجویز کرے۔

نہایت میں ہے کہ جو شخص میدان جنگ میں نہ مارا جائے، نہ

لائی میں، نہ مجبور چوک سے، وہ صبراً مقتول ہے۔ جیسے معاویہ نے حجر بن عدی کو قتل کیا۔ اور معاویہ بن خدیج اور عمرو بن ماس نے محمد بن ابی بکر کو، اور حجاج بن یوسف نے ہزار ہا مسلمانوں کو یہ سب صبراً مقتول ہوئے۔

نَهَى عَنْ صَبْرِ الرُّوحِ وَهُوَ الْخَصَاءُ وَالْخَصَاءُ
صَبْرًا شَدِيدًا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ آنحضرت نے صبراً جان لینے سے منع فرمایا، اور قضی کرنا بھی اسی میں شامل ہے یہ تو سخت صبر ہے۔

مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ مَصْبُورًا كَذِبًا۔ جو شخص مجبور کیا جائے قسم کھائے، اس کے لئے قید کیا جائے اور وہ جھوٹی قسم کھائے۔

مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا۔ جو شخص مجبوری سے قسم کھائے، (اس سے زبردستی قسم لیں، مار پیٹ کر قید کر کے، اگر خود بخود قسم کھائے تو وہ یمنین صبر نہ ہوگی)۔

لَا تُصْبِرُ يَمِينِي حَيْثُ تُصْبِرُ الْأَيُّمَانُ۔ میری قسم نہ لی جائے جہاں قسمیں لازم کی جاتی ہیں۔ (اہل عرب کہتے ہیں کہ: صَبْرُ الْإِنْسَانِ اور صَبْرُ شَيْءٍ عَلَى الْيَمِينِ۔ یعنی میں نے اس کو قسم کھانے پر مجبور کیا۔

لَنْ يُصْبِرَ عَلَيْكَ إِلَّا الْقَائِلُ الْيَقِينُ۔ تمہارے خرچہ پر وہی صبر کرے گا جو صابر اور صدیق ہو (یہ آں حضرتؐ نے اپنی بیویوں سے فرمایا)۔

مَنْ يَتَصَبَّرْ صَبْرًا كَاللَّهِ۔ جو شخص اپنے نفس پر زور ڈال کر صابر بنے، اللہ تعالیٰ اس کو صبر دے گا۔

لَا تُقْتَلُ فَرَسًا صَبْرًا بَعْدَ هَذَا۔ اب اس کے بعد قریش کا کوئی شخص لاچار کر کے قتل نہ کیا جائے یعنی صبراً قتل نہ کیا جائے، تو یہ نہیں ہوگی)۔

(بعض نے اس کا ترجمہ اس طرح پر کیا ہے کہ "اس کے بعد کوئی قریشی شخص صبراً قتل نہ کیا جائے"۔ اس ترجمہ پر اعتراض ہوتا ہے کہ سیکڑوں قریشی شخص ظالم حاکموں کے ہاتھوں صبراً

نہات
قتل ہو
یہ ہے
نے کئے
حجاج
یہ معلوم
پڑے
میں قتل
کے اہل
مرنے لگا
لوگ کہتے
حسن بصر
کی رحمت
اذ
فَقَالَ لَهُ
دل لگی سے
بڑھا ہوا
بدل لے
کا بوسلیا
کہ یا رسول
اللہ! میں نے
مبارک سے
سے نہات پا
صبحان
قسم کا اخلاق
ہو سکتے
صبراً
سیدنی یعنا

قتل ہوئے، تو اس اعتراض کا یہ جواب دیا ہے کہ، حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی قریشی شخص مُرتد ہو کر صبرا قتل نہ کیا جائے گا۔

أَصْبَحُوا قَتْلَ الْحَاجِّ صَبْرًا. در اشلار تو کہ و حجاج نے کئے لوگوں کو صبرا قتل کیا۔

قَتْلَ الْحَاجِّ صَبْرًا أَمَّا ثَلَاثَةُ الْفَيْ وَ عِشْرِينَ أَلْفًا حجاج ظالم نے ایک لاکھ بیس ہزار اشخاص کو صبرا قتل کیا اور یہ مظلوم لوگ جو اس کے ہاتھوں ناحق قتل ہوئے، ان میں بڑے بڑے اکابر تابعین اور صالح و متقی اصحاب تھے، اور کس جرم میں قتل ہوئے؟ اس جرم میں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آنحضرتؐ کے اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتے تھے۔ اس پر بھی جب حجاج مرتے لگا، تو اس وقت کہنے لگا اے اللہ مجھ کو بخش دے، کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ تو مجھ کو نہیں بخشے گا۔ کسی نے اس کا یہ قول ادا حسن بصریؒ سے نقل کیا تو انھوں نے فرمایا عسیٰ یعنی شاید اللہ کی رحمت اس کو بخش دے۔

إِنَّ الْحَيَّ مَلَعَهُ طَعْنُ إِنْسَانًا لَقِضَ نَيْبٌ مَدَامَةً فَقَالَ لَهُ أَصْبِرْ نِي قَتَالَ أَصْبِرْ. آن حضرتؐ سلم نے دل لگی سے ایک شخص کو لکڑی سے ٹھونس دیا (جو صف سے آگے بڑھا ہوا تھا) وہ کہنے لگا مجھ کو بدلہ دلوائیے، آپؐ نے فرمایا لے بدلہ لے لے (اور اپنا پیٹ کھول دیا۔ اس نے آپؐ کے پیٹ کا بوسہ لیا تو آپؐ نے دھجہ دریافت کی، تو اس شخص نے بتایا کہ یا رسول اللہؐ یہ میدان جنگ ہے زندگی کا کوئی اعتبار نہیں لہذا میں نے چاہا کہ آخری وقت میں میرا بدن آپؐ کے جسم مبارک سے منس ہو جائے اور اس کی وجہ سے میں عذاب ووزخ سے نجات پاسکوں۔

سبحان اللہ یہ حدیث آپؐ کی نبوت میں صاف دلیل ہے۔ اس قسم کا اخلاق اور تواضع بجز نبیؐ کے اور کسی سے صادر نہیں ہو سکتے۔

صَبْرَ حُثَمَانَ عَتَارًا فَلَمَّا عُوْتِبَ قَالَ هَذِهِ بِيَدِي لِعَتَمَارٍ فَلْيَصْطَبِرْ. حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر

کو مارا جب لوگوں نے اس بات پر غصہ کیا تو حضرت عثمانؓ کہنے لگے، یہ میرا ہاتھ جس سے میں نے عمار کو مارا، حاضر ہے، تمہارا اس سے بدلہ لے لے (وہ مجھ کو مار لے)۔

سبحان اللہ! آخر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلیفہ تھے حضرت رسول کریمؐ کے خلیفہ تھے جو آنحضرتؐ کے اخلاق تھے وہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اخلاقی اوصاف پر سکے۔ کہتے ہیں کہ جب باغی کوٹھے پر چڑھ کر آپؐ کو قتل کرنے کے لئے ٹھس آئے، تو ایک غلام نے ان باغیوں کو روکنے کے لئے تلوار کھینچی تو آپؐ نے منع فرمایا اور کہنے لگے ان لوگوں کو مارنے دو مگر تم کسی مسلمان کا خون نہ کر دو کئی صحابہؓ آپؐ کی محسوری کے دوران یہ رائے دی کہ، آپؐ شام میں متاویذہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے جائیے، مگر آپؐ نے اس مشورہ کو اپنے وقار کے منافی سمجھنے کے علاوہ اس حضرتؐ کی مفاہقت کی وجہ سے بھی ناپسند کیا اور دینہ کو نہ چھوڑا۔ مہاجرین اور انصاریوں نے کہا اگر آپؐ اجازت دیں تو ان باغیوں پر تشدد کر کے ان کو راہ راست پر لائیں مگر آپؐ نے تشدد اور قتال کو جائز نہ سمجھا۔ فَاسْتَصْبَرُوا فَحَادَّ صَبِيرًا فَنَدَا لِقَوْلِهِ دَعَانِي شَتْمًا اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ۔ (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ کی تفسیر میں کہا کہ پانی میں سے ایک بخار آسمان کی طرف چڑھا) وہ ہم کر غلیظا بر بن گیا شَتْمًا اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ یہی مُراد ہے (تو اولین مخلوقات میں عرش کے بعد پانی تھا اسی سے آسمان اور زمین سب بنے)۔

صَبِيرٌ۔ سفید ابر، غلیظ جامہ ہوا۔ وَتَشْتَعِلُ النَّصِيرُ۔ ہم سفید بادل سے پھوڑتے تھے (یعنی پانی لیتے تھے)۔

وَسَقَوْهُمْ بِصَبِيرٍ الشَّيْطَانِ. اُن کو موت کے ابر سے پانی پلایا (یعنی ہلاک کر دیا)۔

مَنْ فَعَلَ كَذَا أَوْ كَذَا كَانَ لَهُ خَيْرٌ مِنْ صَبِيرٍ دَهَبًا۔ جو شخص یہ کام کرے وہ اس کے لئے صبیر کے برابر سونے سے بہتر ہے۔

صَبْرٌ: ایک پہاڑ کا نام ہے جن میں بعض نے صَبْرٌ روایت کیا ہے یہ اسقاطِ بائے موصدہ، جو ایک پہاڑ تھا قبیلہ لے کا۔

دہنایہ میں ہے کہ یہ لفظ دو حدیثوں میں آیا ہے، جن میں ایک حدیث حضرت علیؓ کی ہے اور دوسری حضرت معاذؓ کی۔ حضرت علیؓ کی حدیث میں صَبْرٌ ہے اور حضرت معاذؓ کی حدیث میں صَبْرٌ ہے، واللہ اعلم۔

مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَأْخُذَنَّ بِهَا هَذَا وَلَا هَؤُلَاءِ جو شخص کسی کو قرضِ حسد دے یا بیعِ سلم کا معاملہ کرے تو وہ یہ کہ بدلے کچھ گروی نہ لے، نہ ضامن لے۔ اہل عرب کہتے ہیں: صَبْرٌ یہ صَبْرٌ یعنی میں نے اس سے ضمانت لی اِنَّهُ مَوْفِي السُّوْقِ عَلَى صَبْرٍ وَطَعَامٍ فَادْخُلْ يَدَاكَ فِيهَا۔ آں حضرت صلعم بازار میں تشریف لے گئے تو اناج کا ایک ڈھیر دیکھا، اس میں ہاتھ ڈالا۔

صَبْرٌ: اناج کا ڈھیر۔

صَبْرٌ: صَبْرٌ کی جمن ہے

وَإِنْ عِنْدَ رَجُلٍ قَرْضًا مَّصْبُورًا۔ حضرت عمرؓ آں حضرت م کے پاس گئے تو دیکھا کہ آپ کے پاؤں کے پاس قرض کا ایک ڈھیر لگا ہوا ہے قرض ایک درخت کا پتہ ہے جس سے چمڑہ صاف کرتے ہیں۔

ایک روایت میں مَّصْبُورٌ ہے صَادٌ مجھ سے، معنی ڈھیر میں۔

يَدْرُسُ الْمُنْتَهَى صَبْرُ الْجَنَّةِ۔ بدرۃ المنتہی بہشت کا اعلیٰ ترین حصہ ہے۔

صَبْرٌ كَلٌّ شَيْءٌ۔ ہر چیز کا بالائی حصہ۔

صَبْرُ اللَّبَنِ۔ بالائی۔

هَذَا صَبْرُ سَأَةِ الْقِيَامَةِ۔ یہ سردی، شدت اور سختی ہے جیسا کہ سَأَةُ الْقِيَامَةِ گرمی کی شدت اور سختی۔

صَبْرٌ۔ ایلا۔

إِصْبَرُوا وَصَابِرُوا۔ آخر دین پر ثابت قدم رہو اور دشمنوں سے جنگ کرنے میں مضبوط رہو، اور صبر کرو۔

الْصَّبْرُ عَلَى دِينِهِ كَالْقَائِمِ عَلَى الْجَمْرِ لَا يَكُ زَمَانٌ إِلَّا آتَى كَاكِرُ أَهْلِ دِينٍ بِرَقَامٍ رَسَنٍ وَالْإِسْلَامُ كَاكِرُ الْكُفَرِ كَالْقَائِمِ عَلَى الْجَمْرِ لَا يَكُ زَمَانٌ إِلَّا آتَى كَاكِرُ أَهْلِ دِينٍ بِرَقَامٍ رَسَنٍ

یہ ہمارا زمانہ ہے کہ جو فرد یا جماعت قرآن و حدیث کے مطابق اپنی زندگی کی تعمیر کرے اور لوگوں کو بھی اسی کی دعوت اور تلقین کرے تو پورا ماحول اس کا دشمن ہو جائے وقت کا اقتدار ایسے اصلاحی لوگوں پر پھر جاتا ہے۔ خیر مقلد اور بدعتی تو تھے ہی، مگر اب ایسے فساد کا زمانہ ہے کہ ذرا سے اختلاف پر اپنے اہل حدیث بھائی بھی دشمن اور مخالف بن جاتے ہیں۔ حدیث اور قرآن قیامت تک اللہ تعالیٰ کے نور ہیں، جن سے ہر ایک مسلمان اپنی اپنی فہم کے موافق روشنی لے سکتا ہے اور مسائل کا استنباط کر سکتا ہے۔ مقلدوں نے امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کو دین کا ٹھیکیدار بنا دیا تھا۔ ہمارے اہل حدیث بھائیوں نے ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی اور شاہ ولی اللہ صاحب اور مولوی محمد امجد علی صاحب شہید نور اللہ مرحوم کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے۔ جہاں کسی مسلمان نے ان بزرگوں کے خلاف کسی قول کو اختیار کیا، بس اس کے پیچھے پڑ گئے، بڑا بھلا کہنے لگے۔

بھائیو! ذرا تو غور کرو اور انصاف سے کام لو۔ جب تم نے امام ابو حنیفہ اور شافعی کی تقلید چھوڑی تو ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی جو ان سے بہت متاخر ہیں، ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہو ہمارے پیشوا علمائے اہل حدیث ان کے سوا اور بہت سے گزرے ہیں جیسے امام ابن حزم ظاہری، حافظ ابن حجر عسقلانی، امام داؤد ظاہری، اسحق بن راہویہ، امام بخاری، شیخ جلال الدین سیوطی، امام نووی، امام سخاوی، محمد بن اسماعیل

بھائیو! ذرا تو غور کرو اور انصاف سے کام لو۔ جب تم نے امام ابو حنیفہ اور شافعی کی تقلید چھوڑی تو ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شوکانی جو ان سے بہت متاخر ہیں، ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہو ہمارے پیشوا علمائے اہل حدیث ان کے سوا اور بہت سے گزرے ہیں جیسے امام ابن حزم ظاہری، حافظ ابن حجر عسقلانی، امام داؤد ظاہری، اسحق بن راہویہ، امام بخاری، شیخ جلال الدین سیوطی، امام نووی، امام سخاوی، محمد بن اسماعیل

دعا
تلا
لا
یعنی
شکا
وہ
رہو
کی
اطا
شعب
ہے
ال
وہ
ایلا
اگر
چاہیے
لے
کسی
شخص
بھائی
پر
صبر

(ایک روایت میں)

كَذَّبَ بِهَا الصَّوْءُ اَعْوَنَ هـ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ کچھ لوگ دوڑ رہے ہیں، سبب پوچھا تو کہنے لگے، دجال نکلا انھوں نے کہا یہ جھوٹ ہے جس کو رنگے والوں نے رنگا ہے، یا جھوٹ ہے جس کو سناروں نے ڈھال لیا ہے۔

قِيلَ لِمَنْ عَمَّا تَصْبِغُ يَا لَصْفَافُ فَقَالَ رَأَيْتُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَصْبِغُ حضرت عبد اللہ بن عمر سے کسی نے کہا، تم اپنے کپڑوں یا بالوں کو زرد کیوں رنگتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت مسلم کو رنگتے ہوئے دیکھا (یعنی کپڑے کو یا بالوں کو)۔

(بعض نے کہا آں حضرت مسلم سے یہ ثابت نہیں ہے کہ آپ نے بالوں کو رنگا ہو بلکہ آپ اپنے کپڑوں اور عامہ کو ورس اور زعفران سے رنگتے۔ بعض نے کہا آنحضرت مسلم صرف اپنی ڈاڑھی ہی کو ورس اور زعفران سے رنگتے۔ اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ نے آپ کے کچھ بال دکھائے جو سرخ تھے، اُن پر جنا اور سہر کا خطاب تھا۔ لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے بالوں کا خضاب نہیں کیا۔ تو ان دونوں میں تطبیق اس طرح کی ہے کہ کسی تو آپ نے بالوں کو رنگا اور اکثر نہیں رنگا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ کو رنگتے نہ دیکھا ہوگا۔ اور یہ احتمال بھی ہے کہ بیوی اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان بالوں میں خوشبو لگائی ہوگی جس کی وجہ سے ان کا رنگ سرخ ہو گیا ہوگا۔ اب ایک روایت میں ہے جو بیان ہوا ہے کہ آپ کی ڈاڑھی اور سر مبارک میں سفیدی تھی، تو دوسری روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ کے بالوں میں سفیدی نہ تھی، ان دونوں روایتوں میں یوں تطبیق دی ہے کہ آپ کے سفیدی بہت قلیل تھی، تو جس راوی نے کہا ہے کہ آپ کے سفیدی نہ تھی تو اس کی مراد یہ ہے کہ سفیدی بہت نہ تھی۔)

مترجم کہتا ہے کہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ مرد کو اپنے بال یا کپڑے بلدی یا ورس یا زعفران میں رنگنا منع نہیں

خصوصاً دو لہا نوشاہ کو۔ اور جس نے اس کی مخالفت میں غلو کیا ہے یہ اس کی زیادتی ہے۔

إِنَّ الْيَهُودَ لَا يَصْبِغُونَ۔ یہودی لوگ خضاب نہیں کرتے (تمہارے لئے خضاب کرنا بہتر ہے)۔

(مجمع البحار میں ہے کہ مرد اور عورت دونوں کو سرخ یا زرد خضاب کرنا مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے) میں کہتا ہوں سیاہ خضاب کو بھی ایک طائفہ علماء نے جائز رکھا ہے، غایتہ فی النہی وہ مکروہ ہوگا نہ حرام۔

كَانَ يَصْبِغُ قَنِيَابَةً۔ آں حضرت اپنے کپڑے رنگتے (مجمع البحار میں ہے کہ دوسری روایت میں مرد کو زرد اور سرخ رنگ سے مخالفت ہے، تو اس حدیث کا یہ مطلب ہوگا کہ کپڑے بنے جانے سے پہلے اس کا سوت رنگین ہونا۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تاویل ضعیف ہے اور ظاہر کے خلاف ہے)۔

مَنْ لَعِبَ بِالْمَرْوَةِ شَبَّوْكَ كَأَنَّمَا صَبَّغَ بِدَاغٍ فِي لَحْوِ خَيْثُورٍ قَدْ دَمِيَ۔ جس شخص نے چوسر کھیلنا اُس نے گویا اپنا ہاتھ شور کے گوشے اور خون میں ڈبو یا دینے گویا ان کو کھایا)۔

(چوسر کھیلنا بالاتفاق حرام ہے اور وہ شطرنج سے بھی بدتر ہے اسی وجہ سے بعض لوگوں نے شطرنج کو کچھ شرطوں کے تحت جائز رکھا ہے)۔

صِبْغَةُ اللَّهِ۔ اللہ کا دین جس سے دلوں کو پاکی حاصل ہوتی ہے۔

صَبْنٌ۔ روکنا، منع کرنا، پھیر دینا۔

صَبَاوُن۔ صفائی کے لئے ایک مشہور مرکب ہے۔ صابن۔

صَبَّانٌ۔ صابون بنانے والا۔

صَبَوُّ يَصْبُو يَصْبَاءُ صَبَاءً۔ طفولیت کا اظہار کرنا۔

صَبَاً۔ اسم مصدر ہے۔

صَبَاءٌ۔ صبا، پُر دا ہوا۔

صَبَوَّةٌ اور صَبَوَّةٌ۔ اہل ہونا، مشتاق ہونا۔

صَبِيٍّ صَبَاءً. بچوں کے سے کام کرنے لگا۔

مُصَبَّأً لَا. نیزہ مارنے کے لئے جھکانا۔

تَصَبَّيْتُ. بھکانا، فریب دینا، مفتون کرنا۔

تَصَبَّأْتُ. کھیل کود کی طرف مائل ہونا جیسے اِسْتَبْهَأْتُ

کسی سے بچوں کی طرح معاملہ کرنا۔

رَأَى حُسَيْنًا يَتَعَبُ مَعَ صَبْوَةٍ فِي السَّكَّةِ. امام حسین

کو دیکھا آپ گلی میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔

صَبْوَةٌ اور صَبِيَّةٌ جمع ہے صَبِيٍّ کی یعنی بچہ، اور

صَبِيَّانٌ بھی صَبِيٍّ کی جمع ہے۔

كَانَ لَا يَصْبِي رَأْسَهُ فِي الشَّكْوَعِ وَلَا يَقْنَعُهُ بَعْضُهُ

رُكُوعٌ مِنْهُ اِنَّا نَرُجَّحُكَ تَعْتَهُ نَبْلَدُ رَكْعَتَهُ تَعْتَهُ (بلکہ سر اور پشت

سب برابر رکھتے۔ اور رُكُوعُ کرنے کا سنت طریقہ یہی ہے)۔

يَصْبِي. دراصل صَبَّأْتُ صَبْوَةً سے اخذ ہے، یعنی مائل ہوا

اور جھکا (از ہری نے کہا کہ صحیح لَا يَقْنَعُهُ ہے۔ ایک روایت

میں لَا يَقْنَعُهُ ہے)۔

وَاللَّهِ مَا تَرَكَ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً وَلَا شَيْئًا يَصْبِي

الْتِمَاسُ۔ امام حسن علیہ السلام نے مرتے وقت نہ سونا چھوڑا نہ چاندی

نہ اور کوئی چیز جس کی طرف دل مائل ہو حالانکہ آپ کو ایک مستند

ذلیفہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ملتا تھا مگر آپ کمال درجہ کے سخی تھے

جو ملتا وہ سبیل اللہ صرف کر دیتے، دوبارہ ایسا بھی ہوا کہ اپنا تمام

ساز و سامان تک فقیروں اور غریبوں میں تقسیم کر دیا۔

وَشَابَتْ لَيْسَتْ لَهُ صَبْوَةٌ. ایک جوان جس کو خواہش

نہ ہو (دھرم و ہوس نہ رکھتا ہو)۔

كَانَ يُعْجِبُهُمْ أَنْ يَكُونَ الْخُلَا مَصَبْوَةً. ان کو

پسند تھا کہ لڑکے میں خواہش ہو (کیونکہ ایسا شخص جب توبہ

کرے گا تو وہ عبادت اور اطاعت الہی خوب بجالائے گا، اور

اپنی گزشتہ حالت پر شرمندہ رہے گا، اس کے دل میں غرور

اور پندار نہ ہوگا۔ اصل یہ ہے کہ جب گناہ کی خواہش ہو، اس

وقت نفس کو قابو میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گناہ کے ارتکاب

سے باز رہے، جب ہی فضیلت ہوگی، ورنہ دل میں خواہش ہی

نہ ہو تو باز رہنے میں کیا فضیلت ہوگی)۔

لَتَعُوذُنَّ فِيهَا آسَادٌ صَبِيٌّ. تم اس زمانہ میں

کالے ناگ ہو گے فتنہ کی طرف مائل (ایک روایت میں صَبَّاءُ

ہے)۔

صَبَّاءٌ۔ یہ جمع ہے صَبَّأْتُ کی۔ یعنی اپنے دین کو بدلے

والے۔

لَحْدَ ابْنِ الْقَبْرِ عَلَى مَثْوِي الْخَيْلِ. پھر جو لوگ جنگ

کے خواہشمند میں ان کو گھوڑوں کی پیٹھ پر بٹھا دے۔

إِنِّي أَمَرْتُ أَتَّ مُصَبِّةً مُؤْتِمَةً. (آنحضرت نے

جب بیوی ام سلمہؓ کو نکاح کا پیغام دیا تو وہ کہنے لگیں) میں

تو ایک بچہ والی نیم اولاد رکھنے والی عورت ہوں۔

أَصْبَوْتُ. کیا تم نے دین بدل ڈالا (صحیح اصْبَوْتُ

أَوَيْتُمْ الْقَبَاةَ. تم نے بدویوں کو (جنوں نے) اپنے

باپ دادا کا طریق چھوڑ کر دوسرا طریق اختیار کیا) اپنے ملک

میں جگہ دی۔

نُصِرْتُ بِأَلْقَبَا. مجھ کو پوری ہوا سے مدد ملی (نصرت

ہو اس کو قبول بھی کہتے ہیں۔ اور دُوبَرٌ بھی ہوا۔ اور جَوْبٌ بھی

اور شَمَالٌ اُتری، اور جنگ احزاب کا دن ہے۔ جب کافروں نے

مدینہ طیبہ کا محاصرہ کیا تھا۔ ابوسفیانؓ عرب کے اکثر قبیلوں

مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے رات کو جو نہایت

سختی مشرقی ہو ا بھی، اس نے کافروں کے منہ پر مٹی ڈالی

آگ بجھا دی، ان کے خیمے اکھڑ دیئے، ان کے گھوڑے ہلکے

ہو کر چوٹ بھاگے۔ آخر کار کافر پریشان ہو کر چلے گئے

الْقَبَائِمِ الْجَنَّةِ وَالْأَبْوَسُ مِنَ النَّارِ

ہوا بہشت کی ہوا ہے اور کبھی دوزخ کی دینی دوزخ کے

طبقہ زمہریر کی کیونکہ کبھی ہوا سرد ہوتی ہے)۔

أَمَرُ الْقَبِيَّاتِ. بچوں کی بیماری جس میں سانس بڑھتا

ہے اور پیٹ پھول جاتا ہے۔

اِذَا كَانَ مِنَ الْاِمْرَاةِ حَبِيْبَةً. جب عورت بچہ کو دیکھ کر۔

مَنْ كَانَ عِنْدَكَ حَبِيْبٌ فَلْيَتَصَّابْ. جس کے پاس بچہ اس کو خوش کرنے کے لئے بچے سے اس سے ویسی ہی کھیل کود کی کرے۔

حَبِيْبَةٌ: بچی۔
صَبَايَا: بچیاں (یہ حَبِيْبَةٌ کی جمع ہے)۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ التَّاءِ

ت: زور سے دھکیلنا یا ہاتھ سے مارنا۔
اَصْبَاتٌ اور صَبَاتٌ: تازہ، جھگڑا۔
صَبَاتٌ: لڑائی، جنگ۔

صَبَاتٌ: جماعت، فرقہ (جیسے صَبَاتِیُّت ہے بعض نے

اسے صفت سے لیا)۔
اَنَا اَمْرٌ وَاَنْ تَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَامُوا وَصَبَاتِيْنَ
اسرائیل کو دو سالہ پستی کی سزا میں (یہ حکم ہوا کہ
سے کو قتل کریں، تو وہ دو گروہ (یادہ صفت) ہو گئے
انہوں نے گوسالگی پوجا کی تھی، دوسرے وہ جو
سے باز رہے تھے اور دوسرا گروہ پہلے گروہ کو

لڑانا، پھجڑانا۔

صَبَّحٌ: تازہ، آنا، جانا۔

صَبَّحٌ: جوان، مضبوط۔

صَبَّحٌ: غلیظ، سخت۔

صَبَّحٌ: موٹا، دل دار۔

صَبَّحٌ: پورا کرنا۔

صَبَّحٌ: پورے ہزار۔

صَبَّحٌ: پورے مال۔

وَوَرَيْنِ شَعْبَيْنِ فَقَالَ صَبَّحًا فَاِذَا هِيَ وَاِذَا

ابن صبا نے نوے روپے تو لے اور کہنے لگا پورے ہو جاؤ
دیکھا تو وہ تنور روپے میں (یہ بھی اس کا ایک شعبہ تھا بعض
نے اس کو دجال بھی سمجھا ہے)۔
صَبَّحٌ: کوڑے ہوئے چلنا۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ الْكَافِ

صَبَّحٌ: لوہے کو لوہے پر مار کر آواز نکالنا۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ الْحَاءِ

صَحَّحٌ: پوست نکالنا۔

صَحَّابَةٌ: رفاقت کرنا، ساتھ رہنا۔

صَحَّابَةٌ: معیت، ہم نشینی (صَحَّابَةٌ کا مترادف ہے)۔
صَحَّابَةٌ: ساتھ رہنا یہ بھی اوپر کے دونوں الفاظ کا مترادف ہے۔
اصْحَابٌ: مصاحب والا ہونا۔

اَللّٰهُمَّ اصْحَابِنَا الصُّحْبَةَ وَاَقْلِبْنَا يَدِنَا مَدِيْنَةَ يَا اَللّٰه
سفر میں ہماری نگہبانی کر اور ہم کو اپنی امان میں وطن کو لوٹا۔

خَرَجْتُ اَلْتَّغْيِ الْقَحْحَابَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّوْا عَلَیْہِ
میں اس نیت سے نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کروں گا۔

صَحَّابَةٌ: صاحب کی جمع بھی ہے اور فاعل کی جمع
فَعَالَةٌ پر صرف ہی آتی ہے۔

فَاَصْحَبَتِ النَّاقَةُ: آدمی رام ہو گئی (جدھر چلاؤ
اُدھر چلنے لگی)۔

اَنْتُمْ لَا تَكُنُّنَّ صَوَابِحَ يُوْسُفَ: تم تو یوسفؑ کی ساتھ دلی
عورتیں ہو (آپؐ نے حضرت عائشہؓ کو زلیخا سے تشبیہ دی،

جیسے زلیخا نے بظاہر عورتوں کو ضیافت کے بہانے سے بلایا
تھا اور دل میں یہ تھا کہ وہ حضرت یوسفؑ کا حُسن و جمال

دیکھیں اور زلیخا کو ان کی محبت پر ملامت نہ کریں۔ اسی طرح
حضرت عائشہؓ نے آپؐ کی بیماری میں آپؐ کے عرض
کیا کہ ابوبکرؓ کی آواز پست ہے مقتدیوں تک ان کی آواز نہ

ہر ہی

زمانہ میں

مُتَبَاعٌ

دین کو دینے

لوگ جنگ

نخستین

میں،

اَصْبَاتٌ

اس کے

اپنے

دلی دشمن

برجوت و کفر

بے کافروں

مقبول

وجوہات

پیشی ڈالی

مورے

جلدیت

بَنِ النَّارِ

بنی دور

-

میں سانس

پہنچے گی، آپ حضرت عمرؓ کو حکم دیجئے کہ وہ نماز پڑھائیں۔ یہ کہنا حضرت عائشہؓ کا ایک بہانہ تھا اور ان کا ولی مقصود یہ تھا کہ اگر خدا نخواستہ آپ حضرت مؓ اس بیماری میں گزر گئے تو لوگ ابو بکرؓ کو منہوس سمجھیں گے اس لئے وہ نماز نہ پڑھائیں تو اچھا ہے۔
 صَوَابُ - جمع ہے صَادِقَاتُ کی۔

اِدْھَنَّتِیْ مَعَ صَوَّاحِیْنِ۔ مجھ کو میرے ساتھ والیوں
یعنی آل حضرتؑ کی دوسری بیویوں کے ساتھ دفن کر دینا۔
دجھرے میں دفن نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ لوگ میرے بعد مجھ کو اور
بیویوں پر فضیلت دیں اور خیال کریں کہ حضرت عائشہؓ کا مرتبہ
دوسری اتہات سے زیادہ تھا جب ہی تو آل حضرتؑ کے ساتھ
دفن ہوئیں اور دوسری بیویاں بقیع میں دفن ہوئیں۔ سبحان اللہ
اس کسر نفی اور تواضع کا کیا کہنا۔

ثُمَّ سَلَّهَا أَنْ أَدْفِنَ مَعَ صَاحِبَيْهَا. جب میرا جنازہ تیار ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے پر لیجا نا اور ان سے اجازت مانگنا کہ میں اپنے دونوں ساتھیوں یعنی آل حضرت اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے پاس دفن ہو جاؤں (اگر وہ یعنی حضرت عائشہ سے اجازت دیدیں تو خیر ورنہ مجھ کو مسلمانوں کے قبرستان یعنی بقیع میں دفن کروینا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کے وقت فرمایا)۔

آما ابراہیمؑ فانظروا الی صاحبکم۔ حضرت
ابراہیمؑ کی صورت دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے صاحب دینی
(کو دیکھو) وہ آں حضرتؑ کے تشبیہ تھے۔

قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ فَسَلَ لَ اِسْتِثْنَاءُ اللّٰهُ (حضرت سلیمان کے ساتھی، فرشتے یا جن یا) مصاحب نے کہا انشاء اللہ تو کہو (جب انھوں نے یہ کہا کہ آج رات کو میں اپنی منوا عورتوں سے محبت کروں گا اور ہر ایک سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں حما کرے گا)۔

یہ خطاب حاضرین کی طرف، حالانکہ حاضرین بھی اصحاب تھے

یا اُس وقت اس طرح فرماتے سے مسلمانوں کی آئندہ نسلیں
میں احترام صحابہ رضی اللہ عنہ کے جذبات کو بیدار کرنا مقصود ہو گا۔ حافظ
نے کہا اَصْحٰی اِثْنِیْ عَشَرَ یہاں بعض خاص اصحاب مراد ہیں اور
خطاب خالد بن ولید اور باقی صحابہ کی طرف ہے کیونکہ یہ حدیث
آپ نے اس وقت فرمائی جب خالد بن ولیدؓ نے عبدالرحمن بن
عوف کو بُرا کہا۔ میں کہتا ہوں کہ یہی صحیح ہے) مجمع البحار
میں ہے کہ اصطلاح شرع میں صحابی اس مسلمان کو کہتے ہیں
جو آنحضرتؐ کی محبت میں رہا یا بہ حالت بیداری آپؐ کو اپنی
آنکھ سے دیکھا اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا۔ اور لغت النبیؐ روئے
تو صاحب مطلق ساقی کو کہتے ہیں، خواہ مؤمن ہو یا کافر، عامل
ہو یا فاسق۔

شُمَّ مَحَبَّتِ مَحَبَّتِ لَہُو۔ پھر آپ ان کے ساتھ
کی محبت میں رہے۔

لَيَدْرَنَ عَلَى الْكُوفِ رِجَالٌ مِمَّنْ مَعِيَ
رَأَيْتُ فَيُؤَخِّدُونَهُ بِهَذَا أَتِ الشَّمَالِ فَأَقُولُ سَابِ
أَصْحَابِي أَصْحَابِي وَفِي لَفْظٍ أَصْحَابِي قِيْلَ لَا تَذَرِي
مَا أَحَدُكُمُ ابْعَدَكَ. کچھ لوگ قیامت کے دن کوفہ پر
آئیں گے یہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو میری صحبت میں
رہے مجھ کو دیکھا، فرشتے ان کو بائیں جانب والوں میں (دور
میں) لیجائیں گے۔ (یہ دیکھ کر) میں عرض کر دوں گا، پروردگار
یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں (یہ تو میرے
اصحاب ہیں تصغیر قلت کے لئے ہے) پھر مجھ کو جواب لے گا
نہیں جانتے جو کُن انھوں نے تمہارے بعد کئے (اسلام سے)
پھر گئے مُرْتَد ہو گئے۔ مُراد وہ لوگ ہیں جو مستلزم کذاب اور
انود عسلی کے تابع ہو گئے تھے۔

بَعْدَ أَنْ أَمُوتَ أَبَدًا۔ میرے اصحاب میں سے بعض
ہیں کہ میری وفات کے بعد نہ میں ان کو دیکھوں گا نہ وہ مجھ کو
دیکھیں گے (یہ حدیث مُسْنَدُ حَضْرَتِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کے پاس آئے اور کہنے لگے: تم کو خدا کی قسم کیا میں بھی ان اصحاب میں سے ہوں؟ انھوں نے کہا نہیں، اور اب تمہارے بعد میں کسی کو ایسا نہ کہوں گی (اس کی برات بیان نہ کروں گی کیونکہ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ ان میں سے ہے یا نہیں)۔

إِنَّا لَنَرِيكَ وَصَاحِبَ السُّورَةِ تَوْبَةً سَاحِقَةً سَاحِقَةً
إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَنِي أَصْحَابًا. اللہ نے مجھ کو منتخب فرمایا اور میرے لئے ساتھیوں کو بھی چنا۔

أَصْحَابِي كَالنَّجْمِ يَأْتِيهِمْ إِشْتِدَادُ يَتَمَرُّهُمْ
إِنَّمَا أَصْحَابِي مِثْلُ النُّجُومِ فَإِنَّهُمْ أَخَذُوا يَتَمَرُّهُمْ
فَتَدَيَّنُوا. میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں، تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے تو ہدایت پاؤ گے (گمراہ نہ ہو گے یہ رشتہ ضعیف اور منکر ہے بلکہ بعض نے اس کو موضوعات میں شمار ہے اور اس کا مطلب بھی صحیح نہیں ہو سکتا۔ اس کے موضوعات میں سے ایک دلیل یہ بھی ہے کہ بعض صحابہ نے ایسے کام بھی کئے ہیں جو شرعاً اور عقلاً ہر طرح مذموم ہیں)۔

إِذَا رَأَيْتُمْ آلَ بَنِي إِسْرَءِيلَ يَتَنَبَّهُونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا
لَهُمْ اللَّهُ عَلَى شَيْءٍ كُفُّوا جِبْتُمْ ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو بُرا کہتے ہیں تو کہو، اللہ تعالیٰ تمہارے شر نفاذ پر لعنت کرے۔

أَنَا أَمَنَةٌ لِّأَصْحَابِي وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِّأَمَّتِي
أَذْهَبَ أَصْحَابِي إِلَى أَمَّتِي مَا يُؤَدُّونَ (ستار)
ان کا امن ہے جب ستارے ٹوٹ جاتیں گے تو آسمان کی جو وعدہ ہے وہ آگے گا اور میں اپنے اصحاب کا امن بن جاؤں گا تو میرے اصحاب پر جو وعدہ ہے وہ آگے گا اور میرے اصحاب میری امت کے امان بن جائیں گے تو میری امت پر اللہ برکت دے گا اور آفت کا وہ آگے گا۔

أَكْرِهُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ. میرے اصحاب تم سے اہم اور وہ تمام مسلمانوں میں بہتر لوگ ہیں۔

مِثْلُ أَصْحَابِي فِي أَمَّتِي كَالْمَلِجِ فِي الطَّعَامِ.
میرے اصحاب کی مثال میری امت میں ایسی ہے جیسے کھانے میں نمک (کیونکہ بغیر نمک کے مزیدار نہیں ہوتا)۔

مَا مِنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ فِي الْأَرْضِ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا أَوْ نَازِلًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. میرے اصحاب میں سے جو کوئی کسی ملک میں مرے وہ قیامت کے دن وہاں کے لوگوں کا پیشوا اور نور بنایا جا کر اُٹایا جائے گا۔

إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَ أَصْحَابِي عَلَى الثَّقَلَيْنِ سَيِّدِي
النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ. اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کا مرتبہ تمام آدمیوں اور جنوں سے پیغمبروں اور رسولوں کے علاوہ زیادہ رکھا ہے یعنی پیغمبروں کے بعد وہی سب مخلوقات میں افضل ہیں)۔

هَلْ فَيَكْمُرُ مِنْ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَاحُهُ
فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُعْطِيَهُمْ لَهُمْ. ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ جہاد کریں گے پھر کہیں گے، تم میں کوئی آلِ حضرت کا صحابی بھی ہے؟ وہ کہیں گے ہاں ہے، پس اللہ تعالیٰ ان کو (اس کی برکت سے) فتح دے گا۔

اللَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَمُوتُ وَأَنْتُمْ غَرَضًا
مِنْ بَعْدِي. اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، میرے اصحاب کے بارے میں، ان کو میرے بعد طاعت کا نشانہ نہ بنانا۔
بلکہ ان کے لئے دُعا کرنا، ان کی تعظیم کرنا، ان سے محبت رکھنا) دیکھو! جو کوئی ان سے محبت رکھے، اس نے میری وجہ سے محبت کی۔ اور جو کوئی ان سے بغض رکھے، تو گویا اس نے میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے، ان سے بغض رکھا۔

صَاحِبُ صَنْعَاءَ. صَنْعَاءُ وَاللَّاحِظُ اسْوَدَّ عَنِي
جس شخص میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ وہ آپ کی وفات کے قریب مارا گیا، فیروز دیلی نے اس کو مار ڈالا۔ آپ نے اس کے قتل کی اطلاع پا کر ارشاد فرمایا کہ خَا فَيُؤْزِرُ بَيْنِي وَبَيْنَ فِرْزِ

وہ نسلوں
وگا۔ حافظ
دیں اور
میرے حدیث
والرحمن بن
ح البحر
کہتے ہیں
آپ کو اپنی
تختی روئے
بافر، مال

لے ساتھیوں
نہجانی
سات
الاندری
وض کوثر
محبت میں
میں اور
میرے
ب لے گا
اسلام سے
لذاب اور

لا یزال
بے بعض
کا نہ وہ
ت اتم

ان کے پاس رہے لیکن اُس کو ستا تا اور گالیاں دیتا اور اس کے رشتہ داروں کو مارتا وھاڑتا رہے، تو کیا اس نے اپنی مال کی صحابت کی، ہرگز نہیں بلکہ اپنی مال کی رقابت اور عداوت کی۔

خَيْرُ الرِّفِيقِ آيَةٌ - سب رفیقوں میں بہتر۔

يُصْرَفُونَ - پناہ دیتے ہیں یہ صحبک اللہ سے اخذ ہے۔ یعنی اللہ تیرا نگہبان۔

لَا تَصْحَبُ الْمَلَأَةَ رُقَّةً وَفِيهَا جَرَسٌ - فرشتے سفر میں ان رفیقوں کی نگہبانی نہیں کرتے جن کے ساتھ گھنٹہ ہو (یہاں بھی صحبت سے محافظت اور استغفار مراد ہے۔ بعض نے کہا مطلق ساتھ رہنا، مگر اس صورت میں محافظہ اعمال فرشتوں کا استثناء کرنا ضرور ہو گا کیونکہ وہ ہر حال میں ساتھ رہتے ہیں)۔

فَأَقُولُ رَبِّ أَصْبَحْ لِي - میں عرض کروں گا پروردگار! تو میرے چند اصحاب ہیں (مجمع البحرین ہے کہ آپ ان کو پہچان لیں گے۔ کیونکہ آپ کی زندگی میں وہ مسلمان ہو چکے تھے یا آپ کے بعد مسلمان ہوئے)۔

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِرْزُقْ - قرآن کے محافظ سے کہا جائے گا قرآن پڑھتا جا اور بہشت کی سیڑھیوں پر چڑھتا جا (مجمع البحرین ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو قرآن کی تلاوت اور اس پر عمل کرتا ہو یا جو قرآن کے معانی جانتا ہو۔ اس کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص مراد ہو سکتا ہے خواہ قرآن کا حافظ ہو یا ناظرہ خواہ ہو یا جو اس کے معانی میں غور کرتا ہو یا جو اس پر عمل کرتا ہو)۔

صَاحِبُ مُوسَى - موسیٰ کے ساتھی (یوشع بن نون)۔

صَاحِبُ سُلَيْمَانَ - سليمان کے ساتھی (آصف)۔

صَاحِبُ يَسَى - حبیب بن اسرائیل بنام مراد ہیں (لیکن آں حضرت پر آپ کی عداوت سے چھٹ)۔

برس پہلے ایمان لائے تھے۔ جیسے مجمع ایمان لایا تھا اور ورقہ بن نوفل ایمان لائے تھے۔ بعض نے کہا یہ حبیب ایک فارمیں اللہ کی عبادت کرتے تھے، جب ان کو پیغمبروں کی خبر ہوئی تو ان کے پاس آئے، اُن پر ایمان لائے اور کافروں پر اپنا ایمان ظاہر کیا آخر کافروں نے ان کو شہید کر دیا۔ کہتے ہیں کہ ان کو پاؤں سے روندایا پتھروں سے مار کر شہید کیا، وہ یہ کہتے جاتے تھے یا اللہ میری قوم کو ہدایت فرما۔ ان کی قبر انطاکیہ کے بازار میں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا غضب ان کافروں پر اُترا اور حضرت جبریل نے ایک وحی سے ان کو ہلاک کر دیا۔

صَاحِبُ الزَّمَانِ - امام مہدی علیہ السلام محمد بن عبد اللہ جو قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے۔ اور شیخ کہتے ہیں وہ امام محمد بن حسن عسکری ہیں قائم بامر اللہ بالفعل لوگوں کی نظر سے غائب ہیں، قیامت کے قریب ظاہر ہوں گے۔

صَاحِبُ الْعُسْكُرِ یا صَاحِبُ الْمَنَاجِيَةِ - علی بن محمد ہادی صاحب۔ اسماعیل بن عباد کا لقب ہے۔ وہ شیخ عبدالقادر جرجانی کے استاد ہیں۔

صَاحِبُ شَاهِنِ - شطرنج۔

صَاحِبِیْن - خفیوں کی اصطلاح میں امام ابو یوسف اور امام محمد کو کہتے ہیں جو امام ابو حنیفہ کے مشہور شاگرد تھے۔

صَحْبٌ - یہ بھی صحابہ کی جمع ہے۔

صَحْحٌ یا صِحَّةٌ یا صَحَاحٌ - تندرست ہو جانا، بیماری کا دور ہونا، عیب سے پاک ہونا، سچ ہونا۔

تَصْحِيحٌ - بیماری سے چکا کرنا، غلطیاں درست کرنا۔

اصْحَاحٌ - تندرست ہونا، اہل و عیال اور جانوروں کا تندرست کرنا۔

اِسْتَفْحَاحٌ - تندرست ہونا۔

اَلْقَوْمُ مَرْمَضَةٌ - روز تندرستی سے (بہشت سی) بیماریوں کی دوا ہے جس سے روز رکھنے کی طاقت ہو وہ ضرور روز رکھے۔ کیونکہ روزہ بہت سے فاسد ماؤں اور رخصیات کے

ماہی کی
فی کر
آپ
ابین
میں اس کے
ہیب
اللہ کی
سے کرنے
ح سے
آپ
فت تہنا
امثال یہ
بت کی
لئے ہوں
جائے
قتل کرے
ام سے
شاہ کا خدا
کوسب کے
فرمایا اپنی
راد ہے جو
اگر صرف

لے بڑا کامیاب تفتیہ ہے۔

صَوُّهُ مُوْتَفَعُوْا - روزے رکھو تندرست رہو گے (امثلانی)
بیماریاں نہ ہوں گی، اخلاطِ ردیہ خشک ہو جائیں گے، معدے کو
از سر نو طاقت اور قوت پیدا ہوگی۔

لَا يُورِدَنَّ دَوَّاهُ هَذِهِ عَلَیْهِ صَحیح - جس کے جانور بیمار
ہوں، وہ تندرست جانور والے کے ساتھ اپنے جانوروں کو پانی
پلانے کے لئے نہ لائے، ایسا نہ ہو کہ اس کے جانور بھی بیمار ہو جائیں
اور وہ یہ سمجھے کہ بیمار جانوروں کی بیماری میرے جانوروں کو لگ
گئی۔ حالانکہ یہ اعتقاد غلط ہے، بیماری تقدیر الہی سے ہوتی ہے،
چھوٹ لگنا دَعْوَى (کوئی چیز نہیں ہے)۔

لَا يُورِدَنَّ مُمَسِّسٌ عَلَیْهِ صَحیح - اس کا ترجمہ بھی
وہی ہے جو اوپر بیان ہوا۔

يُقَاتِلُكُمْ اَهْلُ اَدَمَ اَهْلُ النَّاسِ قَتَلَهُمُ صَحِيْحًا - آدم
کا بیٹا قابیل اہلِ دوزخ سے آدم کو دھڑبھٹیک ہانٹ لگا
سارے اہلِ دوزخ کو جتنا عذاب ہو گا، اس کا پورا آدھا قابیل
کو ہو گا، معاذ اللہ یہ سب اس وجہ سے کہ اس نے اپنے بھائی اہلِ
کوناقی قتل کیا اور دنیا میں خونِ ناحق کی بنیاد ڈالی۔ اللہ جانے
ان ظالموں کا کیا حال ہو گا جنہوں نے سیکڑوں ہزاروں خون
مسلمانوں کے ناحق کرائے۔

وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحیح - حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد صحیح اور درست ہے کہ قَاتِلُ الْقَتْلِ
کہنا جائز ہے اور ابنِ حیرین نے جو ایسا کہنا کر دیا ہے ان کا قول غلط
ہے کیونکہ حدیث کے خلاف ہے حالانکہ ابنِ حیرین کبار تابعین میں
سے ہیں مگر تابعین ہوں یا صحابہ ہوں آپ حضرت کے ارشاد کے
خلاف کسی کا قول مقبول نہیں دعوا اکل قول عند قول محمد
بمسار دوسرے صوفیوں اور درویشوں کا قول کس شمار میں ہے۔

كَانَ ابْنُ عُثَيْبَةَ يَقُولُ اخْرَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
مَيْمُونَةَ - آخر میں سفیان بن عیینہ اس حدیث کو ابنِ عباس
سے انھوں نے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے تھے۔

اصح شئ فی هذا الباب یا احسن شئ کا
مطلب یہ ہے کہ اس باب میں جتنی روایتیں آئی ہیں ان سب
میں یہ اچھی ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ روایت صحیح
یا حسن ہے۔

جاء فی اخر حدیث الا شعث صحیح اور صحیح
کے اخیر حدیث میں صحیح یا صحیح کا لفظ آیا ہے۔

المر نفع جھٹک - کیا ہم نے تیرے جسم کو چمکا نہیں
رکھا۔

حَدَّثَنِي صَحِيْحًا مَدْرُصًا - اپنی تندرستی کے زمانہ
میں بیماری کے لئے سامان کر (یعنی صحت اور تندرستی کو غنیمت
سمجھ کر اس میں خوب عبادت کر لے، اگر بیماری آئی تو پھر اچھی
طرح عبادت نہ ہو سکے گی) یہ بات جو ایک دوسری حدیث میں
ہے کہ بندہ جب بیمار ہو یا سفر ہو تو اس کے لئے اسی قدر عبادت
کا ثواب لکھا جائے گا جتنی وہ حالتِ صحت یا اقامت میں کرنا
تھا، تو یہ حدیث اس مفہوم کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ یہی
حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو حالتِ صحت اور اقامت
میں عبادت میں مصروف رہتا تھا۔ اور پہلی حدیث اس شخص کے
باب میں ہے جو حالتِ صحت میں بالکل غافل ہے عبادت نہیں
کرتا۔

اصح - حدیث کی ایک قسم ہے۔ یعنی صحیح، سچی اور معتبر
حدیث، جس کے سب راوی ثقہ اور معتبر لوگ ہوں اور اس
کی اسناد آں حضرت تک متصل ہو، درمیان میں کوئی کم
راوی بھی چھوٹ نہ گیا ہو، اور دوسرے ثقہ اور معتبر لوگوں کے
جور و آیات کی ہیں ان کے خلاف نہ ہو۔ اب اس کی شناخت
میں علمائے حدیث مختلف ہوتے ہیں۔ ایک ہی حدیث میں
کے نزدیک حسن یا ضعیف ہوتی ہو مگر جس حدیث کو حلالہ
میں سے کسی نے صحیح کہا ہو، بلا تامل اس پر عمل کرے یہ صحیح
اور مسلم کی تمام حدیثیں صحیح ہیں اس پر علماء کا اجماع ہے
اسی طرح صحیح اسماعیلی اور صحیح ابن حبان اور صحیح ابن

کی باقی

ام احمد

ابن شیبہ

مسند رک

اور ضعیفہ

ہے اور اما

ام مالک

مسند رک

حاکم نے غلط

کے صحیح کہنے

ترمذی کے

ام ترمذی

پورا اعتبار کر

کو جو صحیح قرا

بالافتاق ضعیف

ہے کہ ان کی

یشتون مذ

کو کوئی وقت

بڑی محنت

کر دیا ہے۔

صحیح

صحاح

الکلی

ہے ایمان کی ص

کے موافق ہو چ

ہے کہ

صحیح

صحیح

صحیح

ان سب
ایت صحیح

صحیح

چکا نہیں

فی کے زمانہ

رستی کو غفلت

ن تو پھر بھی

ری حدیث

اسی قدر

ست میں

کیونکہ

نادار اقامت

بہ اس شخص

عبادت نہیں

سچی اور

ہوں اور

ان میں

مستحق

س کی

ہی حدیث

ش کو

ل کر کے

ا کا اجا

اور

کی بات سنن ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور مسند
ام احمد اور سنن دارمی اور دارقطنی اور بیہقی اور مصنف ابن
ابی شیبہ اور مصنف عبدالرزاق اور معجم طبرانی اور طحاوی اور
مسند رک حاکم میں سب طرح کی حدیثیں ہیں۔ یعنی صحیح اور حسن
اور ضعیف لیکن حسن حدیث بھی صحیح کی طرح حجت اور واجب العمل
ہے اور امام مالک کی مؤطا میں سب حدیثیں اعلیٰ درجہ کی صحیح ہیں۔
امام مالک ہمیشہ ثقہ اور معتبر شخص سے ہی روایت کرتے تھے۔ اور
مسند رک حاکم میں بہت سی حدیثیں ضعیف اور منکر بھی ہیں جن کو
حاکم نے غلطی سے صحیح کہہ دیا ہے اسی لئے امام ذہبی نے کہا کہ حاکم
کے صحیح کہنے پر کوئی شخص دعو کا نہ کھائے۔ اب جن لوگوں نے امام
ترمذی کے صحیح کہنے کا بھی اعتبار نہیں کیا ہے ان کا قول غلط ہے،
امام ترمذی حدیث کے بڑے حافظ اور نقاد ہیں ان کی تصحیح کا
پورا اعتبار کرنا چاہیے۔ جزری نے حصن حصین کی سب حدیثوں
کو جو صحیح قرار دیا ہے اس میں محدثین کو کلام ہے کہ کئی حدیثیں اس میں
بالافتاق ضعیف ہیں۔ مگر جزری بھی حدیث کے بڑے عالم ہیں ممکن
ہے کہ ان کی رائے میں وہ حدیثیں صحیح ہوں وللناس فیما
یعتقون مذاہب ہر حال ہمارے زمانہ حدیث پر عمل کرنے والوں
کو کوئی دقت یا تکلیف نہیں کرنی پڑتی۔ گذشتہ زمانہ کے پیشواؤں
نے بڑی عزت اور شفقت اٹھا کر صحیح حدیثوں کو ضعیف سے جدا
کر دیا ہے۔

صحیح۔ جو تہری کی مشہور لغت کی کتاب ہے۔

صحیح۔ اس لفظ کے لغوی معنی صحیح۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِي إِيْمَانٍ۔ یا اللہ میں تجھ
سے ایمان کی صحت مانگتا ہوں یعنی سچا اعتقاد جو قرآن و حدیث
کے موافق ہو جیسے صحابہ اور تابعین کا اعتقاد تھا (ایک روایت
اس ہے کہ:

صِحَّةٌ فِي عِبَادَةٍ۔ یعنی صحت میں تیری عبادت کرتا رہوں
اور میرے غلط مانہ عبادت جس میں رہا اور بدعت کا دخل نہ ہو)۔
صحیح۔ ہموار اور برابر یکساں جگہ (جیسے صحیحاً)

ہے۔
غُنْثًا صَحَّاحًا۔ برابر ہموار ابر (یعنی یکساں خوب برسر والا)
صَحْرٌ۔ پکانا۔

صَحِيْرَةٌ۔ بنانا (یعنی دودھ کو جوش کر کے اُس پر گھی ڈال
کر پینا)۔

إِصْحَافٌ۔ بھٹک کی طرف بھٹکانا۔

إِصْحَادٌ۔ یا إِصْحِيْرٌ۔ پیک کا شرخ یا سفید ہونا،

زمین کی پیداوار۔

أَصْحَدُ الْكَمَانِ۔ مکان بھٹک کی طرح کشادہ اور وسیع

ہو گیا۔

صَحْدٌ۔ بھٹک۔

كَفَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُودَ صَحَارٍ كُودَ كُفْنٍ دِيَا

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دو صحار کے کپڑوں کا کفن دیا

إِصْحَافًا۔ ایک بستی کا نام ہے جو مین میں واقع ہے بعض

نے کہا یہ صحْرَةٌ سے اخذ ہے، بہسنی ہلکی سُرخی (اہل عرب کہتے

ہیں:

ثَوْبٌ أَصْحَرُ اور ثَوْبٌ صَحَارِيٌّ یعنی بکے رنگ کا

سُرخ کپڑا۔

فَأَصْحَرُ لَعْدُوكَ وَأَمْضِ عَلَى بَعِيْرَتِكَ۔ اپنے دشمن

سے صاف سیدھا رہ اور اپنی رائے پر چل (یعنی دشمن سے ڈرمت

بلکہ بے خوف ہو کر واضح طور پر اپنا مقصد بیان کر دے۔ یہ نہیں

کہا مردوں کی طرح دل میں دشمنی رکھے اور ظاہر میں دوستی جتائے۔

یہ جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کا قول ہے۔ آپ کے

مزاج میں سچد شجاعت اور بہادری اور دلیری تھی جب آپ

خلیفہ تھے تو کئی لوگوں نے آپ سے یہ عرض کیا کہ بفضلِ معاویہ

کو چھڑنا مصالحت نہیں ہے ابھی ان کو شام کی حکومت پر رہنے

دیکھئے اور جب آپ کی خلافت کو استحکام ہو جائے اس وقت

معاویہ کو مسزول کر دینا سہل ہوگا۔ مگر آپ نے نہ مانا اور فرمایا

کہ جب میں معاویہ کو حکومت کے لائق نہیں سمجھتا تو اُس کو

يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ أَيْ حَامِلًا إِلَى قَوْمِي كَمَا بَاكَ كَصِحْفَةٍ

المہتمم۔ دآں حضرت نے عبید بن حصن کو ایک خط لکھ کر دیا، جب انہوں نے اس کو لیا تو کہنے لگے، اے محمد کیا تم سمجھتے ہو کہ میں اپنی قوم کے پاس متلسس شاعر کی طرح خط لکھاؤں گا؟ (متلسس عرب کا ایک مشہور شاعر تھا اس کا نام عبدالمسیح بن جریر تھا، وہ اور طرفہ شاعر دونوں بل کر عمرو بن ہند بادشاہ کے پاس آئے، عمرو بن ہند کسی بات پر ان سے ناراض ہوا اور دونوں کو دو خط، بحرین کے صوبہ دار کے نام لکھ کر دیئے، ان خطوں میں یہ لکھ دیا کہ جب یہ وہاں پہنچیں تو ان کو قتل کر دینا مگر ان سے یہ کہا کہ میں نے ایک معقول انعام تم کو دینے کے لئے لکھا ہے۔ خیر یہ دونوں شاعر خطوط کو لے کر چلے جب حیرہ سے آگے بڑھے تو متلسس نے اپنا خط ایک لڑکے کو دیا، اس نے پڑھا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ "فورا اس کو مار ڈالنا" متلسس نے وہ خط پانی میں ڈال دیا اور ملک شام کو چل دیا اور طرفہ سے کہنے لگا تو بھی ایسا ہی کرتے خط میں بھی یہی لکھا ہوگا، لیکن طرفہ کی موت آگئی تھی۔ اس نے متلسس کا کہنا نہیں سنا اور خط لے کر بحرین کے حاکم کے پاس پہنچا۔ اس نے خط دیکھتے ہی عمرو بن ہند کے حکم کی تعمیل کی اور طرفہ کو قتل کر دیا۔ اس روز سے یہ ایک مثل ہوئی۔)

كَأَنَّ سَأَلَ الْمَرْأَةَ طَلَاقَ أَخِيهَا لَتَسْتَفْرِغَ

صمحفہا۔ کوئی عورت اپنے شوہر سے یہ نہ چاہے کہ اس کی بہن (یعنی سوکن) کو طلاق دیدے اس غرض سے اس کا پیالہ بھی خالی کرے (جو کچھ اس کو ملتا تھا وہ بھی خود لے لے)۔

صَحْفَةٌ بڑا پیالہ (اس کی جمع صحائف ہے)۔

طَوُّ وَالصَّحْفِ۔ بہیوں کو لپیٹ دیتے ہیں (یعنی

ان بہیوں کو جن میں جمعہ کے لئے آنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں اور یہ فرشتے کرام کاتبین کے علاوہ ہیں)۔

الْأَكْبَرُ كِتَابُ اللَّهِ وَهَذَا الْقَصِيْفَةُ حضرت

علی رضی فرمایا) میرے پاس اور کچھ نہیں ہے بجز اللہ کی کتاب

(قرآن) کے، اور اس ورق کے (جس میں زکوٰۃ، دیت وغیرہ

کے مسائل تھے)۔

بَعَثَتْ قُلُوبَ أُمَّتِكَ مُصَاحِفَهَا۔ میں نے تیری امت کے دلوں کو اپنی کتاب کا حافظ بنا دیا یہ سابقہ آسمانی کتب میں اللہ تعالیٰ نے آل حضرت کی امت کا امتیاز بتلایا تھا۔ ایسا ہی ہوا کہ محمد اللہ آپ کی امت میں ہزاروں لاکھوں آدمی قرآن کے حافظ ہیں۔ یہ فضیلت کسی اور امت کو نہیں ملی۔ نہ یہود میں کوئی تورات شریف کا حافظ ہے نہ نصاریٰ میں کوئی انجیل کا حاملہ انجیل ایک مختصر کتاب ہے مگر نصاریٰ میں کوئی ایک بھی ایسا شخص نظر نہیں آتا جس کو انجیل بر زبان یاد ہو)۔

كَأَنَّهُ دَسْرَقَةٌ مُصْحَفٍ۔ آپ کا چہرہ مبارک ایسا

نورانی اور مصفا تھا گویا مصحف (کلام اللہ) کا ایک ورق ہے۔

أَنْزَلَ مِنْهَا عَلَيَّ أَدْرَعَشْرَ مُصْحَفٍ۔ اللہ تعالیٰ نے

ایک سو چار کتابیں نازل فرمائی ہیں، ان میں سے دس کتابیں

حضرت آدم پر آتاریں (اور پچاس حضرت شیث پر اور تیس

انوخ یعنی ادریس پر اور دس حضرت ابراہیم پر اور تورات

حضرت موسیٰ پر، زبور حضرت داؤد پر، انجیل حضرت عیسیٰ پر

اور قرآن حکیم حضرت محمد صلیم پر)۔

رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تَخْضِلُ حُظْلَةَ يَمَاءِ الْمَرْءِ

فِي صَحَائِفٍ مِّنْ قَضَائِهِ۔ میں نے فرشتوں کو دیکھا وہ حظلہ کو

(جو جنابت کی حالت میں شہید ہوئے تھے) بارش کے پانی سے

چاندی کے ٹکٹوں میں نہلا رہے ہیں۔

صَحِيفَةُ فَاطِمَةَ۔ حضرت فاطمہ کی کتاب (کہتے ہیں اس

کا طول ستر ہاتھ کا تھا، اس میں سب باتیں لکھی تھیں، یہاں

تک کہ کھال چھل جانے کی بھی دیت کا بیان تھا)۔

مُصْحَفٌ فَاطِمَةَ۔ حضرت فاطمہ کا مصحف (کہتے ہیں

کہ حضرت فاطمہ اس حضرت کی وفات کے بعد صرف ۵۰ دن

زندہ رہیں ان دلوں میں اپنے والد ماجد کی مفارقت سے

سخت طویل رہتی تھیں، اس حالت میں حضرت جبریل ان کے

پاس آیا کرتے، ان کو تسلی دیتے، ان کا دل خوش کرتے، اور

پس آیا کرتے، ان کو تسلی دیتے، ان کا دل خوش کرتے، اور

پس آیا کرتے، ان کو تسلی دیتے، ان کا دل خوش کرتے، اور

پس آیا کرتے، ان کو تسلی دیتے، ان کا دل خوش کرتے، اور

اُس حضرت کا حال اور آپ کا مقام ان سے بیان کرتے اور اُن کی اولاد کا حال جو اُن کے بعد ہوئے والا تھا وہ بھی بیان کرتے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان باتوں کو لکھتے جاتے۔ یہی مصحف فاطمہ ہے۔ امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ مصحف فاطمہ تمہارے اس قرآن سے تین گنا تھا اور تمہارے قرآن کا اس میں ایک حرف نہ تھا اس میں حلال حرام کا بیان تھا، اس میں صرف آئندہ ہونے والی باتیں مذکور تھیں۔
صُحُفُ اِبْرٰهٖمَ وَ مٰوِیَہٗ۔ (امام ابو عبد اللہ نے فرمایا صُحُفُ اِبْرٰهٖمَ وَ مٰوِیَہٗ سے اربع انسانی مراد ہیں)۔

صَحْلٌ۔ آواز بھاری ہونا، سینہ بند ہونا۔

وَفِیْ صَوْتِہٖ صَحْلٌ۔ آپ کی آواز بھاری تھی (جیسے کسی کے سینے میں بلغم اڑا ہو تو صاف آواز نہیں نکلتی)۔

فَاِذَا اَنَابَہَا لَقِیْ یَصْرُخُ یَصُوْتُ صَحْلٍ۔ میں نے ایک بچہ مارنے والے کو سنا جو بھاری آواز سے پکار رہا تھا۔

وَ کَانَ یَوْقَعُ صَوْتُہٗ بِالْثَّلَیْثِۃِ حَتّٰی یَصَحْلَ۔ وہ لبیک پکار کر کہتے یہاں تک کہ آواز بھاری ہو جاتی۔

فَکُنْتُ اَنَادِیْ حَتّٰی یَصَحْلَ صَوْتِیْ۔ میں پکارتا رہا تھا کہ میری آواز پڑ گئی۔

صُحْحَمَہٗ۔ سیاہی زردی ملی ہوئی یا تیرگی اور سیاہی۔

اَصْحَمَ۔ تیرہ سیاہ۔

اَصْبَحَہَا۔ سیدھا کھڑا ہونا۔

اَصْبَحَہَا۔ گہرا سبز ہونا یا سیاہی میں زردی ملی ہوئی۔

حِمَارٌ اَصْحَمٌ اور اَتَانٌ صَحْمَاءُ۔ کالا گدھا اور

کالی گدھی۔

صَحْنٌ۔ مارنا، اصلاح کرنا، آنگن، بڑا پیالہ یا چھوٹا پیالہ۔

ہَلْ یَا کُلُّ الْمُسْلِمِیْنَ الصَّحْمَاءُ۔ امام حسن عسری سے کہنے

پوچھا صحْمَاءُ کھانا کیسا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ، بھلا مسلمان

کہیں صحْمَاءُ کھاتے ہیں۔

صَحْمَاءُ۔ ایک سالن ہے جو چھوٹی چھوٹی ٹنگ لگی ہوئی پھیلنے

سے بنایا جاتا ہے۔

صَحْنٌ۔ لُشْتُ کو بھی کہتے ہیں۔

صَحْوٌ یَا صَحْوٌ۔ اُپر ہٹ جانا، نشہ دور ہو جانا (اس کا مقابل

لفظ سُکْرٌ ہے، یعنی مست ہونا، بچپن چھوڑ دینا)۔

صَحِیَّتِ السَّمَاءِ۔ آسمان صاف کھلا ہوا ہے، ابر نہیں

اِصْخَاءُ۔ صاف، کھلا ہونا۔

السَّمَاءُ مُصْحِیۃٌ۔ آسمان کھلا ہے، ابر نہیں ہے۔

صَحْوٌ۔ صوفیہ کی اصطلاح میں حالتِ بیداری اور شاہی

کو کہتے ہیں۔ اس کی ضد سُکْرٌ وستی ہے۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ الْخَاءِ

صَحْبٌ۔ چلانا، شور کرنا۔

تَصَابُحٌ۔ چلانا۔ مار دھاڑ کرنا۔

فِی التَّوْرٰةِ مُحَمَّدٌ عَبْدِیْ لَبِیْسٌ بَقِیۃٌ

لَا غَلِیۡظٌ وَلَا صَحُوۡبٌ فِی الْاَسْوَاقِ ایک روایت میں

وَلَا صَحَابٌ فِی الْاَسْوَاقِ ہے رکتب اجمار نے کہا، تورا

شریف میں حضرت محمد کی یہ صفت مذکور ہے، محمد میرا بندہ ہے

اکھڑا اور سخت مزاج نہیں ہے، نہ بازاروں میں چلنے والا اور

شور کرنے والا۔

لَا صَحْبَ فِیۡہِ وَلَا نَصَبَ۔ وہاں نہ شور وغل

ہے نہ تکلیف اور نہ ٹکان ہے۔

صَحْبٌ۔ شور کرنے والا۔

فَصَحْبُتٌ۔ میں نے شور مچایا۔

قِلَّةُ النَّصَبِ۔ شور نہ ہونا اور شور کرنا غل مچانا منع ہر خاص

مسجدوں میں یا بیمار کے پاس)۔

وَلَا یَصْحَبُ۔ شور نہ مچائے۔

وَهٰی نَصَبٌ وَقَدْ مَرَّ عَلَیۡہِ۔ (اُمّ امین) چلاتی ہو

غصہ کرتی ہوئی آئیں۔

صَحْبٌ بِالْاَتِّہَا۔ (منافق لوگ) دن کو چلاتے ہیں

ہیں (رات کو مُردوں کی طرح سو جاتے ہیں)۔

صَحْ

راسی

لوگ

ان کے

صَحْدٌ

کتاب بن

یو

دن میں

کے بھی

وایو

عیال نہ

خود

پڑے اونچی

ہے صَحْوٌ

صَحْوٌ

صَحْوٌ

صَحْوٌ

صَحْوٌ

صَحْوٌ

صَحْوٌ

صَحْوٌ

صَحْوٌ

صَحْوٌ

مقابل

ابن عربی

ابن عربی

ابن عربی

فقط

ایت

کہا، تو

ابندہ

نے والا

نہ شور

دل

نہ ہر

نہ ہر

نہ ہر

نہ ہر

نہ ہر

إِمْرَأَةً صَحَابَةً. چلانے والی شور کرنے والی عورت
صَحْبٌ. مارنا، زور کی آواز سے کان ہرے کرنا، آواز دینا۔
صَحَابَةٌ. زور کی چیخ جس سے کان ہرے ہو جاتیں۔

(اسی لئے قیامت کو صَحَابَةٌ کہتے ہیں)۔
فَخَافَ النَّاسُ أَنْ تُصِيبَهُمْ صَحَابَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ.
لوگ ڈرے کہ کہیں آسمان سے ایک ایسی آواز نہ آئے جو
ان کے کان ہرے کر دے۔

صَحْنٌ. جلادینا، لگ جانا، چیخنا۔
صُحُودٌ. کان لگا کر سننا۔
صَحْنٌ. بہت زیادہ گرم ہونا۔
إِصْحَاقٌ. گرم موسم میں آنا۔

إِصْطِخَاقٌ. دھوپ میں سیدھا کھڑا ہونا (چنانچہ
کتب بن زبیر کا قول ہے:

يَوْمًا يُظَلُّ بِهِ الْحَرُّ بَاءً مُّصْطِخًا. ایسے گرم)
دن میں جب گرگٹ اس میں سیدھا کھڑا رہتا ہے۔ (مُصْطِخٌ
کے بھی یہی معنی ہیں)۔

وَاحِدٌ فَاحِذٌ صَحَائِدٌ. اکیلا، منفرد، تنہا یعنی جواہر
عیال نہ رکھتا ہو)۔

ذَوَاتُ الشَّيْخَانِيبِ الْقُصِيمِ مِنْ صَبَاخِيْدَا هَابِرِ
بڑے اونچی چوٹی والے پہاڑ ان کے سخت پتھروں میں سے (یہ جمع
ہے صُخُورٌ کی بمعنی سخت چٹان)۔

صَحْرٌ يَّاصَحْرٌ بَرَا پتھر سخت (جیسے صَحْرَةٌ ہے۔ اس کی جمع
صُحُورٌ اور صَحَرَاتٌ ہے)۔

مَمَّا كَانَ صَحْرٌ يَّاصَحْرٌ جس جگہ بڑے بڑے پتھر ہوں۔
صَحْرُ بْنُ حَرْبٍ۔ اوسنیان کا نام ہے۔

صَحْرُ بْنُ عَنِيٍّ وَغَسَاءٌ کا بھائی تھا اس کو زہر آلود
تیر لگا، اس کے مدد سے مر گیا، غَسَاءٌ اس کی قبر پر روتے روتے
مر گئی۔

أَنَا صَحْرَةٌ الْوَادِي إِذَا مَا زُوِجْتِ وَإِذَا نَطَقْتُ

قَاتِلِي الْجَوْشَنَاءُ (یہ متنبی شاعر کا شعر ہے) یعنی جب کوئی میرا
مقابلہ کرے تو میں میدان کے پتھر کی طرح ہوں (جو اپنی جگہ
سے نہیں سرکتا) اور جب میں عمر باندھوں تو جوڑا کی طرح ہوں
(جو ایک مشہور برج ہے)۔

الْقَصْحَةُ مِنَ الْجَنَّةِ. صخرہ (بیت المقدس کا پتھر) ہشت

سے آیا ہے۔

صَحْفٌ. پھاڑے سے کھودا۔

مَصْحَفَةٌ. پھاڑہ۔

صَحْمٌ. جلادینا۔

إِصْطِخَاقٌ. سیدھا کھڑا ہونا۔

صَحْنٌ. بیلا ہونا۔

صَحْنَةٌ. میل کھیل۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ الدَّالِ

صَدَّعٌ. چلا کرنا، صاف کرنا۔
صَدَّعٌ. رنگ آلود ہونا (جیسے صَدَّاعَةٌ ہے)۔

صَدِئِي. عار، شرم اور عیب۔

إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصَدُّ أَكْثَرُ مَا يَصْدُ الْحَدِيدُ

آدیہوں کے دل (رگنا ہوں کی وجہ سے) رنگ آلود ہوتے ہیں،
جیسے لوہا رنگ آلود ہوتا ہے۔

إِنَّهُ سَأَلَ الْأُسُقُفَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ فَحَدَّثَهُ حَتَّى

اِسْتَحْيَى إِلَى نَعْتِ الرَّابِعِ مِنْهُمْ فَقَالَ صَدَّاعٌ مِنْ

حَدِيدٍ ایک روایت میں صَدَّعٌ مِنْ حَدِيدٍ ہے حضرت عمرؓ

نے اہل کتاب کے ایک عالم سے اس حضرت کے خلفاء کا حال پوچھا

(جو اگلی آسمانی کتابوں میں مذکور ہے) اس نے بیان کیا جب چوتھے

خلیفہ (کے ذکر) پر پہنچا تو کہنے لگا وہ لوہے کا سیل ہے (مطلب یہ

ہے کہ ہمیشہ ہتھیار بند آلود لڑا رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت علیؓ

کی خلافت ساری لڑائیوں میں گزری، کہیں باغیوں سے لڑے کہیں

خارجیوں سے)۔

(ایک روایت میں :

صَدَّاقٌ حَدِيدٌ بِغَيْرِ سَمَرَةٍ کے ہے یعنی، پلکے پھلکے لوہے کی طرح، بڑے جنگی اور لڑنے والے بہادر ۔
يَعْبُدُ الْقُلُوبَ فَإِذَا ذُكِرَتْهُ يَدُ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ
انجلی۔ دل پر رنگ چڑھ جاتا ہے، جب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا ذکر کرو تو صاف ہو جاتا ہے۔

صَدْحٌ۔ آواز سے گانا، آواز کرنا۔

صَدَحَ۔ جھنڈا، نشان، خالی مکان، چھوٹا ٹیلا پتھر کا کالا سیاہ۔

أَصْدَحَ شِيرَ۔

صَدَحَ۔ بہت ہنسنے والا گھوڑا۔

صَدَّ۔ روکنا، منہ پھیر لینا، پہاڑ یا وادی کا کنارہ دُاس کی جمع صُدُودٌ ہے۔

صُدُودٌ۔ اعراض کرنا، منہ پھیر لینا، مائل ہونا، سائل کا سوال نامعلوم کرنا۔

صَدِيدٌ۔ وق ہونا

إِصْدَادٌ۔ پیپ آلود ہونا۔

صَدِيدٌ۔ پیپ اور ریم کو بھی کہتے ہیں۔

تَعْدِيدٌ۔ معترض ہونا۔

صَدَدٌ۔ قصد، عزم، سامنے، مقابل، نزدیک ہونا۔

يُسْقَى مِنْ صَدِيدِ أَهْلِ النَّاسِ۔ دوزخیوں کی پیپ

اس کو پلائی جائے گی۔

إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهَيْلِ وَالصَّادِ بِدٍ۔ کفن تو پیپ اور خون

کے لئے ہے اس لئے نئے کپڑے کسی زندہ شخص کو پہننے کے لئے دو، مجھ کو پڑا لے ہی کپڑوں میں کفن دید و یہ حضرت ابو بکر صدیق نے انتقال کے وقت فرمایا، (اصل میں مُهْلٌ تیل کی تھپٹ کو کہتے ہیں یا پگھلے ہوئے سیسہ کو یا پگھلے ہوئے تانبے کو یہاں مُرَاد وہ پیپ اور خون ہے جو مُردے کے جسم سے بہتا ہے)۔

فَلَا يَصُدُّكَ ذَلَالَتٌ۔ یہ تم کو روک نہ دے باز نہ رکھے

برگشتہ نہ کر دے (اہل عرب کہتے ہیں :

صَدَّكَ أَصَدُّكَ صَدَّ عَنْكَ۔ اس کو روکا باز رکھا ۔

صَدَّكَ کے معنی بھراں اور مفارقت کے بھی آئے ہیں۔

يَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا۔ یہ ادھر منہ پھیر لے وہ

ادھر منہ پھیر لے (ایک دوسرے سے رُخ نہ ملائیں)۔

صَدَّكَ۔ اپنی جانب۔

فَالْقَوَّةُ بَيْنَ صَدَّيْنِ يَأْصَدُّنِ۔ اس کو نالے

کے دونوں کناروں میں ڈال دو۔

إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصُدُّونَ۔ ناگاہ تیری قوم کے

لوگ منہ پھیر لیتے ہیں (اعراض کرتے ہیں) (ایک قرأت میں :

يَصُدُّونَ ہے بکسرہ صادم) یعنی جھپٹے ہیں، چلاتے ہیں

اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ پیغمبر صاحب ہمارے الزام پا گئے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل حضرت آپ

اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے، اتنے میں آپ نے فرمایا، اب تمہارا

پاس وہ شخص آئے والا ہے جو حضرت عیسیٰؑ کا شبیہ ہے پس اگر

بعض حضرات جو بیٹھے تھے اٹھ کر چلے گئے، اس خیال سے کہ جب

آئیں تو حضرت عیسیٰؑ کے ہم شبیہ نہیں۔ کہ اسی دوران میں حضرت

علیؑ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ایک شخص کہنے لگا محمد صلعم یہاں تک

راستی نہ ہوئے کہ علیؑ کو ہم پر تفصیل دی اور ان کو حضرت عیسیٰؑ

کا ہم شبیہ بنایا۔ اس وقت یہ آیت اُتری کہ "وَلَمَّا ضَرَبَ

ابن مَرْيَمَ مِثْلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصُدُّونَ" لیکن لوگوں نے

یصجون کو بدل کر یصدون کر دیا۔ گدافی جمع البحرین۔

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ۔

البحرین میں ہے کہ یہ آیت اُن اصحاب کے حق میں اُتری جو ان

صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے اور اہل

بیت کے حقوق غصب کئے اور حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بننے سے روکا

اللہ تعالیٰ نے ان کے نیک اعمال سب ضبط کر دیئے۔ یعنی جو

اعمال انہوں نے اُن حضرت کے ساتھ کئے تھے جہاد اور دین کی

امداد وغیرہ۔ امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ جب اُن حضرتؑ کی

فیات ہوئی تو ان کے اعمال سب ضبط کر دیئے۔ یعنی جو

اعمال انہوں نے اُن حضرت کے ساتھ کئے تھے جہاد اور دین کی

امداد وغیرہ۔ امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ جب اُن حضرتؑ کی

فیات ہوئی تو ان کے اعمال سب ضبط کر دیئے۔ یعنی جو

اعمال انہوں نے اُن حضرت کے ساتھ کئے تھے جہاد اور دین کی

امداد وغیرہ۔ امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ جب اُن حضرتؑ کی

فیات ہوئی تو ان کے اعمال سب ضبط کر دیئے۔ یعنی جو

اعمال انہوں نے اُن حضرت کے ساتھ کئے تھے جہاد اور دین کی

وفات ہوئی تو لوگوں

الَّذِينَ كَفَرُوا

بن عباس نے

نے فرمایا میں۔

آپ نے کسی مطال

ابا بنے تنگ اللہ

دہا تھا کہ عہ

وگے کہ آپ نے

میں نے تو ان

یعنی خلافت کے

نے کہا پھر تم نے

سب لوگوں نے

نے بھی اُپنی

الہاں گوسالہ

ہے تم گرا

مزمزم کہتا ہے یہ

سبیل اللہ الیہ

سراون کو کرے

ال کو اسلام لانے

فرماتا ہے کہ ہم

اور بیت اللہ کی

ان کے بغیر کوئی نیک

تاریخ نے مسلمانوں

یابی کا افترا اور

حضرت ابوبکر

ہیں شریک رہ

کی بے حقیقت روا

ہا ہے۔ بھلا اگر یہ

میں صیغہ استقبال

میں جب یہ آیت نازل ہوئی یہ سب صحابہؓ ایمان پر قائم برابر دین کی مدد کرتے رہے، خود اس روایت میں بھی یہ بات مسلمانی گئی ہے، پھر ان ہی کے باب میں یہ آیت کیونکر اتر سکتی ہے۔ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے معاویہؓ کو ایک خط میں لکھا ہے کہ مجھ سے ان مہاجرین اور انصار نے بیعت کی ہے جنہوں نے ابوبکرؓ اور عمرؓ سے بیعت کی تھی اور جس پر ان لوگوں کا اتفاق ہو جائے وہی امام برحق ہے اور اس کی اطاعت لازم ہے، کذا فی نہج البلاغہ۔

الْمَصْدُودُ وَدَخَلَ لَهُ الْيَسَاءُ وَالْمَحْصُورُ لَا تَحِلُّ لَهُ الْيَسَاءُ۔ جو شخص زبردستی حج کرنے سے روکا جائے اس کا فروک دین تو اس کے لئے، عورتیں مباح ہیں اور جو شخص بیماری وغیرہ کے سبب رک جائے، اس کے لئے عورتیں درست نہیں ہیں جب تک کہ میں ہدی نہ بھیجے اور وہ وہاں ذبح کی جائے۔

لَا اَمِنْ اَنْ سَتُصَدَّدَ۔ مجھ کو اس بات کا اطمینان نہیں کہ تم مکہ سے نہ روکے جاؤ گے (یعنی اس بات کا ڈر ہے کہ لوگ تم کو مکہ میں نہ جانے دیں گے)۔

صَدَّدْتُ سُرًّا۔ لوٹنا، رجوع کرنا، لوٹانا۔

صَدَّدْتُ سُرًّا۔ حادث ہونا، نکلنا، ظاہر ہونا، سینہ پرانا۔

تَصَدَّدْتُ سُرًّا۔ اور اَصَدَّدْتُ۔ لوٹانا۔

تَصَدَّدْتُ سُرًّا۔ دیباچہ بنانا، آگے کرنا، اعلیٰ مقام پر بٹھانا۔

مَصَدَّدْتُ۔ مطالبہ کرنا، جرمانہ کرنا۔

تَصَدَّدْتُ۔ صدر مقام میں بٹھینا۔

صَدَّدْتُ۔ اسم مصدر بمعنی رجوع (اسی سے طَوَّافُ

الْقَدَرِ یعنی وہ طواف جو مکہ سے لوٹنے وقت کیا جاتا ہے جس کو

طَوَّافُ الْوَدَاعِ بھی کہتے ہیں)۔

يَمْلِكُونَ هَهُنَا وَكَأَيِّدًا وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرًا

شئی (دنیا میں تو سب ایک ہی طرح زمین میں دھنس کر)

ہلاک ہوں گے لیکن آخرت میں طرح پر طرح لوٹیں گے (کوئی

وفات ہوگی تو لوگ مسجد نبوی میں جمع تھے، حضرت علیؓ نے یہ آیت پڑھی: الَّذِينَ كَفَرُوا وَاصْطَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَصْلًا أَعْمًا لَهُمْ اِنْ عَابَسَ لَمْ يَكُنْ اِلَّا الْخَسْرَانِ تم نے یہ آیت کیوں پڑھی؟ حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے قرآن میں سے کچھ پڑھا۔ ابن عباسؓ نے کہا نہیں آپ نے کسی مطلب سے اس آیت کو پڑھا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: کہا بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَا اَنْتُمْ اِلَّا رُسُلٌ وَمَا نُهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ کیا تم آں حضرت پر اس بات کی گواہی دو گے کہ آپؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ مقرر کیا؟ انہوں نے کہا نہیں میں نے تو آں حضرت سے ہی سنا ہے کہ آپؓ نے تم کو اپنا وصی بنایا (یعنی خلافت کے بارے میں تمہارے لئے وصیت کی)، حضرت علیؓ نے کہا پھر تم نے مجھ سے بیعت کیوں نہ کی۔ ابن عباسؓ نے کہا چونکہ سب لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ پر اتفاق کر لیا اس لئے میں نے بھی انہی سے بیعت کر لی۔ یہ جواب سُن کر حضرت علیؓ نے فرمایا: ہاں گو سالہ پرستوں نے بھی گو سالہ پر اجماع کر لیا ہے۔ تم گمراہ ہو گے، انتہی (افی مجمع البحرین)۔

ترجمہ کہتا ہے یہ روایت بالکل غلط ہے۔ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاصْطَدُّوا

سَبِيلِ اللَّهِ اَلَا، ان کافروں کے حق میں اُتری ہے جنہوں نے

مسلمانوں کو مکہ سے نکالا اور آں حضرتؓ سے لڑے اور دوسرے

ان کو اسلام لانے سے روکتے رہے، اللہ تعالیٰ ان کے بارے

میں فرماتا ہے کہ، ہم نے ان کے اعمال خیر مثلاً صدقات اور خیرات

اور بیت اللہ کی خدمت کرنا یہ سب بے کار کر دیئے کیونکہ،

ان کے بغیر کوئی نیک عمل قبول نہیں ہوتا۔ اور معاذ اللہ کہ

رسول علیؓ نے مسلمانوں کو گو سالہ پرستوں سے تشبیہ دی ہو یہ

کافری کا افترا اور بہتان ہے۔ حضرت علیؓ نے تو نجوشی اور

رسالت حضرت ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور ہر صلاح و

درہ میں شریک رہ کر ہمیشہ دین کی مدد کرتے رہے۔ حضرات شیعہ

ایک بے حقیقت روایتیں اپنی کتاب میں درج کرنے سے پرہیز

کریں۔ بھلا اگر یہ آیت ان صحابہ کرام کے باب میں اُتری تو

کون سی عینہ استقبال کا ہوتا کہ انہی کا کیونکہ آں حضرت کے زمانے

لکھا۔

ہیں۔

پھیر لے وہ

کو نالے

ی قوم کے

ہت میں؛

، چلاتے ہیں

الزام پا گئے

نرت ۲۰ ہے

یا، اب تمہارا

ہے پشیمکر

سے کہ جب

میں حضرت

ہاں تک

حضرت علیؓ

ماضی ب

لیکن لوگوں نے

میں

باللہ

اتری جو اس

برگے اور اہل

بننے سے رک

یہ یعنی جو

د اور دین کی

حضرت ۲ کی

دورخ میں جائے گا کوئی بہشت میں)۔

لَمْ يَهَاجِرْ إِقَامَةً شَلَاثَ بَعْدَ الصَّغْدِ رَجُو
شخص مکہ سے ہجرت کر چکا ہے وہ طوافِ صدر کے بعد تین روز
تک مکہ میں رہ سکتا ہے (اس سے زیادہ نہ رہے) (یہ حکم ان
صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے تھا جنہوں نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی تھی)۔
كَانَ لَهُ رَكْعَتَانِ تَسْمَعُ الصَّادِرَ. آپ کا ایک نال چڑھ
کا تھا جس کو صادر کہتے تھے (کیونکہ یہاں سے اس سے سیراب
ہو کر لوٹتا تھا)۔

فَصَدَّ دُنَّارَ كَابْنَا. ہمارے اونٹوں نے ہم کو
سیراب کر کے لوٹا یا (پانی کے لئے ہم کو وہاں ٹھہرنے کی احتیاج
نہیں ہوئی)۔

أَصَدَّ دُنَّارَ مَا قَسَيْتُنَا. ہم کو ہمارے جانوروں نے
سیراب کر کے لوٹا یا (ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کنوئیں
کے پانی میں برکت ہوتی۔ دوسری حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے
کہ ڈول کے پانی میں برکت ہوتی۔ دونوں میں منافات نہیں
ہے کیونکہ یہ احتمال ہے کہ دونوں میں برکت ہوتی ہو)۔
لَا بُدَّ لِمَصْدُورٍ مِنْ أَنْ يَسْعَلَ. جس کے
سینہ میں بیماری ہو اُس کے لئے بغیر کھانے چارہ نہیں ہے۔
(یہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہا جب ایک شخص نے ان
سے کہا کہ تم کب تک شعر کہتے رہو گے۔ مطلب یہ کہ جیسے سینہ کی
بیماری میں کھانسی آنا ضرور ہے آدمی اس کو روک نہیں سکتا،
اسی طرح شاعر بھی شعر کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے، اس کی طبیعت
نہیں رکتی)۔

وَيَسْتَطِيعُ الْمَصْدُورُ أَنْ لَا يَنْفَتَ. جس کے
سینہ میں بیماری ہو اس کو تھوکتا ضرور ہے (یہ زہری کا کلام ہے)
جب کسی نے ان سے کہا کہ عبد اللہ اشعار کہا کرتے ہیں شعر
کو تھوک سے تشبیہ دی، کیونکہ دونوں آدمی کے منہ سے نکلے
ہیں)۔

قِيلَ لَهُ سَجَلٌ مَّصْدُورٌ وَرَيْنَهُزُ قِيَمًا أَحَدَاتٌ

هُوَ قَالَ لَا. عطار سے کسی نے پوچھا، اگر کسی شخص کو سینہ کی بیماری ہو
اور منہ سے پیپ اور خون نکلے تو کیا اس سے وضو ٹوٹ جائے گا؟
انہوں نے کہا نہیں بلکہ وضو اس سے ٹوٹتا ہے جو قبل یا دُبر سے
نکلے)۔

وَعَلَيْهَا خِمَارٌ مَمْرُوقٌ وَصَدَّادٌ شَعْرًا. حضرت عائشہ
(کے جسم) پر ایک پٹھا ہو اس پر بندھن اور ایک چھوٹا سا کڑھکا۔
صَدَّادٌ اُجْھوٹی قمیص (اسی سے صَدَّادِیۃ جو صرف
سینہ پر رکھتی ہے) (بعض نے کہا صَدَّادٌ ایک ایسا کپڑا جس کا
سر اقمقہ کی طرح ہوتا ہے اور اس کا نیچے کا حصہ سینہ اور
مونڈھوں کو چھپاتا ہے)۔

میں کہتا ہوں کہ صَدَّادٌ اس کڑھکی کو کہتے ہیں جو عورتیں پہنا
کرتی ہیں۔ جنوی ہند کے لوگ اس کو کرتی کہتے ہیں۔
أَتَى بِأَسِيْدٍ مَّصْدُورٍ. ایک قیدی لایا گیا جس کا سینہ بڑا
تھا۔

يَضْرِبُ أَصَدَّ دَيْهٍ. اپنے مونڈھوں پر اڑتا تھا ایک
روایت میں أَصَدَّ دَيْهٍ ہے۔ ایک میں أَزْدَ دَيْهٍ ہے ان کا
ذکر اوپر ہو چکا)۔

يَعْدُدُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ. لوگ اس حضرت صلعم کا
ارشاد سن کر لوٹ جاتے تھے (آپ کے ارشاد پر عمل کرتے اور ان کو
الہیمان قلب حاصل ہو جاتا)۔

وَصَدَّادٌ آتَمِنُ خِلَافَةَ عُمَرَ. اور حضرت عمرؓ کی
شروع خلافت میں بھی ایسا ہی ہوتا رہا۔

فَإِنْ فَاتَهُ ذَلِكَ وَكَانَ لَهُ مُقَامٌ بَعْدَ الصَّغْدِ
صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بِمَكَّةَ رَجُو شَخْصٍ مَتَمَّعَ بِوَادٍ اس کو ہری
کا مقدور نہ ہو تو وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات
روزے جب رکھے کہ لوٹ کر اپنے گھر والوں میں آئے) اگر
کسی شخص کو اس کا موقع نہ ملا اور طوافِ صدر کے بعد مکہ میں رہنا
ہو گیا تو تین روزے وہیں رکھ لے۔

أَلَمْ تَنْبَ يَعْنُ مِنْهُ مَا أَدَّى صَدَّادٌ إِذَا أَدَّى

مَدَّ رَأْيِيكَ

ہل کتابت

ہو جائے گا اور

صَدَّادٌ

النَّاسُ

کر کے من قسم ہر

صَدَّادٌ

یعنی عرفات یا

لا تَصْرُ

ی پوری کرتا ہے

صَدَّادٌ

صَدَّادٌ

صَدَّادٌ

مَصْدَادٌ

بک جز یا موقوف

صَدَّادٌ

صَدَّادٌ

صَدَّادٌ

صَدَّادٌ

صَدَّادٌ

صَدَّادٌ

صَدَّادٌ

صَدَّادٌ

صَدَّادٌ

صَدَّادٌ

صَدَّادٌ

صَدَّادٌ

صَدَّادٌ

صَدَّادٌ

صَدْرًا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَرُدُّوْا فِي السَّرِقِ . مکتب اگر بدل کتابت میں سے ایک حصہ ادا کرے تو اتنا حصہ اس کا آزاد ہو جائے گا اور اس کے مالک پھر اس کو غلام نہیں بنا سکتے۔

صَدَرَ النَّاسُ عَنْ تَحْتِهِمْ . لوگ جگہ کے لوٹے۔
النَّاسُ يَصْدُرُونَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ . لوگ جگہ کے تین قسم ہو کر لوٹتے ہیں۔

صَدَرَ النَّاسُ مِنَ الْمُؤَقِفِ . لوگ وقوف کے مقام (یعنی عرفات یا مزدلفہ) سے لوٹے۔

لَا تَصْدُرُ سِوَا الْحَوَاجِّ إِلَّا مَنَّهُ . ہر حاجت پروردگار کی پوری کرتا ہے (اس کے سوا کوئی حاجت بر لائے والا نہیں ہے)۔
صَدَرَ الصَّدُورُ . بڑا عالی عہدے والا۔

صَدَرَ أَرَا . وزارت۔

صَدَرَ أَعْظَمُ . وزیر اعظم (پر اتم منسٹر)
مُصَادَرَةٌ عَلَى الْمَطْلُوبِ . یہ ہے کہ دعویٰ یا اس کا ایک جز یا مقوف علیہ دلیل کا ایک جز ہو، یہ ایک طرح کا مغالطہ ہے۔

صَدَرَ . پھاڑنا، چیرنا، جدا کرنا، بیان کرنا، ظاہر کرنا، صاف کرنا کہہ دینا۔

صَدْرُ . نال ہونا، پھیر دینا، باز رکھنا۔

صَدَرَ . در دوسرے۔

تَصْدِيرُ . تکلیف دینا، سر میں درد کر دینا۔

تَصْدِرُ . متفرق ہونا۔

إِصْدَارُ . پھٹ جانا۔

فَصَدَرَ الشَّعَابُ صَدْرًا . ابر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکلا۔

صَدَعَتْ الرِّدَا عَصَدًا . میں نے چادر کو پھاڑ

صَدَعُ الرُّجَا جَة . شیشہ کی ٹوٹن۔

فَأَعْطَانِي قُبْطِيَّةً وَقَالَ أَصَدَّ عَنْهَا صَدْعَيْنِ

مجھ کو قبضہ کا ایک کپڑا دیا، فرمایا اس کو پھاڑ کر آدھوں آدھ دو کر لے۔

فَصَدَعَتْ مِنْهُ صَدْعًا . انھوں نے اس میں سے ایک ٹکڑا پھاڑ لیا (اس کا سر بند بنایا)۔

قَدِ انْصَدَعَ فَسَلَسَلَهُ . وہ لوٹ گیا تھا، اس کو زنجیر سے باندھ دیا۔

إِنَّ الْمَصَدِّقَ يَجْعَلُ الْغَنَمَ صَدْعَيْنِ شَحْرًا يَأْخُذُ مِنْهُمَا الصَّدَقَةَ . زکوٰۃ لینے والا بکریوں کے آدھوں آدھ دو حصے کر دے، پھر ہر ایک حصہ کی زکوٰۃ لے۔

بَعْدَ مَا تَصَدَّعَ الْقَوْمُ كَذَا وَكَذَا . جب لوگ متفرق ہو کر ادھر ادھر چل دیے۔

النِّسَاءُ أَرْبَعٌ مِنْهُنَّ صَدْعٌ قُفْرًا وَكَذَا تَجَمُّعٌ . عورتیں چار طرح کی ہیں، ان میں سے ایک وہ ہے جو بائیں دینی ہے جوڑی نہیں (جو کچھ آئے وہ اُڑا دیتی ہے)۔

صَدْعٌ مِنْ حَدِيدٍ . لوہے کا ایک ٹکڑا (یعنی بڑے لٹنے والے، جنگی دمراد حضرت علی رضی اللہ عنہ) (بعض نے کہا صَدْعٌ بکرے کو بھی کہتے ہیں یعنی زربز کو وہ نہایت چالاک اور مستعد اور ہلکا چھلکا، سخت اور زوردار ہوتا ہے۔

فَإِذَا صَدَعَ مِنَ الرِّجَالِ . ایک مرد کو دیکھا جو دو مردوں کے درمیان تھا (بعض نے اس طرح ترجمہ کیا ہے، مردوں کی ایک جماعت کو دیکھا)۔

ایک روایت میں صَدْعٌ بہ سکونِ دال ہے۔ یعنی ایک جوان معتدل القامت کو دیکھا۔

حَتَّى قَبِلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا . دھم دو لوں اتنے دنوں تک لے مجھے رہے کہ، لوگ کہنے لگے کبھی جدا نہ ہوں گے۔

فَإِذَا قُتِلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسًا صَدَعَتْ فَرْقَةٌ . جب میں آں حضرت کے بالوں میں مانگ نکالتی تو چند یا پر سے بالوں کے دو حصے کر دیتی (ایک داہنی

۱۲ لے معروالے دیہ کپڑا معروپوں نے بنایا ہوگا اس وجہ سے قطعی کہا) ۱۲

طرف ایک بائیں طرف -

يَصْدَعُ بِالْحَقِّ - حق بات کو کھول کر کہہ دیتے ہیں۔

صَدْحٌ - متوسط القامت آدمی یا ہلکا پھلکا کم گوشت۔

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْحٍ عَنِّي كَيْفَ -

گو یا میں اس کے الحاق کو مونڈھے کی ہڈی پر جہاں شکاف تھا دیکھ رہا ہوں (عرب لوگ کاغذ کی قلت کی وجہ سے ہڈیوں پر بھی لکھا کرتے تھے)۔

أَوْتَرَى أَحَدًا أَصْدَعَ بِالْحَقِّ مِنْ شُرَادَةِ زُرَّارَ

سے بھی زیادہ تم نے کوئی حق بات صاف صاف کہنے والا دیکھا۔

صَدِّحٌ - صبح صادق۔

صَدْحٌ - مونڈھے سے مونڈھا برابر کر کے چلنا، ارڈالنا، پھیر دینا۔

صَدَأَقَةً - ضعت اور ناتوانی۔

مُصَادَعَةً - مزاحمت کرنا، معارضہ کرنا۔

صَدْعٌ - وہ مقام جو آنکھ اور کان کے درمیان ہے یعنی

کنپٹی۔

مَا شَأْنُ هَذَا الصَّدْعِ الَّذِي لَا يَخْتَرِفُ وَلَا

يَنْفَعُ وَجَعَلُ تَصْيِيْبًا فِي الْمَيِّتَاتِ - (قتادہ کہتے ہیں کہ جانتا

کے زمانہ میں عرب لوگ بچہ کو ترکہ نہیں دلاتے تھے اور کہتے تھے،

بھلا یہ کمزور اور ناتوان کس کام کا نہ کچھ کماتا؟ نہ فائدہ پہنچاتا ہے،

اس کا حصہ ہم ترکہ اور میراث میں کیوں رکھیں۔ اسی ایام جاہلیت

میں لوگ لڑکیوں کو بھی ترکہ سے محروم رکھتے تھے، حالانکہ اگر غور کرو

تو عقل کا فیصلہ تو یہی ہے کہ ناتوان بچہ اور لڑکی کو ترکہ میں سے زیادہ

حصہ ملنا چاہیے کیونکہ جو ان لڑکے کو بچانے کے قابل ہو جاتے

ہیں، ان کا حق تو مورث نے ادا کر دیا۔ اور بچہ اور دختر کمانے کے

لائق نہیں ہیں لہذا ان کو ضرور ترکہ ملنا چاہیے) (عرب لوگ کہتے

ہیں:

مَا يَصْدَعُ نَمْلَةً مِنْ ضَعْفَةٍ - آنا کم طاقت ہے

کہ چوٹی کو بھی نہیں مار سکتا)۔

(بعض نے کہا:

صَدِّحٌ اس کو کہتے ہیں جو بچہ صرف سات دن کا ہو،

کیونکہ ان دنوں میں اس کی کنپٹی یعنی صَدْحٌ مضبوط ہوتی ہے،

إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صَدْحٍ عَفِيَّةٍ - کچھ تھوڑی سی سفیدی

آپ کی کنپٹیوں میں تھی (باقی تمام ڈاڑھی آپ کی سیاہ تھی)

(ایک روایت میں ہے کہ لب اور ٹھوڑی کے درمیان میں غنغفہ

میں آپ کے کچھ سفیدی تھی۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے

کہ کبھی کبھی آپ نے زرد خضاب کیا لیکن اکثر اوقات اس کو

ترک کیا۔)

مترجم کہتا ہے کہ ایک نفرانی نے ہمارے پیغمبر کی

تصویر شائع کی ہے اور ایک دوسرے نفرانی نے وفات کے

قریب کی آپ کی تصویر بنائی ہے یہ دونوں تصویریں غلط اور

آپ کے علیہ کے موافق نہیں ہیں۔ انھوں نے آپ کی ریش

مبارک بہت لمبی اور کھڑی دکھائی ہے۔ درحالیکہ ریش مبارک

نہ اس قدر لمبی تھی نہ اس میں اتنی سفیدی تھی جتنی کہ ان

تصویروں میں بتائی گئی ہے۔ اور چہرہ مبارک بھی ایسا

نہ تھا جیسا ان تصویروں میں ہے۔ یہ تصاویر بے وقوفی اور

جاہل نفرانیوں نے اپنے دل سے بنائی ہیں۔ کیونکہ آنحضرت

کے زمانہ میں تصویر کشی کا رواج نہ تھا اور نہ ہی کسی کی مجال تھی کہ

آپ کی تصویر بناتا۔ اسی نوعیت کی تصویریں حضرت یسٰیؑ اور

حضرت مریمؑ کی ہیں جو نصاریٰ اپنے گرجاؤں میں رکھتے ہیں۔

یہ تصویریں بھی فرضی اور غلط ہیں۔ اللہ کے آخری پیغمبر اور ہمارے

ہادی نے تصاویر کو مٹا ڈالنے کا حکم دیا ہے، خواہ وہ کسی

کی تصویر ہو۔ اور تصویر کی تعظیم کرنا بت پرستی اور شرک کا پیش خیمہ

ہے جس کو مٹانے کے لئے ہمارے ہادی صلعم اور دوسرے تمام

انبیائے سابقین تشریف لائے۔ اور جب پیغمبروں کی تصویر

کی تعظیم جائز نہ ہو تو پھر امام حسینؑ کے روضہ کی نفی جو

بناتے ہیں، یعنی تعزیر اس کی تعظیم کیوں کہ جائز ہوگی، اذل و فقر

پر عمارت بنانے سے آں حضرتؑ سے منع فرمایا ہے۔ دوسرے وہ

اصل بھی نہیں محض نقل ہے باوجود ان سب باتوں کے اس حضرت
 کے روضہ مبارک یا امام حسینؑ کے مزار مبارک کی شبیہ اتارنا
 درست ہے کیونکہ وہ جان دار کی شبیہ نہیں ہے۔ مگر اس کی
 تعلیم اور تکریم اس پر کوئی شرعاً دلیل نہیں ہے۔ علی الخصوص
 جب عوام اس کی وجہ شرک کی باتوں میں مبتلا ہوں، تب تو
 اس کا میت ڈالنا اور توڑ ڈالنا باعث اجر اور ثواب ہوگا۔
 جیسے حضرت عمرؓ نے شجرہ رضوان کو کاٹ ڈالنے کا حکم دیا،
 جب یہ سنا کہ لوگ اس کی زیارت کو جاتے ہیں۔ بعضوں نے
 کہا شجرہ رضوان بالتحقیق معلوم نہ تھا اور لوگ محض گمان سے اس
 کو بزرگ کرتے تھے، اس لئے حضرت عمرؓ نے اس کو کٹوا ڈالا خیر
 ہو کہ جو کام عوام کے شرک اور کفر میں مبتلا ہونے کی طرف مائل
 ہو، اس کا روکنا ضروری ہے اور روکنے والا اللہ تعالیٰ کے پاس
 اجر ہو گا نہ معذرت، البتہ اس قدر صحیح ہے کہ یہ روکنا آداب
 و حرمت کے ساتھ ہو اور کوئی کام ایسا نہ کرے جس سے بظن
 لوگوں اور صالحین کرام کی توہین ہو۔ اس حضرت صلعم نے مطلق
 زمین کی قبروں کی حرمت اور عزت قائم رکھی تو اولیاء اللہ
 پیغمبروں کی قید بطریق اولیٰ واجب المحرمات اور واجب
 تعلیم ہوں گی اور جن لوگوں نے اولیاء اللہ اور پیغمبروں کی
 رگوں و اقسام کے حکم میں رکھا ہے انھوں نے دراصل غلطی کی کیونکہ
 یعنی میت کی ذرا سی تعظیم بھی ہماری شریعت میں کفر ہے۔
 خواہ وہ کسی کی صورت ہو اس کو توڑ ڈالنا جائز ہے، بلکہ اگر
 ایک دینا چاہئے، سو زمین کی قبر کے لئے یہ حکم نہیں، بلکہ
 حضرت نے قبور پر بیٹھنے یا جو تاہین کر چلنے سے منع فرمایا
 زیارت قبور کا حکم دیا۔ لہذا میت اور قبر کے اس فرق کو یاد
 رکھنا چاہئے اور اسی لئے میری رائے یہ ہے کہ جو عمارت یا گنبد
 مبارک یا اولیاء کی قبور پر تعمیر کئے گئے ہیں، ان کی علی حاد
 دینا مناسب ہے، لیکن اگر کوئی وہاں ایسے کام کرے
 کہ انہوں کو اس کو حکمت کے ساتھ مسئلہ کی نوعیت بتا کر
 لئے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اسی طرح کوئی نئی عمارت

یا چوکنڈی یا گنبد کسی قبر پر نہ بنائے دینا چاہئے اور ہمارے اکثر
 اصحاب نے یہ کہا ہے کہ ان کا کھود ڈالنا اور میت دینا ضروری ہے،
 مگر جب ان سے کہا جاتا ہے کہ کیا تم اس حضرت صلعم کے روضہ
 مبارک کو بھی کھود ڈالنا تجویز کرتے ہو تو خاموش ہو جاتے
 ہیں اور پھر حجرات نہیں کرتے۔ محمد بن عبد الوہاب نے بھی اپنے
 زمانہ میں تمام قبور کی عمارت کو منہدم کر دیا تھا۔ لیکن آنحضرتؐ
 کے روضہ مبارک کو اسی طرح رہنے دیا تھا۔ اور توکل علی اللہ
 نے امام حسینؑ کے روضہ مبارک کو منہدم کر کے اس کو زمین کے
 برابر کر دیا تھا۔ مگر دوسرے علماء نے متوکل کے اس کام کو
 پسند نہیں کیا اور اس کو خروج اور نصب اور عداوت اہل بیت
 پر محمول کیا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔
صَدَقَ یا صَدَّقُوا۔ کوٹنا، مائل ہونا، اعراض کرنا
 پھیر دینا۔

مُصَادَفَةٌ۔ اچانک ملاقات ہو جانا۔
اِمْدَافٌ۔ پھیر دینا، مائل کرنا (جیسے تَصَدَّقَ یَتَّقِ)
تَصَدَّقَ۔ اعراض کرنا۔
صَدَقَ۔ سچی۔
صَادِفَةٌ۔ وہ اونٹ جو پیٹنے والے اونٹ کے پیچھے کھڑا
 رہتا ہے تاکہ آگے والا اونٹ جب میراب ہو کر جگہ خالی کرے
 تو وہ پیچھے۔
صَوَادِفٌ۔ جمع ہے صَادِفَةٌ کی۔
كَانَ إِذَا مَرَّ بِصَدَقَاتٍ مَّائِلٍ أَسْرَعَ الْمَشَى۔
 اس حضرتؑ جب کسی بلند عمارت کے نیچے سے گزرتے تو جھکی
 جوتی ہوتی (اور اس کے گر پڑنے کا احتمال ہوتا) تو جلد ہی سے
 نکل جاتے (کیونکہ یہ احتیاط اور دُور اندیشی ہے کہ آدمی دیر
 دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت یا اندیشہ میں نہ ڈالے اور جن
 لوگوں نے اس طرز عمل کو شجاعت یا الشہرہ پر بھروسہ کے خلاف
 سمجھا ہے وہ نادان ہیں)۔
مَنْ نَامَ تَحْتَ صَدَقَاتٍ مَّائِلٍ يَتَوَيَّ التَّوَكُّلَ

یہ وہ
 موقوفہ
 تصویر
 تمام
 پیش
 کسی
 رہا
 میں
 اور
 ایسا
 ن
 اور
 صلیحین
 کی
 اور
 کو
 ہے
 تہ
 (ی) یسیر
 کی

قَلْبِهِمْ يَفْقَهُمْ مِنْ طَمَاسٍ۔ جو شخص کسی گھجی ہوئی عمارت کے نیچے سوئے اور توکل کا بہانہ کرے یعنی یہ کہے کہ میرا بھروسہ تو اللہ پر ہے (تو اس کو چاہئے کہ خود کو بلند پر سے نیچے گرا دے یا ہار پر سے، اگر نہ گراسے اور ڈرے تو معلوم ہوا کہ جھوٹا موٹہ توکل کا نام لیتا ہے اور درحقیقت جہالت و ادنیٰ میں مبتلا ہے)۔

ان حدیثوں سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ اسباب کی فراہمی اور مواقع ہلاکت خوف کی وجہ سے پرہیز اور اجتناب توکل کے معانی نہیں ہے۔

إِذَا امْطَارَتِ السَّمَاءُ فَصَبَّتْ إِلَىٰ صَدَقَاتِ أَفْوَاهٍ۔ جب آسمان سے پانی برستا ہے (نیشان کا پانی) تو سپیلیاں اپنے منہ کھول دیتی ہیں اور پانی کا قطرہ ان کے منہ میں جا کر اللہ کی قدرت سے موتی بن جاتا ہے)۔

صَدَقْتُ۔ پہاڑ کے کنارے کو بھی کہتے ہیں اور نزلنے یعنی حَدَقْتُ کو بھی۔

صَدُوقٌ۔ وہ عورت جو اپنا منہ دکھائے اور پھر چھپالے۔
صَدَقْتُ يَا مَصْدُوقَهُ؟۔ سچ بولنا، پورا حق ادا کرنا۔

تَصَدَّقْتُ۔ سچ کرنا، سچا بنانا، یقین کرنا۔

مُصَادَقَةٌ۔ دوستی کرنا، نافذ کرنا۔

إِصْدَاقٌ۔ ہر مقرر کرنا۔

تَصَادُقٌ۔ دوستی کرنا۔

صِدَاقٌ۔ مہر۔

صَدِيقٌ۔ دوست۔

لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَيْمَةٌ وَلَا تَيْسٌ۔ (نہ بکرا یعنی نہ) مگر جب زکوٰۃ کا تحصیل کر لینا مناسب سمجھے (مثلاً زکوٰۃ کے جانوروں میں نہ کی ضرورت ہو)۔ ایک روایت میں مُصَدِّقٌ بہ فتح دال ہے یعنی جب جانوروں کا مالک نہ

جانور دینا پسند کرے۔ (ایک روایت میں مُصَدِّقٌ ہیمنی صاحب مال۔ اصل میں مُتَصَدِّقٌ تھا بہر حال اشتقاقاً نہ جانور سے متعلق ہے کیونکہ جانور کا جانور کسی صورت میں زکوٰۃ میں نہیں لیا جائے گا۔ مگر ایسی صورت میں جب کسی کے کل جانور بوڑھے ہی ہوں)۔

يُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عَشْرَيْنِ دِينَارًا۔ زکوٰۃ کا تحصیل دار صاحب مال کو بیس درم دیدے گا۔

يُقْبَلُ مِنْهُ ثَمْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ۔ اس سے بنت لبون (دو برس کی اونٹنی جو تیسرے سال میں لگی ہو) قبول کی جائے گی اور صاحب مال زکوٰۃ کے تحصیل دار کو (باقی کی نقد قیمت) ادا کرے گا۔

إِنَّ عَصْرًا بَعَثَهُ مُصَدِّقًا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو زکوٰۃ کا تحصیل دار مقرر کر کے بھیجا۔

فَصَدَّقَهُ۔ اس نے اپنے قصور کا اقرار کیا، لوگوں کو سچا بتلایا۔

صَدَّقَ قَهْرًا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی تصدیق کی۔

إِذَا اتَّأَكَّمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصِدْ دَوْهُ وَهُوَ رَاضٍ۔ جب زکوٰۃ کا تحصیل دار تمہارے پاس آئے تو ایسا کرو کہ وہ راضی ہو کر لوٹے (اپنے ذمہ کی واجب الادا زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ ادا کرو اور اس کے ساتھ محبت اور کشادہ پیشانی سے پیش آؤ)۔

مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَظْلِمُونََنَا۔ زکوٰۃ کے تحصیل داروں کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ (دوسری حدیث میں ہے کہ اگر وہ ظلم کریں تو ان کا راضی رکھنا ضروری نہیں اور اس شخص سے وہ زیادہ چاہیں یعنی واجبی مطالبہ سے زیادہ)۔

لَا تَعَالُوا فِي الصَّدَقَاتِ۔ عورتوں کا ہرگز نہ باندھو یہ دراصل جمع ہے صَدَقَاتِ کی یعنی مہر۔ شہر اور بیوی کی حیثیت اور استطاعت سے زیادہ مہر نہ باندھو

ہندوستان کے جاہلوں میں رائج ہے، مفقود کو ٹوٹی کانہیں اور مہر لاکھوں کا باندھتے ہیں۔

لَيْسَ عِنْدَ آبُونَا مَا يُصَدَّقَانِ عَنَّا۔ ہمارے والدین کے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے کہ ہماری بیویوں کا مہر ادا کر دیں۔ اَصَدَّقْ۔ مہر مقرر کرنا۔

صَدَّقَ۔ بہت سچا (یہ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بعض نے کہا صَدَّقَ وہ ہے کہ جس کا قول و فعل مطابق ہو۔ اور یہ لقب حضرت ابوبکر صدیق کا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو "صدیق" فرمایا ہے اور قرآن میں ہے کہ جو لوگ اللہ اور رسول پر ایمان رکھتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔)

صَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِينَارٍ وَ مِثْرَةٍ مِّنْ دِينَارٍ وَ مِثْرَةٍ مِّنْ دِينَارٍ وَ مِثْرَةٍ مِّنْ دِينَارٍ (خ) کی آیت آپ نے پڑھی اور فرمایا آدمی اپنی اشرافیاں روپوں کی دھڑوں میں خیرات کرے (اللہ کے لئے مستحقین کو دے، یہی عمل نبی آخرت کے لئے سامان بھیجنا ہے۔)

صَدَّقَنِي سِتٌّ بَكْرٍ۔ اس نے اپنے اونٹ کی عمر صحیح بتائی (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص سچی بات کہتا ہے۔)

الصَّدَقَةُ مَا تَصَدَّقَتْ بِهِ عَلَى الْفُقَرَاءِ۔ صدقہ ہے جو جو فقیروں پر خیرات کرے (یعنی بڑی قسم صدقہ کی یہ گو اگر مال دار کو بھی لامعلیٰ میں صدقہ دیدے تو اس کو ثواب جائے گا۔ جیسے دوسری حدیث سے ثابت ہے۔)

وَمَا تَصَدَّقُ السَّاعَةُ۔ ان باتوں کا بیان جن میں مال کی تصدیق ہوتی ہے (ان کا بیان مان لیا جاتا ہے، یعنی، حمل، رضاع وغیرہ۔)

تَصَدَّقَ عَلَى سَارِقٍ۔ چور کو خیرات دی گئی۔ اَلْخَادِمُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔ نوکر بھی دو خیرات دینا ہے سب سے پہلے داغہ معراج کی تصدیق کی تھی۔ ۱۷۔

دینے والوں میں سے ایک ہے (یعنی جس طرح مالک کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے اسی طرح اس کے نوکر و خزانچی وغیرہ کو بھی اس خیرات کا ثواب ملتا ہے، جو مالک کے حکم سے وہ دیتا ہے، بشرطیکہ اس میں کئی نہ کرے اور خوشی کے ساتھ بن ستائے اور تنگ نہ کئے ادا کرے۔)

عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ۔ ہر مسلمان پر خیرات کرنا ضروری ہے (یہ حکم استحباباً ہے کیونکہ زکوٰۃ کے سوا اور کوئی خیرات واجب نہیں ہے۔)

هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمٍ۔ یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں (یعنی بنی تمیم کے۔ ان کا طرز عمل یہ تھا کہ زکوٰۃ میں اپنا بہترین اور عمدہ مال نکالتے تھے، تو ان حضرات کو ان کا یہ انفاق پسند آیا۔ اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ کو تو کسی چیز کی احتیاج نہیں، بلکہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب اسی کا دیا ہوا ہے اس لئے اس کے نام پر عمدہ سے عمدہ چیز نکالنا چاہئے۔ آصف الدولہ مرحوم شاہ اودھ اگرچہ شیعہ تھے۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ ان کا ایک کام ان کی مغفرت کا باعث ہوا ہوگا۔ وہ یہ کہ کہ ایک رات شاہ موصوف اپنے محل کے بالائے پر موجود تھے موسم نہایت سرد تھا، دیکھا تو نیچے چند محتاج سردی کی شدت سے سول سول کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آصف الدولہ کو لوگ سخی کہتے ہیں مگر ہماری کچھ خبر نہیں لیتا۔ یہ سن کر بادشاہ نے اپنے پوش خانے کے داروغہ کو بلایا اور حکم دیا کہ دو شالے لیکر آؤ، داروغہ تھے پراسنے اور سمجھ دارانہوں نے خیال کیا کہ فقیروں کو دینے کے لئے مانگے ہیں اس لئے گھٹیا اور ارزاں قیمت کے دو شالے لے آئے۔ بادشاہ ان کو دیکھ کر غضبناک ہوئے اور کہنے لگے اگر تم میرے باپ دادا کے وقت کے پراسنے ملازم نہ ہوتے تو میں تم کو بطرین کر دیتا تم اتنا نہ سمجھ کر میں اس وقت دو شالے کس کو دینا چاہتا ہوں اس کو جس نے مجھ کو یہ سب کچھ دیا ہے۔ جاؤ اور ہماری سے ہماری جو دو شالے ہوں، وہ ملے کر آؤ کہتے ہیں کہ اس

وقت شاہی تو شرخا میں سات سو دو شالے ایک ایک ہزار تھیں۔
کی قیمت کے نیکے، بادشاہ نے وہ سب فقروں کو بانٹ دیئے۔
چنانچہ میر حسن شاعر نے اپنی مثنوی میں اسی کا ذکر کیا ہے۔

سخاوت یہ ادے ہی ایک اس کی ہے
کہ ایک دن دو شالے دیئے سات سے

کہتے ہیں کہ جب میر حسن بادشاہ کے دربار میں پہنچے اور مثنوی
سنائی تو بادشاہ اس شعر کو سن کر بہت رنجیدہ ہوئے، اور
کہنے لگے تم نے میری ہجو کی ہے، بجلا سات سو دو شالے دیدیا
کوئی بڑی سخاوت ہے۔

الْمَسِيحُ الْقَصْدَانِ حضرت عیسیٰ ۴ صدیق ہیں (جو
حضرت عیسیٰ کی طرح نرم دل اور رحیم اور کریم ہیں)۔
صَدَقَاتٍ وَهُوَ كَذُوبٌ شیطان کی بات تجھ سے
سچ کہی (آیت الکرسی کی تعریف و ثناء) حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے
مگر:

إِنَّ الْكَذَّابَ قَدْ يَصْدَقُ جھوٹا بھی کسی سچ بولتا

صَدَقَةٌ سَابِغَةٌ اس کے مال نے اس کی تصدیق کی
دراپے شک میرے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے۔
لَا تَغْلُوا فِي صَدَقَةِ النِّسَاءِ عورتوں کا مہر
گراں نہ باندھو۔

صَدَقَةٌ اور صَدَقَةٌ اور صَدَقَةٌ ہر کو کہتے
ہیں (سب سے گراں مہر بیوی اُم جبینہ کا تھا جس کی مقدار
چار ہزار درہم تھی، مگر یہ نجاشی بادشاہ جس نے تبرعاً آپ
کی طرف سے ادا کر دیا تھا)۔

فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعْدِيلَهُمَا اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ کی
تصدیق اپنی کتاب میں تادی۔

لَا تَعْدُوا قَوْلَ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا تَكْذِبُوا
اہل کتاب یہود اور نصاریٰ جو باتیں اپنی کتابوں کی بیان کریں
ان کو سچ کہو نہ جھوٹ (کیونکہ دونوں حالتوں میں خطرہ ہو بلکہ

اس طرح کہو کہ ہم ایمان لائے اُس پر جو اللہ نے ہم پر نازل
فرمایا اور جو اگلے پیغمبروں پر اتارا)۔

اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ
نے اپنی کتابوں میں تحریف کی ہے۔

مَنْ تَكْبَرُ صَدَقَةٌ ہر بار اللہ اکبر کہنا، ایک صدقہ
کا ثواب رکھتا ہے۔

أَلَا رَجُلٌ يَفْقَهُ قَوْلَهُ هَذَا کیا کوئی ایسا نہیں
جو اس شخص پر تصدیق کرے (یعنی اس کے ساتھ نماز میں بیٹھ
ہو جائے اور اس طرح اس کو نماز جماعت کا ذاب مل جائے
جس میں کہ ایک نماز کا ثواب بین نمازوں کے برابر ہوتا
ہے)۔

بَحَلَّ لَهُ وَبَشَّرَ صَدَقَةً (جس بادشاہ پر اللہ تم
کی عنایت ہوتی ہے) اس کا وزیر سچا خیر خواہ، امانت دار
معتبر کرتا ہے (اور جس بادشاہ پر اللہ تعالیٰ انصاف ہوتا
ہے اس کا وزیر جھوٹا، بے ایمان اور نیک حرام مقرر کرتا ہے)
پھر وہ بادشاہ کو اور اس کی سلطنت کو خاک میں ملا دیتا ہے
جیسے ابن طلحہ معتمد کا وزیر، اور میر صادق ٹیپو سلطان
کا وزیر تھا)۔

أَنْ تَرُدُّ وَالصَّدَاقِ ان کا مہر مشرکوں کو دینا
یعنی جو عورتیں ان کی مسلمانوں کے پاس بھاگ کر آجائیں
اور مسلمان ان سے نکاح کرنا چاہیں۔ یہ حکم آغاز اسلام
میں تھا)۔

مَا مِنْ رَجُلٍ يَصَابُ بِشَيْءٍ قَصْدًا قَبْلَ
أَلَّا سَأَلَهُ بِهَا دَرَجَةً جس شخص کو دوسرا شخص کچھ گنہگار
پہنچائے وہ دیت نہ لے بلکہ معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ
اس کے بدلے قیامت کے دن اس کا ایک درجہ بلند
کرے گا۔

لَقِيَ الْعَدُوَّ وَفَقَّصَهُ قِ دُشمن سے ٹھہر ہوئی پھر
سچا رہا (جھاگا نہیں، بلکہ لڑا اور صبر کیا، یہاں تک کہ

لغات الحدیث
ار گیا۔
مسابی نے
کر رہے
داد آپ
دکھایا آپ
کہ خواب میں
بہتر ہے۔
کرتے دیکھے
اللہ
لوگ آپ کو
اد مصدق
و ثبو
المنه
لعمون کی آیت
حدیث میں متفق
میں متشابہا
احسن
فہل
اس سے پہلے
صادق آیا ہے
قصیدہ
کام کر لے
قد جعل
م کو وہ دیا جو
وما احسن
میں نہیں ہوئی
مصدقہ
اد بقول

مار گیا۔

صَدِّقُ سَوْيَاكَ فَتَسْجَدَا عَلَى جَبْهَتِهِ (ایک صحابی نے خواب میں دیکھا کہ وہ آل حضرت کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا کہ اپنا خواب سچا کر! (ادار آپ لیٹ گئے) انہوں نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا دگوا آپ کعبہ کی طرح ٹھہرے۔ اس حدیث سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ خواب میں اگر کوئی نیک کام کرتا ہو دیکھے، تو اس کا پورا کرنا بہتر ہے۔ جیسے عبادت یا خیرات یا کسی نیک شخص سے ملاقات کرنے دیکھے۔)

الْمَصَادِقُ الْمَصْدُوقُ ہے اور سچے کے گئے دینی لوگ آپ کو سچا کہتے ہیں تو صادق وہ جو اپنی باتوں میں سچا ہو اور مصدوق وہ جس کی صداقت کو لوگ تسلیم کر لیں۔
وَتَوَابُ الصِّدْقِ اور اچھا نیک بدلہ۔
الْمُتَشَابِهَاتُ يَصْدَقُ بَعْضُهُ بَعْضًا ایک مضمون کی آیتیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں (اس حدیث میں متشابہات سے ہم مضمون آیتیں مراد ہیں ذکر نوکی معنی متشابہات کے لغوی معنی متعلقہ باب میں گزر چکے۔)
اَكْتَنَمْتُمْ مُمَيِّدِيَّ کیا تم مجھ کو سچا سمجھنے والے تھے۔
فَهَلْ اَنْتُمْ صَادِقُوْنِ اس کا ترجمہ بھی دوسری جہاں سے پہلے جملہ کا لکھا گیا ہے (ایک روایت میں لفظ مَيَّادِي آیا ہے۔)

فَيَصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكُحُهَا اس کا ہر مقرر کر کے اس سے کاح کر لے۔

قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ اللہ تعالیٰ نے تم کو وہ دیا جو خیرات کر سکتے ہو۔
وَمَا أَحْسَنُهَا إِلَّا صَدَقَ میں سمجھتا ہوں کہ ان سے سلی نہیں ہوئی، انہوں نے شکیک کہا (مبجولے جیسے نہیں)۔
مَصْدَقُهُ اس کی دلیل یا جس پر وہ صادق آئے۔
أَوْ يَقُولُ إِنِّي عَابَسْتُ إِنْ كُنْتُ صَادِقًا اگر تو سچا

مسلمان پیغمبر کا تابعدار ہے تو آپ کے طریق پر چل، ابن عباس کے قول کو چھوڑ۔

صَدِّقُوا وَكُنُوا انہوں نے کچھ سچ کہا کچھ جھوٹ اس میں سچے ہیں کہ آل حضرت نے طواف میں رمل کیا۔ لیکن رمل کرنا ہمیشہ کے لئے سنت ہے یہ غلط ہے۔ اسی طرح اس میں سچے ہیں کہ آل حضرت نے سوار ہو کر طواف کیا، لیکن یہ غلط ہے کہ سوار ہو کر طواف کرنا افضل ہے بلکہ آل حضرت نے مذکر کی وجہ سے ایسا کیا تھا میں کہتا ہوں کہ جہود علماء کا یہ قول ہے کہ رمل ہمیشہ کے لئے سنت ہے، یعنی پہلے تین پھیروں میں۔

صَدَّقَ اللَّهُ وَعْدًا اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا (اسلام کو غلبہ دیا اور مکر فرخ کرادیا)۔

فَالْفَاحِشُ يَصْدَقُ ذَلِكَ وَيَكْذِبُ خُرْمٌ گناہی کی نیت کو سچا کرتی ہے یا جھوٹا کرتی ہے (یعنی جب غیر محرم نے عورت کو دیکھا تو یہ دیکھنا زنا کا حکم رکھتا ہے۔ اگر اس عورت پر قدرت ہو کہ اس سے زنا کیا، اور جو قابو پا کر زنا سے بچا رہا تو یہ دیکھنا زنا کے حکم میں نہ ہوگا۔ بعض نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی آدمی نے غیر عورت کو دیکھا تو یہ دیکھنا اگر نظر بد سے ہے تو سخت گناہ ہے اور اگر بد نظری سے نہیں تو گنہگار نہ ہوگا اور اس کی پہچان شرمگاہ سے ہوتی ہے اگر دیکھنے وقت ذکر کو متشابہ ہو اور شہوت پیدا ہو تو اسی حالت نظر بد کی دلیل ہے۔ اور اگر انتشار اور جنسی خواہش پیدا نہ ہو تو اسی صورت نظر بد کی نفی کرتی ہے۔)

الْتَدَقَةُ مَاذَا قَالَ أَضْعَافُ مُضَاعَفَةٍ خَيْرٌ کیا ہے، فرمایا وہ گئے تین گئے لینا (ایک دے کر دس لینا ہے)۔
تَصَدَّقَ رَجُلٌ بِالْقُرْآنِ ایک شخص (روپیوں کی) خیرات کرے۔

أَعْطَاهُ مِنَ الصَّدَقَةِ اس کو زکوٰۃ کے جانوروں میں سے دیا (حالانکہ زکوٰۃ بنی آسم پر حرام ہے اور احتمال ہے کہ زبیح سلم کے عوض دیا ہو)۔

من

زل

رے

سدق

نہیں

پیر

جانے

ابرموتا

اللہ تعالیٰ

انت دا

سہ ہوتا

نزد کرنا

ادیتا

سلطان

کو دین

کرنا

نہیں

اللہ تعالیٰ

بلیت

پڑھتی

ان تک

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَدَقَ قَوْلُكَ ذَبْتُ مِيرَاسِي
سچا اور جھوٹا دونوں آتے ہیں یعنی کوئی بات میری سچی نہیں ہے
کوئی جھوٹی۔ یہ ابن قتیبہ نے آنحضرت سے کہا۔

أَشَدُّ مِنَ السَّيِّئِ أَنْ يَدَّ مِرْصَدًا يَصَدَّقُ
يُخْفِيهَا۔ ہو اسے بھی زیادہ سخت وہ آدمی ہے جو خیرات کر کے
اس کو چھپائے رکھے (اپنے آپ کو خیر مشہور نہ کرے۔ انسان ہوا
اور آگ اور پانی اور خاک سے بنا ہے۔ اور خاک کی طبیعت قبض
ہے مگر جب خیرات دی تو قبض ٹوٹا اور کشادگی کا صدور ہوا گویا
خاک کو مغلوب کیا۔ اور ہوا کی خاصیت پھیلنا ہے مگر جب خیرات
کو پوشیدہ رکھا تو گویا ہوا کو بھی مغلوب کیا۔)

هُوَ مِنْ عِلْمِهَا صَدَقَ قَوْلُهُ۔ یہ ہے اس شخص کی طرف سے
ہے جس کو ہدیہ دیا گیا تھا (یعنی اگر کسی فقیر کو کوئی شخص صدقہ دے
اور وہ کسی امیر کو ہدیہ کے طور پر اپنی جانب سے پیش کرے تو امیر
کے لئے اس کا لینا درست ہے۔)

هُوَ لَهَا صَدَقَ قَوْلُهُ لَنَا هَذِهِ۔ یہ گوشت تبریرہ کو
تو صدقہ میں ملتا تھا اور ہم کو تبریرہ رضی کی طرف سے ہدیہ ہے (ہم
اس کو کھا سکتے ہیں۔)

إِسْتَفْعَى عَبْدُكَ وَصَدَّقَ رَسُولُكَ۔ اپنے بندے
کو چنگا کر دے اور اپنے پیغمبر کو سچا کر جس نے تندرستی کا وعدہ
کیا یا اس کے لئے دعا کی۔)

لَا تَقْتَصِدْ فِي الْمُسْرَةِ فِي حَبْوَتِهِ بِدَارِهِمْ
خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَقْتَصِدَ قَبِيلًا عِنْدَ مَوْتِهِ۔ اگر
آدمی اپنی زندگی میں (بجالت تندرستی ایک روپیہ خیرات کرے
تو یہ مرتے وقت سو روپے خیرات کرنے سے بہتر ہے (یعنی تندرستی
میں ایک روپیہ خیرات کرنے کا ثواب اس سے زیادہ ہے کہ
جتنا مرتے وقت سو روپے خیرات کرے گا۔ کیونکہ مرتے وقت
تو آدمی سمجھتا ہے کہ اب مال و مناع میرے کام نہیں آسکتا اور
سب کچھ جھوڑ کر زندگی ختم کر رہا ہوں تو ایسی حالت میں مال
کی محبت نہیں رہتی۔ برخلاف تندرستی کے کہ اُس وقت مال

بہت عزیز ہوتا ہے۔)

يَحْرُمُ الصَّدَقَةُ مُطْلَقًا عَلَى النَّبِيِّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ
پر ہر طرح کا صدقہ (فرض زکوٰۃ ہو یا نفل صدقہ) سب حرام تھا
(اور بنی ہاشم پر صرف فرض زکوٰۃ حرام ہے لیکن نفل صدقہ لینا
درست ہے۔)

میں کہتا ہوں بعض علماء نے اس زمانہ میں بنی ہاشم کو
فرض زکوٰۃ کا لینا درست رکھا ہے، کیونکہ اب بیت المال نہیں
جس سے ان کی خبر گیری کی جائے، پہلے تو ان کے لئے خمس
ال غنیمت میں سے مقرر تھا تو وہ زکوٰۃ کے محتاج نہ تھے لیکن اکثر
علماء کا یہ قول ہے کہ اب بھی فرض زکوٰۃ ان پر حرام ہے۔

مَنْ قَالَ تَعَالَى أَقَامَ مِرْكًا فَلَيْتَ صَدَقَ فِي جَنَحِ
نے دوسرے سے کہا آؤ ہم تم جو اکھیلیں تو وہ دتوبہ کر لے اور
کچھ خیرات کرے (جو ہو سکے تاکہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے
بعضوں نے کہا کہ اتنا ہی مال خیرات کرے کہ جس قدر مال کا
وہ جو اکھیلنے والا تھا۔)

أَلْقَيْتُ فِي مُنْجِيٍّ وَكَذَبْتُ بِهَذَا۔ سچ آدمی کو
نجات دلاتا ہے اور جھوٹ تباہ کرتا ہے۔

أَلْقَيْتُ فِي يَمِينِي إِلَى السَّيْرِ سچائی نیکی کی طرف
لے جاتی ہے۔

هَبْهُ التَّوَجُّلَ عَلَى أَهْلِهِ صَدَقَ قَوْلُهُ آدَى ابْنِ
والوں کو کچھ دے تو اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا۔

أَفْقَلُ الصَّدَقَةِ جَهْدُ الْمُقِلِّ۔ بڑا ثواب اُس
خیرات میں جو نادار شخص محنت مزدوری کر کے خیرات کرے
دحتاج کی ایک دھڑی امیر آدمی کے ہزار روپے سے افضل ہے
جیسے کہ انجیل مقدس میں ہے۔)

كُنُوا مَعَ الصَّادِقِينَ عَنِ الْبَاقِي كُنُوا مَعَ
آلِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ السَّيِّئِينَ آتَتْهُ قَالَ الصَّادِقُ قَوْلُهُ
الْكَافِرِينَ۔ امام محمد باقر نے فرمایا اس آیت کو نواسع الصالحین
کی تفسیر میں کہ حضرت محمد صلعم کی آل کے ساتھ رہو ورنہ ان کی نفی

کرو، ان سے محبت رکھو۔ اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ
"صَادِقِینَ" سے مراد ائمہ اثنا عشر علیہم السلام ہیں۔

صَادِقُ الْوَعْدِ۔ وعدے کے سچے حضرت اسماعیلؑ
تھے (امام رضاؑ نے فرمایا) انھوں نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ
میں فلاں مقام پر تجھ سے ملوں گا تو ایک سال تک وہیں ٹھہرے
رہے۔)

هُوَ اللَّهُ الرَّبُّ الَّذِي لَا يَدْخُلُ بَيْتَ صَدِّيقِهِ فَيَاكُلُ
بِغَيْرِ إِذْنِهِ۔ (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا) اَوْصِدِّيقُكُمْ کی
تفسیر میں فرمایا کہ، کوئی آدمی اپنے دوست کے گھر میں چلا جائے اور
اس کی اجازت کے بغیر اس کا کھانا کھالے۔

قَاطِمَةُ صِدِّيقَةٍ لَمْ يَكُنْ يَغْسِيْهَا إِلَّا صِدِّيقٌ
حضرت فاطمہؑ مدتیقہ ہیں (حضرت مریمؑ کی طرح ان کو بھی اللہ
تعالیٰ نے مدتیقہ فرمایا) ان کو غسل دہی دیں گے جو مدتیقہ ہیں
(یعنی حضرت علیؑ رضی اللہ عنہوں نے ہی حضرت فاطمہؑ کو غسل دیکر
راؤں رات ہی دفن کر دیا)۔

صَادِق۔ لقب ہے امام جعفر بن محمدؑ کا، وجہ ان کے
کمال صدق اور سچائی کے۔ امام مالکؑ اور بڑے بڑے اکابر ائمہ
حدیث نے آپ سے روایت کی ہے اور بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر
مقبول ہے کہ انھوں نے امام جعفر صادقؑ سے روایت نہیں کی اور
مروان وغیرہ سے روایت کی جو اعدائے اہل بیت علیہم السلام
تھے۔ امام بخاریؑ نے ان کے باب میں یحییٰ بن سعید قطان کے
قول پر اعتماد کیا جو کہتے تھے میرے دل میں امام جعفر صادقؑ کی
طرف سے کچھ شبہ ہے اور مجاہد بن سعید ان سے زیادہ مجھ کو
سند میں حلال کہ یہ قول یحییٰ کا باطل اور بھلہ نزغات شیطانی
سے ہے، گجرا امام جعفر صادقؑ اور مجاہد بن سعیدؑ پر نسبت
مالک راہ عالم پاکؑ "ہزاروں مجاہد امام جعفر صادقؑ پر سے
صدق ہیں۔ جب یحییٰ نے یہ بات کہی تو ایک شخص نے ان سے
کہا اگر کو فرمیں تم ایسی بات منہ سے نکالتے تو تم پر خوب جوتے
ہوتے۔ ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ امام بخاریؑ کو امام جعفر

صادق علیہ السلام کی ثقاہت میں کوئی شبہ نہیں لیکن ان کو
امام جعفر صادقؑ کی روایتیں صحیح طریق سے نہیں پہنچیں اس لئے
انھوں نے نہیں نکالیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تو جیسے بالکل غلط
ہے اس لئے کہ امام بخاریؑ کو امام مالکؑ کی روایتیں کئی صحیح
طریقوں سے مثلاً قتیبہ اور ترمذی اور اسماعیل بن ابی ادیس اور
معن اور قنبلہ اور یحییٰ بن یحییٰ کے ذریعہ سے پہنچی ہیں اور امام
مالکؑ امام جعفر صادقؑ رضی اللہ عنہ سے بلا واسطہ روایت کرتے ہیں اور
اللہ تعالیٰ مغفرت کرے امام بخاریؑ کی جو علم حدیث کے بڑے
پیشوا تھے گو ان سے اس باب میں ایک غلطی ہوئی مگر یہ غلطی ان
کے دوسرے فضائل اور مناقب اور وفور علم اور تبحر فی الحدیث
کے سامنے کچھ قابل لحاظ نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے انھیں کی ہمت
مردانہ سے آج تک علم حدیث کو باسناد صحیح متصل قائم رکھا
ہے اور جیسے وہ حدیث میں تمام مومنین کے سردار تھے ویسے ہی
فقہ اور استنباط مسائل میں بھی طاق اور بے نظیر تھے، غفر اللہ
لنا ولہ۔)

فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ
تَصَدَّقَ آمِنُ الْمُؤْمِنِينَ بِخَاتَمِهِ وَتَرَكْتُ بَوَاقِيَهُ
آجِي مِنَ الْقُرْآنِ۔ ذی الحجہ کی چوبیس تاریخ کو حضرت علیؑ
نے اپنی انگوٹھی (عین مالیت نمازیں) خیرات کر دی۔ اور
قرآن شریف میں آپ کے ولی ہونے کا ذکر اُترا دیکھنی یہ
آیت اَنَّمَا وَلِيَّكُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا
اکثر مفسرین نے وَالَّذِينَ آمَنُوا سے جناب امیر کو مراد لیا
ہے اور اسی قصہ کو ذکر کیا ہے۔ اگرچہ اس کی سند ضعیف ہے
اسی طرح آیت فَاِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ
الْمُؤْمِنِينَ میں "صالح المؤمنین" سے حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کو
مراد لیا ہے اور آپ کا ولی اور مولیٰ ہونا بالاتفاق مسلم ہے
صحیح حدیث میں ہے من كنت مولاه فعلى مولاه اور
حضرت عمرؓ نے آپ سے کہا تھا هُنَالِكَ يَا ابْنَ اَبِي طَالِبٍ
اصبحت مولی کل مؤمن ومؤمنة۔ مگر مولیٰ اور ولی کے

معنی لغت عربی میں کئی آتے ہیں اس لئے یہ لفظ آپ کی خلافت ماضی کے لئے نص نہیں ہو سکتا بلکہ بر تقدیر تسلیم آپ کی خلافت کی صحت نکلے گی اور اس میں کسی کو کلام نہیں کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد اپنے زمانہ میں خلیفہ اور امام برحق تھے۔

صَدَّقَ دُفًّیْ مشہور ہے برضمتہ صادق۔

صَدُّوا مَارَنَا وَذُحْکِلْنَا سخت تکلیف پہنچانا۔

مُصَادَمَةٌ مارنا، دھکا دینا، لڑ جانا۔

الْمَقْبُولُ عِنْدَ الصَّدِّ مِمَّا الْأَوَّلَى مبروہ ہے کہ صدر ہوتے ہی (یعنی اس کے شروع میں) صبر کرے (دور نہ روپیٹ کر) مزب رزپا کر تو سب ہی کو صبر آجاتا ہے اور اس کی کوئی تھنیلٹ نہیں) (نہایت میں ہے)۔

صَدِّقٌ کہتے ہیں ایک سخت چیز کو دوسری سخت چیز سے (مارنا)۔

صَدِّقٌ ایک بار کسی سخت چیز سے کسی دوسری چیز کے متصادم ہونے کو کہتے ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ جبر و فترہ یہ لفظ ہر اس رنج اور تکلیف کے لئے استعمال ہونے لگا جو فترہ پہنچے۔

خَرَجَ حَتَّى أَفْتَقَ مِنَ الصَّدِّ مَتْنٌ۔ آپ نیلے یہاں تک کہ وادی کے دونوں کناروں سے پار ہو گئے (دونوں کناروں کو حد متین کہا گیا کہ ایک دوسرے کے مقابل ہوتے ہیں) اِنِّي قَدْ وَفَّقْتُكَ الْيَعْنَاقِيْنَ صَدِّقٌ مَتْنٌ فِيمَا اِلَيْهِمَا (عبداللہ بن مروان نے قحاج ظالم کو لکھا کہ میں نے تجھ کو دونوں عراق (عرب اور عراق عجم) کی حکومت ایکبارگی دی، تو ان ملکوں کو روانہ ہو)۔

مَنْ ذَكَرَ الصَّبِيَّةَ فَقَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ سَاجِدُونَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ اجِرْنِيْ عَلَى مُصِيبَتِيْ وَاخْلُفْ عَلَيَّ اَفْضَلَ مِنْهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ مَا كَانَ لَهُ اَوَّلَ صَدْمَةٍ جَوْفَى مصیبت کی بات کو یاد کر کے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ

لَقَدْ رَپَّ اَلْعَالَمِيْنَ کہے اور اس طرح دعا کرے کہ اے اللہ! جو اس مصیبت پر اپنی پناہ میں رکھ اور اس کا بہتر بدل مجھ کو عنایت فرما، تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا شروع حد میں جب یہ مصیبت ہوئی تھی صبر کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

صَدِّقٌ تالی بجانا۔

صَدِّقٌ پیاسا ہونا، لمبا ہونا۔

تَصَدَّقَ تالی بجانا۔

مُصَادَاةٌ ظاہر داری کرنا، خاطر داری، چھپانا، معارضہ کرنا، عقل دوڑانا۔

اَصْدَاءُ مرجانا، لوٹ کر آواز دینا (جس طرح پیٹ یا گندہ سے صدائے بازگشت آتی ہے)۔

تَصَدَّقَ متعرض ہونا، منتظر ہونا، انتظار میں رہنا کسی کام کا قصد کرنا۔

صَدَّائِ وہ آواز جو پہاڑ یا گندہ میں سے لوٹ کر آتی ہے۔ تَجَعَّلَ التَّجَعَّلَ بِتَصَدَّقَ لِسَ شَوْلِ اللّٰهِ صَلَاحُ لِيَا مَرْكَدًا بِقَتْلِهِ۔ وہ شخص اس حضرت صلح کی طرف دیکھنے لگا اس انتظار میں کہ آپ اس کے مار ڈالنے کا حکم دیں۔

كَانَ وَاللّٰهُ بَشَرًا اَيُّهَا اَصْدَاؤِيْ عَوْبَدُ (ابن عباس نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک اور پیہر کا شخص تھے مگر ان کا غصہ تم نہیں سکتا تھا (آپ کے مزاج میں ذرا تیزی اور حدت تھی، کیونکہ آپ دُبلے پتلے صفراوی مزاج کے آدمی تھے، مگر یہ تیزی تھوڑی دیر کے لئے ہوتی۔ آپ کا دل ان کی طرح صاف تھا)۔

ایک روایت میں كَانَ يُصَادَى مِنْهُ غَوْبٌ یعنی آپ کی تیزی ذرا سی نرمی اور مدارات سے جاتی رہتی (جیسے آپ سرخ انصاف تھے ویسے ہی سرخ الرجوع تھے یعنی بہت ہی جلد راضی ہو جاتے اور ان کیل میں ذرا بھی انصاف اور ملال باقی نہیں رہتا۔ مومنوں کی یہی خصلت ہے اور آپ میں رنجش اور عداوت رکھنا نفاق کی علامت ہے۔ جب حضرت

عَلَى وَدُونِي جَنْدَلٌ وَصَفَاحٌ
لَسَلَّمْتُ تَسْلِيمًا أَلْبَسَ شَاةَ أَوْفَا
إِلَيْهَا صَدَّيْ تَيْنِ جَانِبِ الْقَابِ صَاحِ

یعنی اگر لیلی مجھ کو سلام کرے اور مجھ پر بڑے بڑے پتھر اور چٹانیں پڑی ہوں، تو میں بھی خوشی سے اس کو سلام کروں، یا میری قبر سے ایک آواز لوٹ کر اس کے سلام کا جواب دے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک مدت کے بعد لیلی کا خاوند اس کو لے کر قوبہ کی قبر پر سے گزرا اور کہنے لگا کہ یہ جو ہے قوبہ کی قبر ہے، تجھ کو خدا کا واسطہ بھلا تو اس کو سلام کر کے تو دیکھ وہ جواب دیتا ہے یا نہیں؟ لیلی نے کہا، اب جانے بھی دو، وہ مر گیا، گسیا گزرا، ہو گیا.... لیکن اُس کے شوہر نے لیلی کو مجبور کیا اور کہا کہ اس وقت ضرور سلام کرنا چاہئے۔ ناچار لیلی مجبور ہو کر اس کی قبر پر گئی، سلام کیا، قبر کی ایک جانب سو گئی گھاس کا ایک ڈھیر تھا، اس میں سے ایک پرندہ نکلا اور اُس نے ایک آواز نکالی۔ اس آواز کو سن کر لیلی کا اونٹ بگڑا اور لیلی گردن کے بل نیچے گری اور مر گئی بالآخر قوبہ کی قبر کے پاس اس کو بھی دفن کر دیا گیا اس قصبہ کو شیخ جمال الدین سیوطی نے بھی نقل کیا ہے۔

باب الصَّادُ مَعَ الرَّاءِ

صَوَّبَ. کھانا، وہی بنانا، قبض کرنا، روک رکھنا اور
کو (یعنی دودھ دوہنے کی وجہ سے جو تھنوں میں جمع ہو جاتا ہے)۔

صَوَّبَ. جمع ہونا۔

صَوَّبَ. گوند کھانا۔ وہی پینا۔

إِصْطَرَّابٌ. دینا۔

إِصْطَرَّابٌ. وہی بنانے کے لئے دودھ کو جمع کرنا۔

إِصْطَرَّابٌ. چکنا ہونا۔

صَوَّبَ اور صَوَّبَ. کھانا دودھ اور لال گوند جیسے

صَوَّبَ (ہے)۔

صَوَّبَ. غریب عربوں کے چھوٹے چھوٹے گھر۔

ابو بکرؓ اپنی خلافت کے زمانے میں جناب امیر اور بنی ہاشم کے پاس گئے تو جناب امیر نے کہا ہم کو تمہاری فضیلت اور قدیمیت اسلام سے ہرگز انکار نہیں ہے مگر تقررِ خلیفہ کے وقت ہم سے بھی مشورہ لے لینا مناسب تھا چونکہ ہم لوگ آلِ حضرت کے رشتہ دار ہیں۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور جواب میں ارشاد فرماتے گئے، خدا کی قسم آں حضرت کے رشتہ داروں کا مجھ کو اپنے رشتہ داروں سے زیادہ خیال ہے اور اگر تم کہو تو میں اپنے آپ کو منزل کے دیتا ہوں اور تم سے بیعت کرنا ہولناک ہے و جناب امیر نے عرض کیا کہ ہرگز نہیں، اور آج بعد ظہر میں مسجد میں آپ سے ملوں گا۔ چنانچہ ظہر کے بعد تمام بنی ہاشم کو اپنے ہمراہ لے کر مسجد میں حاضر ہوئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ جناب امیر پر مشورہ میں شریک رہ کر برابر تعاون کرتے رہے۔ جو لوگ ان پاکبازانیک دل اور خدا ترس بزرگوں کو نفاق اور کینہ سے متہم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو نیک ہدایت فرمائے۔ ایسے لوگ دراصل اسلام اور معاویہؓ اسلام کو مخالفین اسلام کی نظروں میں ذلیل کرتے ہیں)۔

كَثَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَوَّادِي. تم قیامت کے دن پیاسے آدے کے ایک تومید ان مشرکی گری دوسرے پیاس تیرے اس دن کی درازی، اللہ ہی مددگار ہے وہی مہربانی کرنے والا ہے)۔

أَصَمَّ اللَّهُ صَدَّالًا. (حجاج مردود نے حضرت انسؓ سے کہا، اللہ تیری آواز بہری کر دے تو جواب نہ دے سکے، یعنی تو ملاک ہو جائے کچھ نہ سنئے۔ (مگر بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ اللہ تیرا داغ بہرہ کر دے یا تیرا کان)۔ صَدَّالٌ. نراؤ کو بھی کہتے ہیں۔ (یعنی نون کو)۔ کہتے ہیں کہ قوبہ بن حمیر لیلیٰ اخیلیہ پر عاشق تھا اُس نے

عزیمت میں یہ شعر کہا،
وَلَوْ أَنَّ لِي الْاَخِيلِيَّةَ سَلَّمْتُ

هَلْ تَنْجِيْ اِيْلَافٍ وَ اَمِيَّةٍ اَعْيُنُهَا وَاذْ اَنْهَآ
فَتَجِدُ عَ هٰذِيْكَ فَتَقُوْلُ صَرَبِيْ. جب تیرے (ہاں) اذ
پیدا ہوتے ہیں تو ان کی آنکھیں اور کان سالم ہوتے ہیں، پھر تو
ان کے کان کاٹتا ہے اور کہتا ہے یہ ”صَرَبِي“ ہے۔ یعنی اس کا
دودھ دوا نہیں جاتا۔ عرب لوگوں میں رسم تھی کہ جس اوتنی کے
کان چیرتے یا کرتے تو اس کا دودھ نہیں دیتے مگر صرف مہاتوں
کے لئے۔

فَيَأْتِي بِالْقَرْبَةِ مِنَ الدِّينِ. پھر وہ کٹا دودھ لیکر آئے۔
جَاءَ بِصَرَبَةٍ تَسْرُوْنِي الْوَجْهَ مِنْ حُمُو صَرَبَتِهَا.
ایسا کٹا دودھ لے کر آیا جس کی کٹاس سے تو منہ پھراتا ہے۔

صَارُوجٌ. جونا، گج۔

صَرَاحُ الْخَوْضِ. حوض پر چونا لگایا، گچی سے بنایا۔

صَرَاحٌ. بیان کرنا ظاہر کرنا۔

صَرَاحَةٌ. اور صَرُوحَةٌ. بیان کرنا، صاف صاف
کہنا، صاف ہونا، خالص ہونا۔

تَصْرِیحٌ. صراحت سے کہہ دینا، کھول کر بیان کرنا اور
تَعْرِيفٌ کی مندر ہے۔ جس کے معنی اشارے، کنایے اور استعار
میں کسی بات کو بیان کرنے کے ہیں۔

مُصَادَحَةٌ. اور صَرَاحٌ اور صَرَاحٌ۔ پکار کر کہنا
رُو دُرُودُ کہنا (یعنی بالمشافہ اور بالموافہ بات کرنا)۔

إِصْرَاحٌ. صاف کہنا۔

إِنْفِصَاحٌ. کھل مانا۔

صَرَاحٌ اور صَرَاحٌ اور صَرَاحٌ. خالص اور
بے آمیزش۔

صَرَاحِيَّةٌ. شراب کا ایک برتن ہے۔

صَرَاحٌ. محل اور ہر عالی شان عمارت کو کہتے ہیں۔

صَرَاحَةُ الدِّمَا. مکان کا صحن۔

ذَاكَ صَرِيحٌ الْإِيْمَانِ. دل میں یہ دوسو سے آنا تو
خالص ایمان ہے (یعنی جب کوئی اپنے ایمان میں مخلص اور پکا

ہوتا ہے تو شیطان اس کے ایمان کو متزلزل کرنے اور ریب میں مبتلا
کرنے کے لئے اس کے دل میں دوسو سے ڈالتا ہے۔ اور یہ اس
بات کی دلیل ہے کہ ایسا شخص اپنے ایمان اور اعتقاد میں کامل
اور شخص ایمان ہواں کھول میں شیطان کیوں سے ڈالنے لگا وہ شیطان کا ہم عقیدہ
دَعَا هَآئِلَ شَاخٍ حَاطِلٍ فَتَحَلَّيْتُ لَهُ بِصَرِيحٍ صَرِيحٍ
الشَّخِصِ مُزِيْبٍ. ایک باغج بکری کو بلایا وہ دودھ دینے لگی،
اس کے تھن سے خالص دودھ نکلا جس پر پھین تھا۔

مَتَى يَحِلُّ شَرَاءُ النَّخْلِ قَالَ حِينَ يُقْصَرُحُ. ابن
عباس نے دریافت کیا گیا کہ (کھجور کا خریدنا کب درست ہے؟
انہوں نے بتایا جب اس کی شیرینی تلخی سے کھل جائے (یعنی
وہ پختے پر آجائے۔ خطاب نے کہا صحیح یَقْصَرُحُ ہے۔ اس کا
ذکر آگے آئے گا)۔

صَرَخَةٌ. جھج، زور کی آواز اور اذان کو بھی کہتے ہیں۔

صَرَاحٌ اور صَرَاحٌ. چٹانا، فریاد کرنا، پکارنا۔

إِصْرَاحٌ. فریاد کرنا، مدد کرنا۔

إِسْتِصْرَاحٌ. فریاد کرنا مدد چاہنا۔

إِصْطِرَاحٌ. فریاد کرنا۔

صَرَاحٌ. فریاد کرنے والا، فریاد رس اور مُرَغ۔

كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ إِذَا سَمِعَ صَوْتِ الْقَارِيحِ
آں حضرت تہجد کی نماز کے لئے اس وقت اُٹھتے جب مُرَغ کی

بانگ سنتے (وہ اکثر دو بجے رات سے بانگ دینا شروع کرتا ہے)
أَنَّهُ السُّتُورُحُ عَلَى أَمْرٍ آتٍ. حضرت عبداللہ بن

عمر بن کو (اُن کی بیوی صفیہ) کے انتقال کی خبر دی گئی، یا اُن
کی سخت بیماری کی۔

فَلَمَّا جَاءَهُمْ صَوْتُ السُّتُورُحِ خَدَّجُوا الْبُيُوتَ
انہوں نے جب فریاد کرنے والے کی آواز سنی تو اس کی طرف

چلے (یعنی کفار قرش اپنے قافلہ کی امداد کے لئے)۔

لَا صَرَاحَ فِي تَوَجُّعٍ يَوْمَئِذٍ كَمَا كَانُوا
يَا صَرِيحُ السُّتُورُحِ خَيْرٌ. اے فریاد کرنے والوں

کی سخت بیماری کی۔

لَا صَرَاحَ فِي تَوَجُّعٍ يَوْمَئِذٍ كَمَا كَانُوا
یَا صَرِيحُ السُّتُورُحِ خَيْرٌ۔ اے فریاد کرنے والوں

کی سخت بیماری کی۔

یَا صَرِيحُ السُّتُورُحِ خَيْرٌ۔ اے فریاد کرنے والوں

کی سخت بیماری کی۔

یَا صَرِيحُ السُّتُورُحِ خَيْرٌ۔ اے فریاد کرنے والوں

کی سخت بیماری کی۔

یَا صَرِيحُ السُّتُورُحِ خَيْرٌ۔ اے فریاد کرنے والوں

کی فریاد مٹنے والے ان کی مدد کرنے والے۔
 الْبُؤْمَةُ الْقَهَائِرَةُ مِنَ الشُّؤْمِ لِلْمَسَافِي جَلَانِے
 والا تو مسافر کے لئے منہموس ہے۔
 صَرْدٌ نافذ کرنا، جاری کرنا، جلانا۔
 صَرْدٌ جلد سردی لگنا، گھوڑے کی پیٹھ لگ جانا، تیر
 خطا ہونا۔

صَرْدٌ قَلْبِي میرا دل ایس ہو گیا۔
 قَصْرِيْدٌ تھوڑا تھوڑا کر کے دینا۔
 صَرْدٌ پہاڑ کا بلند ٹھنڈا مقام (جیسے بُوْدٌ ہے)۔
 صَرْدٌ ایک پرند کا نام ہے جو چڑیوں کا شکار کرتا ہے
 اور عرب اس کو منہموس خیال کرتے ہیں۔

تَحَاتَّ وَرَقُهُ مِنَ الْقَصْرِ يَدًا رَأْرَتِ سے غافل
 لوگوں میں اللہ کی یاد کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے ایک سبز ہرا
 مہرادرخت، اُن درختوں کے درمیان جن کے پتے پالا پڑنے
 سے جھڑ جاتے ہیں ایک روایت میں مِنَ الْجَلْدِ ہے معنی
 وہی ہیں۔

سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَمَّا يَمُوتُ فِي الْبَحْرِ صَرْدًا أَفْقًا
 لَا بَأْسَ بِهِ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا، جو پھیلی
 دریا میں سردی پڑنے سے مر جائے، اس کا کھانا کیسا ہے؟
 انہوں نے فرمایا کچھ قباحت نہیں۔

إِنِّي رَجُلٌ مَقْصَرٌ۔ میں ایسا شخص ہوں جس کو سردی
 جلد لگ جاتی ہے (یعنی سردی کے لئے قوت برداشت نہیں)۔
 مَقْصَرٌ اُس شخص کو بھی کہتے ہیں جو طاقتور ہو سردی
 کی برداشت کر سکے۔ (اس لحاظ سے یہ لفظ اضداد میں سے ہے)۔
 كُنْ يَنْ خُلَ الْجَنَّةِ إِلَّا قَصْرِيْدًا۔ بہشت میں
 تھوڑا تھوڑا کر کے جائے گا (یعنی آہستہ آہستہ کھاتا ہوا)۔
 قَصْرِيْدٌ اصل میں تھوڑا تھوڑا پالنے کو کہتے ہیں جس
 سیر نہ ہو، یا تھوڑا تھوڑا دینے کو۔ راہل عرب کہتے ہیں کہ:
 صَرْدٌ لَهُ الْعَطَاءُ۔ اس کو تھوڑی تھوڑی بخشش دی

يُسْقَوْنَ فِيهَا شَرَابًا غَيْرَ قَصْرِيْدٍ۔ بہشت میں شراب
 پلائی جائے گی (غوب سیر کر کے) نہ یہ کہ تھوڑی تھوڑی۔
 إِنَّهُ نَهَى الْمُحْرِمَ عَنْ قَتْلِ الْقَصْرِ۔ آں حضرتؓ
 نے احرام باندھے ہوئے شخص کو صَرْد کے قتل سے منع کیا۔
 صَرْدٌ (قحط میں ہے کہ) صَرْدٌ ایک پرندہ ہے کہ
 جس کا رنگ سیاہ و سفید ہوتا ہے اور پیٹھ سبز ہوتی ہے اور
 سر اور چونچ ضخامت دار، یہ جانور چڑیوں کا شکار کرتا ہے
 نہایں ہے وہ آدھا سفید ہوتا ہے اور آدھا سیاہ۔ ہندی
 میں اس کو لٹور کہتے ہیں۔

نَهَى عَنْ قَتْلِ أَسْرَاجٍ مِنَ الدَّوَابِّ التَّمَكَّةِ وَ
 التَّخْلُفِ وَالْهَدَايِدِ وَالْقَصْرِ۔ چار جانوروں کے قتل
 سے منع کیا، چوٹی اور شہد کی مکھی اور ہڈ ہڈ اور صَرْد۔ (خطابی
 نے کہا کہ چوٹی سے وہ چوٹا مراد ہے جو بڑا لمبے پاؤں والا ہوتا
 ہے کیونکہ وہ تکلیف نہیں دیتا۔ اور شہد کی مکھی سے تو فائدہ ہے۔
 اس سے شہد اور موم حاصل ہوتا ہے اور ہڈ ہڈ اور صَرْد کا گوشت
 حرام ہے اس لئے ان کے قتل سے منع فرمایا۔ بعض کہتے ہیں کہ
 ہڈ ہڈ کا گوشت بدبودار ہوتا ہے تو جلالہ کی طرح ہوا اور صَرْد کو
 عرب لوگ منہموس سمجھتے ہیں اس لئے اس کو مکروہ سمجھا۔ بعض نے کہا
 یہ اپنے نام کی وجہ سے مکروہ ہے، کیونکہ تقرید کم دینے
 کو کہتے ہیں)۔ (جمع البحرین میں ہے کہ صَرْد حضرت آدمؑ کو
 سرانہ پ سے جدہ تک راستہ بتلاتا لے گیا۔ اور ہڈ ہڈ حضرت
 سلیمانؑ کا قاصد تھا اس لئے ان کے قتل سے منع کیا۔)

دکعب اخبار نے کہا صَرْد مسبحان ربی الاعلیٰ ملا سماء
 وارضہ پکارتا ہے)۔

كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَاجِلًا صَرْدًا لَا يَمُوتُ
 فَرَأَاهُ الْبَحَّازُ۔ امام زین العابدینؑ نے سردی کا تحمل نہیں کرسکتے
 تھے، آپ حجاز کی پوستینوں سے گرم نہیں ہوتے تھے۔
 صَرْدٌ صَح۔ ہوا مقام۔

رَأَيْتُ النَّاسَ فِي أَمَارَةٍ أَيْ بِكُرٍّ جَمْعُ عَوَافِي

صَرَدَحٌ يَنْفُذُ هُمْ الْبَقَرُ وَيُسَمُّهُمْ الْعَوْتُ. حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں میں نے دیکھا، لوگ ایک صاف چکنے اور ہموار میدان میں جمع کئے گئے۔ ان سب پر نگاہ جاتی تھی اور آواز ان کو سنائی جاسکتی تھی۔

صَرَدَحٌ کی جمع صَرَدَحٌ ہے۔

صَرَدَحٌ۔ مادہ کے متن پر تھیلی باندھنا اگر وہ اپنے بچے کو دودھ نہ پلا سکے۔ اور باندھنا، کھڑا کرنا، آواز نکالنا۔

صَرَدَحٌ۔ کان میں جھن جھن کی آواز آنا۔

صَرَدَحٌ الثَّبَاتُ۔ سبزی پر پالا چڑا۔

صَرَدَحٌ۔ سخت سرد ہونا۔

إِصْرًا شَدِيدًا۔ فدا کرنا، قائم رہنا، ہمیشہ کرنا، اعتماد کرنا۔

صَارَ شَاوِسًا۔ جس کا نکاح نہ ہوا ہو یا جس نے حج نہ کیا ہو۔

صَارَ۔ وہ تھیلی یا بند من جو متن پر باندھا جائے تاکہ بچہ دودھ نہ پی سکے۔ (صَارَ اس بلند مقامات کو بھی کہتے ہیں جہاں پانی نہیں چڑھ سکتا)۔

صَارَ شَدِيدًا۔ نالہ، فریاد و مِح، تجلیت کی شدت، تیرش رہی۔

صَارَ شَدِيدًا۔ سخت سردی۔

صَارَ شَدِيدًا۔ تھیلی، ہمیائی (اس کی جمع صَارَدَحٌ ہے)۔

حَتَّى يَمُوتَ صَارِيَةً أَوْ قَلْبًا۔ یہاں تک کہ میں قلم چلنے کی آواز سنوں (یعنی اس مقام پر پہنچا جہاں فرشتے لکھ رہے تھے اور ان کی روائی قلم کی آواز آ رہی تھی)۔

مَا أَصْرَمَنَ اللَّهُ تَعَالَى قَرَأَنَ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً۔ جس نے گناہ سے توبہ کی نادم ہوا اللہ اللہ سے بخشش چاہی تو اس نے اصرار نہیں کیا (یعنی ایسے شخص کو نصیر نہیں کہہ سکتے) گو ایک دن میں وہی گناہ ستر بار کرے۔

وَبَلِّغْ لِلْمُحْسِنِينَ كُنَا۔ اصرار (دائستبار) کرنے والوں کے لئے خرابی ہے اس کی دوسو میں ہیں، ایک توبہ کہ

گناہ کرتا رہے اور ان پر نادم اور شرمندہ نہ ہو، توبہ نہ کرے، دوسرے یہ کہ گناہ کو، اگرچہ وہ کمتر درجہ کا ہو، حقیر سمجھے اور اس کی پرواہ نہ کرے اپنی نیکیوں پر بھولا رہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ صغیرہ گناہ اگر کئی ہوں تو سب بڑے کر گنہگار ہو جاتے ہیں اور ان کا کرنے والا نصیر ہے)۔

لَا صَرَدَحٌ فِي الْإِسْلَامِ۔ اسلام میں اکیلا رہنا، (مجرد رہنا اور نکاح نہ کرنا) نہیں ہے (یعنی کسی مسلمان کو ایسا کہنا درست نہیں کہ میں نکاح نہیں کرتا کیونکہ نکاح کرنا عموماً کا طریقہ ہے اور اس کا ترک کرنا زہانیت اور درویشی ہے جو اسلام میں لغو قرار دی گئی ہے)۔

صَارَ شَدِيدًا۔ اس کو بھی کہتے ہیں جس نے کبھی حج نہ کیا ہو (یہ صَارَ سے ماخوذ ہے بمعنی جس اور منع) بعض نے اس حدیث کا ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ جو شخص حرم کی حد میں کسی کا خون کرے، اس سے قصاص لیا جائے اور اس کا یہ قول قبول نہ ہوگا کہ میں نے کبھی حج نہیں کیا اور حرم کی حرمت سے واقف نہ تھا۔ ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اگر کوئی جسر کر کے حرم کی پناہ لیتا تو اس کو نہ چھڑتے، اگر مقتول کا وارث اس کو حرم میں پکڑ بھی لیتا تو دوسرے لوگ کہتے وہ مردود ہے اس کو مت چھڑ۔ بعض نے کہا ترجمہ یہ ہے کہ اسلام میں حج کرنا ضروری ہے اور حج نہ کرنا اسلام کا طریق نہیں ہے)۔

نَأْتِنِي وَأَمَّا صَارُ بَيْنَ عَيْنَيْكَ وَأَخْرَجْتَ فِيهِ حَبْرًا۔ حضرت جبریل علیہ السلام فرمایا کہ تم میرے پاس کشیدہ رہ کر آتے ہو دونوں آنکھوں کو طائے ہوئے، جیسے مغموم آدمی کا حال ہوتا ہے)۔

لَا يَحِلُّ لِمَنْ جُلِيَ يَوْمُ مَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَحْلُلَ صَارَ أَرْقَاقًا يَغْتَابُ فِيهِ حَبْرًا فَإِنَّهُ خَاشِعٌ أَهْلًا۔ جس شخص کو اللہ پر اور قیامت پر ایمان ہو اس کے لئے یہ درست نہیں کہ کسی اونٹنی کا تھن بندھن مالک کی اجازت کے بغیر کھولے (اس کا دودھ نہ نکالے) کیونکہ وہ

سربند من کے نادر

ہو یا اس

اخلاقی

کو جب

کے پاس

ہی صدقہ

کو لے

میر

اونٹنی یا کوئی

کا دودھ

دھوکا ہوا

مہ

اور اگر صر

نگا

تھی۔

آخیر

رکھا ہے اس

میں شریعت

آفتاد

قیدی کو عتدا

کے ہاتھ گردن

میں تو میں قتل

انکے

ہوئے ہو کا

حتیٰ

آئے (صرار ایک

سے اور فرین لے نہ کیا نے میں لایہ قیل سے بسم وارث مردہ امین (حضرت رہ کر آدمی لایہ قیل لایہ قیل ان مالک کہ وہ

سربند من گویا مالک کی قبر ہے داد کسی کی قبر توڑنا بغیر اس کی اجازت کے نادرست ہے) عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

نَافَقَةٌ مَقْتَدِرَةٌ - وہ اونٹنی جس کے تنوں پر تھیلی چڑھی ہو یا سربند من ہو۔

وَقُلْتُ حُذُّوْهَا هَذِهِ صَدَقَاتُكُمْ بِمَقْتَدِرَةٍ
اَخْلَا ذَهَابًا مِّنْكُمْ - مالک بن نویرہ نے اپنی قوم کے لوگوں کو جب انھوں نے زکوٰۃ کے جانور نکالے اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس بھیجا چا ا تو ان کو روکا اور یہ شعر پڑھا یہ تمہارے ہی صدقہ ہیں ان کو لے لو، ان کے من بندے ہوئے ہیں جو کھولے نہیں گئے۔

مِنْ اَشْتَرَى مَقْتَرًا - جو شخص بکری یا گائے یا اونٹنی یا کوئی دودھ کا جانور ایسا خریدے جس کے مالک نے اس کا دودھ روک رکھا ہو کسی دن تک نہ دودھ ہو تو تاکہ خریدار کو دھوکا ہو اور وہ گراں قیمت پر خریدے۔

مَقْتَرًا - اگر مَقْتَرًا سے ماخوذ ہے تو اسی باب سے ہے اور اگر مَقْتَرًا سے ماخوذ ہے تو اس کا ذکر آئندہ آ رہا ہے۔
ثَكَاذٌ مِّنْ مَّقْتَرٍ - بھر کر پھٹ جانے کے قریب تھی۔

اَخْرَجَا مَا تَصَيَّرَا - تم نے جو اپنے دل میں جوڑ رکھا ہے اس کو نکالو یعنی جو دل میں ہے وہ کہو (ایک روایت میں تَصَيَّرَا ہے جو تم چپکے چپکے کر رہے تھے)۔

اَمَّا وَهُوَ مَقْتَدِرٌ كَلَّا - (عبد اللہ بن عامر نے ایک قیدی کو عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا کہ اس کو قتل کریں، اس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا) اس حالت میں تو میں قتل نہ کروں گا۔

اَلَا تَكُنْ مَقْتَرًا رُّوْنًا مَّحْسُوسًا - تم تو بندھے ہوئے ہو کاشا لگے ہوئے۔ (یعنی بچل ہو)۔

حَتَّى اَسْتَبَا صَرَاسًا اِيْهَانًا - "صرار" پر آئے (صرار ایک پُرانا کنواں تھا مدینہ سے تین میل دور عراق کے

راستے پر)۔

تَهْلِي عَمَّا قَتَلَهُ الْقَصْرُ مِنَ الْحِجَرِ - جس ٹڈی کو سردی نے مار ڈالا ہو اس کے کھانے سے منع فرمایا۔

اِطْلَعَ عَلَى ابْنِ الْحُسَيْنِ وَاَنَا اَنْتِفُصًا
امام زین العابدینؑ نے مجھ کو جہانکما میں "بصر" کے پُر کھٹیر رہا تھا۔

صَرَ - ایک قسم کا پرندہ ہے۔
فَاَصْطَلَّتِ السَّارِيَّةُ - (آنحضرتؐ ایک لکڑی سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے، جب منبر تیار کر لیا گیا اور آپؐ نے اُس لکڑی کو چھوڑ دیا تو وہ رونے کی آواز نکالنے لگی۔

رُجُحَانُ الشَّيْءِ اَيْ اَيْتُ كَا اَيْكُ بَرَامِجُهُ تَحَا - جب لکڑی آپؐ کے فراق پر رونے لگی تو زمین کو آپؐ کی مفارقت پر کتنا رونا چاہیے یا اللہ ہم کو مرنے کے بعد فوراً ہی ہمارے پیغمبرؐ سے ملا دے۔

اَسْرَتَانِ مَقْتَرَتَا النَّابِ صَرَ اِذَا الْاُذُنُ نِيلُوْنَ
دانت گرا ہوا، کان کھڑے کیا ہوا (سننے کے لئے)۔

اِنْهَا اَمْرٌ اَللّٰهُ صَرَ اَيْ اَيْتُ كَا اَيْكُ بَرَامِجُهُ تَحَا
صَرَ - یہ اللہ کا قطعی حکم ہے جو ٹل نہیں سکتا۔

صَرَ صَرَ - بہت ٹھنڈی تیر ہوا۔
لَا تَكْبِيْرَةٌ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ وَلَا صَغِيْرَةٌ مَعَ الْاِحْتِمَا - جب گناہ سے استغفار کرتا رہے تو کوئی گناہ کبیرہ نہ ہو گا اور جب کسی گناہ پر اصرار کرے یا اگرچہ وہ صغیر ہو، تو وہ صغیرہ نہ رہے گا بلکہ کبیرہ ہو جائے گا۔

سَمِيعٌ نُّوحٌ صَرَ اَيْ اَيْتُ كَا اَيْكُ بَرَامِجُهُ تَحَا
نوحؑ کے نکستی کی آواز سنی جب وہ خودی پہاڑ پر جا کر ٹھہری۔

سَمِيعٌ صَرَ اَيْ اَيْتُ كَا اَيْكُ بَرَامِجُهُ تَحَا
انگلیاں دے لے تو حوض کوثر کے پانی کی آواز سننے کا (یعنی

ایسی آواز جبر جبر جبر کی اس کے کانوں میں آئے گی جیسی حوض کوثر کے پانی میں سے نکلتی ہے)۔

صَرَ صَوْرٌ - بڑا اونٹ۔

صراطاً - راستہ، راہ اور وہ پہل جو دوزخ کی پشت پر بنا
ہوا ہے جو بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے۔

صراطاً - لمبی تلوار کاٹنے والی۔ رسی صراطین سے بھی
بمعنی صراط ہے۔

امام جعفر صادقؑ نے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
کی تفسیر میں فرمایا یعنی ہم کو اُس راہ پر چلا جس سے تیری محبت
پیدا ہو جو تیرے سچے دین تک پہنچائے اور راستے اور خواہش پر
چلنے سے ہم کو باز رکھے (معلوم ہوا کہ قرآن و حدیث کے ہوتے
ہوئے کسی کی حیرت درائے یاقیاس پر چلنا صریح مگر اہی ہے اللہ
اس سے محفوظ رکھے)۔

وَعَنْ جَنْبَتِي الصِّرَاطِ سُوسَانُ فِيهِمَا ابْوَابٌ
مُفْتَحَةٌ وَعَلَى الْاَبْوَابِ سَتُورٌ مُزَخَّافٌ وَعِنْدَ
رَأْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُولُ اسْتَقِيمُوا عَلَى الصِّرَاطِ
ایک راستہ ہے اس کے دونوں طرف دیواریں ہیں، ان میں
دروازے ہیں کھلے ہوئے اور دروازوں پر پردے لٹک
رہے ہیں اور راستہ کے سرے پر ایک پکارنے والا ہے، جو
کہہ رہا ہے "سیدھے چلے جاؤ" (ادھر یا ادھر نہ مڑو)۔

فَاخْبَرَ أَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْاِسْلَامُ۔ پھر آپ
نے اس حدیث کی تفسیر بیان کی تو فرمایا کہ صراط یعنی اسلام
کا راستہ دین ہے (اور کھلے دروازے اللہ کے حرام ہیں۔ یعنی
جن باتوں کو اللہ نے حرام کیا ہے، اور پردے اللہ کی حدیں ہیں
اور پکارنے والا راستہ کے سرے پر قرآن ہے تو جو کوئی
قرآن کی ہدایت پر نہ چلا وہ گمراہ ہو گیا)۔

صِرَاطٌ یَّاصِرٌ یَّامُصْرِعٌ - زمین پر گر ادینا، دروازے
کے دوپٹ کرنا۔

صِرَاطٌ - اس کو مرگی کا عارضہ ہو گیا۔

نَصْرًا یُعْ - گرانا۔

مُصْبِرًا عَهُ - نشی کرنا۔

صِرَاطًا عَهُ - اور صِرَاطًا یُعْ - بڑا پہلوان مگر لٹنے والا۔

صِرَاطٌ - مرگی کی بیماری کو کہتے ہیں۔ جس میں دماغ
میں سُدہ پڑ جاتا ہے۔

مَا تَعُدُّونَ الصِّرَاطَةَ فَبَيْنَكُمْ قَالُوا الَّذِي
لَا يَصْرَعُهُ الرَّجُلُ قَالَ هُوَ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ
عِنْدَ الْغَضَبِ۔ تم پہلوان کشتی میں مگر آنے والا کس کو سمجھو
ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا، اس کو جس کو لوگ پھیلا نہ سکیں،
آپؐ نے فرمایا، نہیں پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے
نفس پر اختیار رکھے (اس کی عقل غالب ہو جو نفس کو پھیلا
دے کیونکہ سب سے بڑا دشمن آدمی کا نفس ہے، وہی سب
بلاؤں میں پھنساتا ہے جب آدمی نے اس کو پھیلا دیا اور تربیت
اور عقل سے اس کو مغلوب کیا تو درحقیقت وہی بڑا پہلوان
ہے۔ سبحان اللہ یہ حدیث تمام اخلاقی تعلیمات کی بنیاد
ہے ساری آفتیں آدمی کو دو چیزوں کی وجہ سے پیدا ہوتی
ہیں۔ ایک شہوت یعنی خواہش و دوسرے غصہ۔ اور یہ دونوں
نفس کی صفات ہیں جب ان دونوں کو مارا اور عقل اور
شرع کے تابع کر دیا تو پھر تمام بلاؤں سے بچ گیا)۔

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ نَفْسُهَا السِّرَاطُ
مَرَّةً وَتَعُدُّ لَهَا أُخْرَى۔ مومن کی مثال ایک نرم پودے
کی سی ہے (جو تازہ ہو) کبھی اُس کو ہوا طیرھا کر دیتی ہے
پھر سیدھا کر دیتی ہے (کیونکہ وہ نرمی کی وجہ سے مڑتا ہے)
پھر سیدھا ہو جاتا ہے اور کافر شو کے سخت درخت کی طرح
ہے مڑتا ہی نہیں۔ جب مڑا تو بس گیا گزرا اور جڑ سے ہی
اُکھڑ گیا)۔

اِنَّهُ صِرَاطٌ عَنِ دَابَّةٍ فَجَحِشَتْ شِقَّةُ
اَنْ حضرت سواری پر سے گرے، آپؐ کی دابہنی کر دے
چھل گئی، دہان کی کھال اُدھر گئی (اس کے علاوہ کچھ
ضرب نہیں آئی، اللہ نے محفوظ رکھا)۔

اَسْرَدَتْ صَفِيَّةٌ فَعَاثَرَتْ نَاقَتَهُ فَصُرِعَا
جَمِيعًا۔ (آں حضرت جب غزوہ خیبر سے لوٹے تو آپؐ

نے اُم المومنین
اونٹ لے کر

فَصَرَ

لا فزوں کو

اور جھری رکھ

اندھے کنویر

پانچ جنگ

کی طرح ایک

اور عقبہ بھی

بادشاہ کی عو

کر اگر اس کو

آخر حضرت

بد سے لوٹ

مقصدا

زمین مگر گرے

سألت

آپؐ سے پوچھا

کھا اور ست

فَقَصَصَ

سواری جس پر

اور جو اس پر

ایک پر ایک سو

وہ الف ہو گئی

حضرت علیؑ نے ا

نے دلائی اور ا

خود اپنی خوشی

وَصَبِي

کئی ہو کر، دھرا

أَعُوذُ بِكَ

کی تقسیم ہو جائے اللہ ہر ایک کے رستے جدا جدا کر دیتے جہاں قواب
شفعہ کا حق نہ رہے گا (اس لئے کہ شفعہ کا حق جائداد کے شریک کو
ہوتا ہے جب جائداد تقسیم ہو گئی اور راستے میں ہونے والے قواب شرکت
نہ رہی اس لئے شفعہ کا بھی حق نہ ہوگا۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن
حنفیہ کے نزدیک ہمسایہ کو بھی حق شفعہ پہنچتا ہے، ان کی دلیل دوسری
حدیث ہے اور قیاس اسی کو مقتضی ہے جو حنفیہ کا مذہب ہے۔
مَنْ طَلَبَ صَرَفَ الْحَدِيثِ يَبْتَغِي بِهِ إِقْبَالَ وَجْهِهِ
النَّاسِ إِلَيْهِ. جو شخص (ضرورت سے زیادہ) باتیں بنا چاہے
(خوشامد، چالپوی اور مبالغہ یا اپنی فصاحت و بلاغت ظاہر کرنے
کے لئے) اس لئے کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں۔ (اہل عرب
کہتے ہیں کہ:

فَلَا تَنْ لَاحِظِينَ صَرَفَ الْكَلَامِ. فلا شخص کلام
کا پرکھنا نہیں جانتا (اچھے اور بُرے میں تمیز نہیں)۔
فَأَسْتَنْقِطُ مَحْمَاسًا أَوْ جَهْلًا كَأَنَّهُ الصَّرَفُ.
حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں آنحضرت کے پاس آیا
آپ کعبہ کے سایہ میں سو رہے تھے) پھر آپ جاگے، آپ کا
چہرہ مبارک "صرف" کی طرح شمرخ تھا۔
صَرَفٌ. ایک درخت جو شمرخ رنگ کا جس سے چمڑہ
صاف کرتے ہیں۔

تَغْيِيرُ وَجْهِهِ كَأَنَّهُ الصَّرَفُ. ان کا چہرہ متغیر
ہو گیا (چہرہ کا رنگ بدل گیا) گویا وہ صرف ہو (صرف کے معنی
سطح بالا میں بیان ہو چکے)۔

صَرَفٌ. اُس کے معنی کی مناسبت سے خالص شراب
یا خوں کو بھی کہتے ہیں جس میں پانی نہ ملتا ہو۔
لَقَدْ كُنْتُ كَمَنْ عَرَفَ الْإِسْلَامَ الْقَصْفَ. وہ تم کو
ایسا ملے گا کہ تم کی جیسے شرح نری ملی جاتی ہے رگڑی
جاتی ہے۔

إِنَّهُ دَخَلَ مَا لَطَأَ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ فَإِذَا
فِيهِ جَمَلَانِ يَهْرُمَانِ وَيُؤَدِّيانِ فَوَضَعَا جُرْهُمَا

اُس حضرت دینار کے ایک باغ میں تشریف لے گئے، دیکھا تو دو
دو اونٹ دانٹوں سے آواز نکال رہے ہیں (نرا اونٹ ایسا سن
کے وقت کرتا ہے اور مادہ تھان کے وقت) اور حملہ کرنے کے لئے
بڑبڑا کر رہے ہیں آپ ان کے نزدیک گئے تو دونوں نے زمین
پر گردن رکھ دی (بس آپ کے نزدیک پہنچتے ہی ساری مستی
اور شرارت بھول گئے۔ عاجز ہو کر گردن جھکا دی)۔
لَا يَدْرُوْنَ مِنْهَا إِلَّا صَيِّفُ أَثْيَابِ الْجَدِثَانِ.
اس کو کوئی چیز نہیں ڈرالی، مگر زمانہ کے حادثوں کے دانٹوں
کی آواز۔

أَسْمَعُ صَيِّفَ الْأَثْيَابِ. میں قلم چلنے کی آواز
سن رہا تھا (جو فرشتے لوح محفوظ سے اللہ کے حکم کی نقل کر رہے
تھے) بعض نے اس حدیث میں قلم کی تاویل کی ہے حالانکہ تاویل
کی کوئی ضرورت نہیں ہے)۔

إِنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ صَيِّفَ الْفَكَرِ حِينَ كَتَبَ
اللَّهُ لَهُ التَّوْرَةَ. جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے
لئے توراہ شریف اپنے ہاتھ سے لکھی تو موسیٰ اللہ تم کا قلم
چلنے کی آواز سن رہے تھے (یہ حدیث بھی اپنے ظاہری معنی
پر محمول ہے تاویل کی ضرورت نہیں۔ ایک دوسری حدیث میں
ہے کہ تین چیزیں اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے دست مبارک سے
تیار فرمائیں۔ ایک تو آدم کا پتلا اپنے ہاتھ سے بنایا دوسرے
تورات اپنے ہاتھ سے لکھی تیسرے جنت العرش میں درخت اپنے
ہاتھ سے لگاڑے۔ اللہ تعالیٰ جہیوں کو تباہ کرے جو ہمارے
پروردگار کے ہاتھوں کا انکار کرتے ہیں حالانکہ اس کے دلوں
ہاتھ ہیں اور دونوں ہاتھوں میں برابر کا زور ہے)۔
وَيَسْمَعُ فِي رَسَائِلِهِمَا وَصِيَّيْهِمَا. وہ دونوں
ان کے دودھ اور تازہ دودھ ہوتے دودھ میں رات گزارتے
تھے۔

صَيِّفٌ. اُس دودھ کو کہتے ہیں جو ابھی تازہ تھیں
دو اگیا ہو۔

لَکِنَّ غَدَاةَ اللَّیْلِ الْخَفِیْفِ الْمَحْضِ وَالْقَارِصِ
وَالْقَصْرِ یُفْت. اس کی غذا فصل حریف کا دودھ ہے اس
فصل کا دودھ چکنا ہوتا ہے کیونکہ جانور برسات کا چارہ کھا کر
خوب سوئے تازے ہوتے ہیں، وہ دودھ جس پر سے بکھن
نکال لیا جاتا ہے۔ اور دہی اور تازہ دودھ ہوا دودھ۔
أَشْرَبُ التَّیْبِ مِنَ اللَّیْلِ رَشِیْقَةً أَوْ
هَرِیْقَةً۔ میں بین آدمیوں کو سیر کرنے والا پیالہ دودھ کا
اکیلا پی جاتا ہوں خواہ میٹھا ہو یا تازہ دودھ ہوا ہو یہ عمرو
بن سعدی کرب نے کہا جو بڑے پیٹ والے اور بہت کھانے
والے تھے۔

أَشْمُونُ هَذَا الصَّرْفَانِ. کیا تم اس کھجور کو
صرفان کہتے ہو؟

صَرَفَان. ایک قسم کی عمدہ اور وزنی کھجور ہے۔

يَكْرَهُ أَنْ حَقَّ عَلَيَّ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ

يَمِينِي. (حضرت عبد اللہ بن مسعود نے کہا کوئی اپنی نماز

میں شیطان کا حصہ نہ لگائے) یوں سمجھ کہ نماز سے فارغ ہو کر

دائیں ہی طرف جانا ضروری ہے۔ حالانکہ وہ اپنی طرف جانا ضرور

مستحب اور مندوب ہو مگر واجب نہیں ہے جو کوئی مستحب

کام کو واجب اور لازمی قرار دے گا یا وہ شیطان کا پیرو ہوگا۔

اگر حضرت نماز پڑھ کر اکثر دائیں طرف جاتے اور کبھی بائیں طرف

جی جاتے۔ اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مستحب یا مسنون

کام کا ہمیشہ کرنا منع ہے یا ہمیشہ کرنے والے کو اس کا ثواب نہیں

ملے گا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ مستحب کام کو مستحب ہی سمجھ کر کرے

ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ اس کو واجب گردان لے اور جو کوئی

کرے اس پر طعنہ اور طاعت کرے، یہ شیطانی حرکت ہے،
تازے زمانہ میں مستحب تو مستحب ہے مگر جس کام کی طاعت
میں کوئی اصل نہیں اس کو بھی احمق اور کم علم لوگ واجب
در ضروری سمجھنے لگے ہیں اور اس کے نہ کرنے والے کو ملعون
کرتے ہیں۔ جیسے اذان میں أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ کے

وقت انگلیاں چومنا، تیجہ، دسواں، چہلم کرنا، مجلس میلاد کرنا، فاتحہ
عرس، صندل، چراغاں وغیرہ۔ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا
اگر یہ لوگ پورا علم حاصل کریں تو ان شیطانی حرکات سے ان
کو نجات ملے گی، ورنہ نیم کا خطرہ ایمان پر جیسے نیم طیب خطرہ
جان۔ مجمع البعاری میں ہے کہ جب سنت پر اصرار کرنا شیطانی
کام ہو تو بدعت پر اصرار کرنا کس قدر شیطانی کام ہوگا۔

وَأَصْرَفْنِي عَنْهُ. میرا دل اس کی طرف سے پھیر دے
دیہ و اصرافہ عتی کے بعد منسوب اس لئے کہ آدمی بھی گنا
سے باز رہتا ہے لیکن اس کا دل اس کی طرف مائل رہتا ہے،
تو منسوب کیا کہ میرا دل بھی گناہ کے ارتکاب سے پھیر دے یعنی بڑے
کاموں سے نفرت ہو جائے۔

مَنْ كَانَ عِنْدَ صَرَفٍ. جس کے پاس نقد روپے
ہوں (وہ ان کو اشرفیوں سے بدلنا چاہے)۔

عِنْدَ مُنْصَرَفٍ الشَّوْحَاءِ. رد و عار کے آخری مقام
پر (رد و عار ایک مقام کا نام ہے)۔

سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّرْفِ مُتَقَاذِلًا فَقَالَ إِنَّمَا

السَّابِقُ الْبَوَاقِي السَّيِّئَاتِ. میں نے ان سے پوچھا اگر چاندی

کو چاندی کے بدلہ یا سونے کو سونے کے بدلہ کم و بیش فروخت

کیا جائے تو کیسا ہے؟ انھوں نے کہا کہ اس میں کوئی قیادت

نہیں جب کہ دونوں طرف سے نقد لفتہ ہو۔ سود تو جب

ہوگا جب اُدھار کا معاملہ ہو دیہ قول صرف بعض علماء کا

ہے اور جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ چاندی چاندی کے بدلہ

یا سونا سونے کے بدلہ کم و بیش بیچنا درست نہیں اگرچہ نقد نقد

ہو۔ جیسے کہ دوسری حدیث سے ثابت ہے۔ البتہ اگر

جنس مختلف ہو تب کمی بیشی درست ہے، لیکن اُدھار
درست نہیں۔

فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصًّا كَيْمِيًّا وَشِمَالًا. اپنی نگاہ
دائیں اور بائیں طرف پھرانے لگے۔

لے جیسے چاندی سونے کے بدلہ یا سونا چاندی کے بدلہ۔ ۱۳ منہ

ادول
اسی
نے کے
زمین
ہستی
لٹائیں
انتوں
آواز
کر کے
تکڑا
کتب
ی کے
کا قلم
بعضی
یہ میں
یہ سے
وسر
ت لے
رے
دل
ل
ادول
کر لے
من ہے

کہا کہ جو صرافی کے پیشہ کو ناجائز بتلایا۔ برابر دے اور برابر لے۔
اور جب نماز کا وقت آجائے تو جو تیرے ہاتھ میں ہو اس کو چھوڑ کر
از کئے جا۔ ہمارے مطلب پر دلالت کرتی ہے۔

صَرَافُ الدَّهْرِ۔ زمانہ کی گردش (صَرَاف کی جمع
صَرَافَاتُ ہے۔)

صَرَافُ الْحَدِيثِ۔ مبالغہ کے ساتھ کلام کو آراستہ کرنا۔
صَرَافَ اللَّهُ عَنْكَ الْآذَى۔ اللہ نے تیری تکلیف
میں دی (تجھ کو تندرست کر دیا، یا پاک کر دیا، تیری نجاست
از کر دی۔)

لَحْرِيزِلِ الْإِمَامُ مَصْرُوفًا عَنْهُ قَوَائِمُ
شعور۔ امام سے ہمیشہ بُرائی کی تہمتیں دور کی جاتی ہیں (اللہ تعالیٰ
ان کو بُرائی باتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔)

اللَّهُ يَسْمَعُ صَرَيفَ الْأَقْلَامِ۔ اللہ تعالیٰ (روح
کو) دنیا میں قلم چلنے کی بھی آواز سنتا ہے۔

السَّجُلُ يَنَامُ وَهُوَ سَاجِدٌ قَالَ يَتَصَرَّفُ وَ
صَرَافٌ۔ اگر کوئی شخص سجدے میں سو جائے تو وہ بوئے اور
اُسے (اکثر علماء کے نزدیک سجدے یا رکوع میں سو جانے
منہ نہیں ٹوٹتا۔)

صَرَافَتُ السَّمَالِ۔ میں نے روپیہ خرچ کیا۔
صَرَافَتُ السَّجَلِ فِي أَمْرِي۔ میں نے اپنے مقصد کے
لئے روپ کی۔

صَرَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَاحًا إِلَى الدُّعْبَةِ۔ آنحضرت
کی طرف منہ کر کے کاعلم دیا گیا (پہلے بیت المقدس کی طرف
کے نماز پڑھا کرتے تھے۔)

وَأَصْرَفْتُ قَلْبِي إِلَى طَاعَتِكَ وَخَشْيَتِكَ۔ میرا
دل اطاعت اور خوف کی طرف پھیر دے (میں تجھ سے
پول اور تیری عبادت شوق اور رغبت کے ساتھ کرتا
ہوں۔)

يَا مَصْرِفَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي۔ اے دلوں کو

پھیرنے والے میرا دل ایمان پر جمائے رکھ۔
صَرَافَتُ الْأَجْيَدِ۔ میں نے مزدور کو رخصت کر دیا۔
(اس کو چھوڑ دیا۔)

كَلْبَةُ صَرَافٍ۔ گتیا نر کی خواہش رکھنے والی۔
الْقَصْرَ فَإِنَّ سَيِّدَ تَعْوِيحِكُمْ۔ صرفان تمہاری
سب کچھوروں کی سردار ہے (سب قسم کی کچھوروں سے عمدہ
اور زیادہ مزے دار ہے۔)

صَرَافٌ۔ بتلی باریک، رقیق۔
صَرَيفَةٌ۔ چپاتی۔

كَانَ يَأْكُلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمَحَلِّ
مِنْ طَرِيفِ الْقَصْرِ يَقَعُ وَيَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَهُ عَبْدُ اللَّهِ
ابن عباس رضی اللہ عنہما عید الفطر کے دن عید گاہ کو جانے سے پہلے چپاتی
کا ایک ٹکڑا کھا لیتے اور کہتے یہ (یعنی عید الفطر کی نماز سے پہلے
کچھ کھا لینا سنت ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت
عید الفطر کی نماز سے پہلے طاق کچھوریں کھا لیتے۔)

صَرَيفَةٌ کی جمع صَرَافٌ اور صَرَافٌ آتی ہے۔
خطابی نے عطاء سے یوں روایت کیا کہ:

لَا أَغْدُو حَتَّى أَكُلُ مِنْ طَرِيفِ الْقَصْرِ يَقَعُ
فَاتَّيْتُ مَوْقِعَهُ سَعًا حَالًا بَكَ صَرَيفَةٌ قَافٍ سَعَرٍ۔
صَرْمٌ۔ کاٹنا، چھوڑ دینا، ترک کلام و سلام کرنا۔

صَرْمٌ۔ (اسم مصدر ہے)۔
صَرْمًا حَبْلُ۔ رتی ٹوٹ گئی۔
صَرْمًا شَهْرًا عَزْدًا۔ ایک مہینہ ہمارے پاس رہا۔
سَيِّفٌ صَرَافٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔
مُصَرِّمَةٌ۔ کاٹنا۔

أَصْرَمَ النَّخْلُ۔ کچھور کاٹنے کا وقت آن پہنچا جیسے
أَصْرَمَ الشَّرْعُ۔ کسبت کاٹنے کا وقت آن پہنچا۔
نَصْرًا بَعْرًا۔ خوب کاٹنا۔

نَصْرًا مَرًّا۔ مضبوط رہنا، لڑائی تمہم جانا۔

ہے

فرت

سے

ساز

ت

مرد

م

ب

ب

ول

لے

تھے

نام

دار

بی

اور

پسوں

رِفَّةٌ

الے

تھے

ت

بی

میرا

ف

پیش

د

باب

اع

نصاراً۔ ایک دوسرے سے طاقات ترک کر دینا۔

صارم۔ شیر کو بھی کہتے ہیں۔

صارم۔ جنگ۔

فَجَعَلَ عَمَّا وَقَوْلُهُ هَذَا صَرْمًا. تو خود جانوروں کے کان کاٹتا ہے اور کہتا ہے یہ کن کے ہیں۔

لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَصَارِمَ مُسْلِمًا قَوَّاتٍ ثَلَاثٍ. کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے ترک طاقات کرے (بلکہ اگر کچھ خوش یا شکایت ہو جائے تو تین دن کے اندر صفائی کر لے اور کشیدگی ختم کر دے یہ طرز عمل جب اختیار کرنا چاہئے کہ جب دنیوی وجہ سے رنج ہو اور اگر دین کی وجہ سے ہو تو جب تک وہ وجہ باقی ہے ترک طاقات ہائز ہے)۔

أَخْوَانٍ مُتَصَارِمَيْنِ. دو بھائی ایک دوسرے سے خفا (ایک دوسرے سے قطع کرنے والے)۔

إِنَّ الدُّنْيَا قَدْ أَذْنَتْ بِصَرْمٍ. دنیا اب ختم ہونے والی ہے (اس کا آخری وقت قریب آ گیا ہے)۔

لَا تَجُوزُ الْمَصْرَمَةُ إِلَّا طَبَاءً. زکوٰۃ میں وہ بکری درست نہیں، جس کے تھن کاٹ ڈالے ہوں۔ یا داغ دے کر اس کا دودھ بند کر دیا گیا ہو (تھن میں بیماری کی وجہ سے آگ کے ذریعہ داغ دیدیا ہو کیونکہ اس کے بعد دودھ بالکل نہیں نکلتا)۔

لَمَّا كَانَ حِينَ يُصْرَمُ النَّعْلُ بَعَثَ صَلَاحُ بْنُ رَوَاحَةَ إِلَى حَبَابٍ. جب کھجور کے کٹے کا وقت آتا تو آخرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ کو خیر بھیجتے (وہ یہودیوں سے آدھا مال وصول کرتے جیسا کہ انھوں نے عہد کیا تھا مشہور روایت یہی ہے)۔

يُصْرَمُ. بہ فقر راز اور ایک روایت میں يُصْرِمُ ہے کہسوف بار یہ أَصْرَمُ النَّعْلُ سے ہے یعنی کھجور کاٹنے کا وقت آپہنچا۔

صِمَامٌ. خود کھجور کے درخت کو بھی کہتے ہیں چونکہ وہ کاٹا جاتا ہے۔

لَنَا مِنْ دِفْئِهِمْ وَصِمَامِهِمْ. ہمارا حصہ ان کے جانوروں اور ان کے پھلوں میں ہے۔

إِنَّهُ غَيْرَ اسْمٍ أَصْرَمَ فَجَعَلَهُ سُرْمَةً. ایک شخص کا نام اصرم تھا، آپ نے یہ نام بدل کر زمرہ رکھ دیا۔

داس نے کاصرم کے معنی کاٹنے والا، شاید آپ نے کردہ سمجھا ہو۔ اور زمرہ زراعت سے اخذ ہے جو برکت کی جنبہ ہے

إِنْ تَوَقَّيْتُ وَفِي يَدِي صِرْمًا أَيْنَ لَا تَوُجَّعُ فَسَدَتْهَا سِنَّةٌ مُتَمَعٍ. اگر میں اس زخم سے مر گیا تو اب کوئی کھجور کا باغ (یا اونٹوں کا گلہ) جو میرے لہک میں ہو اس کا

حال وہی ہو گا جو تمنخ کا ہے (تمنخ کو حضرت عمرؓ نے وقف کر دیا تھا تو فرمایا کہ یہ ابن اکوٹ کا بی چھوٹا سا باغ میرے مرنے کے بعد

وقف ہے)۔

وَكَانَ يُغَيِّرُونَ عَلَى الْقَصْرِ فِي عِمَايَةِ الْقَصْرِ. ان لوگوں کو جو اپنے اونٹ پانی پلانے کے لئے آتے ہیں

کی تاریکی میں لٹاتا۔

لَا يُغَيِّرُونَ عَلَى الْقَصْرِ إِلَّا نَحْيَ حَيْفَةٍ. جس عورت نے آں حضرتؐ کو پانی دیا تھا (حضرت علیؓ اس کو پکڑ کر لائے تھے صحابہ کیا کرتے اس عورت کے گرد اگر دگاؤں کو لوٹنے اور

ٹکڑے میں وہ عورت تھی، اس کو چھوڑ دیتے)۔

فَقَدَّرَ بَنَاصِرًا مَمْنًا. ہم نے اپنے جانوروں کا گلا

نزدیک کیا۔

فِي النَّيْعَةِ وَالْقَصْرِ يَبْدُو شَاتَانِ إِنْ اجْتَمَعَا وَإِنْ تَفَرَّقَا فَهَاتَانِ شَاةٌ. بکریوں کے گلے اور منڈے

میں جب ایک جگہ ہوں ایک سو میں سے زیادہ تو دو بکریاں زکوٰۃ کی دینا ہوں گی اور جو اتنی ہی بکریاں دو جگہ ہوں تو بھی ایک گلے والے سے ایک ایک بکری کی لی جائے گی (مثلاً ساٹھ سا

بکریوں کے دو ایک سو بکریوں

میں ایک ہی شخص

آدھل

بٹ ہوں یا

مندر چرگا ہیر

حضرت عمرؓ

فی ہذی

وَقَفَّتْ وَاحِدَةً

ہوں گے ان میں

اکل تباہ کرنے

الذَّئِبَةِ

ہی اور اس

تصام

صمرمہ

ہوں۔

ہماری۔ کاٹنا

ہو مانا، موٹ

ہونا، مزہ بدل

تقصیر

بنا۔

اصراع

ما یصیر

تجسس کاٹ

ایک روایت

ما یصیر

میں اس

میں ایسا جانور

کے تھن میں دو

بکریوں کے دو گٹے ہوں تو ہر گٹے میں سے ایک بکری لی جائے گی
ایک سو بکریوں تک۔ اگر ایک سو میں بکریاں ایک ہی جگہ ہوں
یعنی ایک ہی شخص کی ہوں تب ایک ہی بکری زکوٰۃ کی دینا ہوگی۔
أَدْخِلْ رَبَّ الْفَصْرِ يَمَنًا وَ الْغَنِيَّةَ - جس کے حضور سے
نٹ ہوں یا حضور کی بکریاں (بے چارہ غریب ہو تو اس کو بکری
نہ دے چاہا کہ میں) آئے دے اپنے جانور وہاں چرانے دے۔
نہرت عمر نے اپنے غلام سے فرمایا :-

فِي هَذِهِ الْكَلْبَةِ خَمْسُ فَتَنٍ قَدْ مَضَتْ أَرْبَعٌ
بَقِيَتْ وَاحِدَةٌ وَ هِيَ الصَّبْرُ - اس امت میں پانچ فتنے
ہوں گے ان میں سے چار تو گزر گئے اور ایک رہ گیا ہے وہ تو
کے تباہ کرنے والا ہے۔

أَلْ دُنْيَا لَمْ تَمُتْ وَأَذْنُكَ بِالنَّعْطِ عِزُّ دُنْيَا خَمْرٍ
اور اس نے اپنے ختم ہونے کی خبر دیدی۔

لَصَّرَ مَرَّ شَهْرًا رَمَضَانَ - رمضان کا مہینہ آخر ہوا۔
صَمَمَتْ - کج رو کے درختوں کا ایک ٹھنڈے جوتیں درست
ہوں۔

سُئِيَ - کاٹنا، دفع کرنا، روکنا، حفاظت کرنا، آگے ہوجانا،
بوجانا، موڑ دینا، ہلاکت سے بچانا، قضیہ چکانا، اوپر ہونا،
بازا، مزہ بدل جانا۔

نَصْرِيَّةٌ - جانور کا دودھ نہ پھوڑنا بلکہ حقن میں رہنے

أَصْرَاعٌ - دودھ روکا ہو جانور بیچنا۔

مَا يَقْصُرُ يَمَنِي مِنْكَ أَمِي عَبْدُ اللَّهِ - کس چیز نے
مے سے کاٹ دیا دینی تو مجھ سے سوال کرتا کیوں نہیں)۔

ایک روایت میں:

مَا يَقْصُرُ يَمَنِي مِنْكَ أَمِي - منی وہی ہے۔
مِنْ اسْتَرَى مُمْسَرًا أَفْهَوَ مِنْ خَيْرِ النَّظَرَيْنِ
ایسا جانور خریدے رکری کاٹے، بھینس یا اونٹنی
میں دودھ روکا گیا ہو تاکہ خریدار دھوکہ میں

آجائے اور اس کو دودھ والا سمجھ کر گراں قیمت کو خرید لے تو
اس کو دو باتوں میں جو بھلی لگے اس کا اختیار ہوگا (خواہ وہ ادا
شدہ قیمت کے عوض جانور کو اپنے پاس رہنے دے خواہ بائع کو
واپس کر دے اور جو دودھ وہ جانور سے حاصل کر چکا ہو اس کے
بدل کچھور کا ایک صاع دیدے۔ خواہ دودھ اس سے زیادہ قیمت
کا ہو یا کم کا۔ ایسے معاملہ میں آں حضرت کا حکم یہی ہے جو ہمیں
خوش دلی کے ساتھ ماننا چاہیے)۔

لَا تَقْصُرُوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ - اونٹ اور بکری کا
دودھ نہ روکو (ان کے حقنوں میں جمع نہ کیا کرو۔ یعنی خریدار کو
دھوکا دینے کے لئے)۔

أَمْرٌ آتَى صَرِي لَبَنُهَا فِي شَدِّ يَمَافَدَ عَتِ
جَارِيَةٍ لَهَا قَمَصَتُهُ فَقَالَ حَرَمَتْ عَلَيْكَ - ایک
شخص نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے دریافت کیا کہ میری بیوی
کا دودھ اس کی چھاتی میں رُک گیا تھا اس نے ایک لڑکی
کو بلایا جس نے اس کی چھاتی چُوس لی (دودھ پی لیا) ابو موسیٰؓ
نے جواب دیا کہ اب وہ چھو کر ہی تجھ پر حرام ہوگئی (اس لئے کہ وہ
رضاعت کے رشتہ سے تیری بیٹی ہوگئی۔ یہ ان لوگوں کے مسلک
سے بھی متعلق ہے جن کا کہنا ہے کہ بڑے آدمی کو بھی دودھ پلانے
سے حرمت ہو جاتی ہے۔ اور اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ دو برس
کے بعد دودھ پینے سے حرمت نہیں ہوتی، لیکن رفع حجاب کے
لئے یہ درست ہے کہ عورت کسی بڑے آدمی کو اپنا دودھ پلانے
تاکہ اس سے پردہ کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ نیز اس حدیث
سے یہ بھی اخذ ہوا کہ عورت کا دودھ حرام نہیں ہے اور بڑے
آدمی کو بھی اس کا پینا جائز ہے۔ خصوصاً بہ طور دوا اور علاج
کے اور بھی ان سب سے)۔

إِنَّهُ مَسَّحَ بِيَدِهِ الْفَصْلَ الَّذِي تَقِي فِي لَبَنِهِ
رَافِعُ بْنُ خَدَّاجٍ وَ تَقَلَّ عَلَيْهِ فَلَكَمَ يَصْرِي - آنحضرتؐ
نے تیر کی اُس آنی پر جو رافع بن خدیج کے گلے میں لٹک کر
رہ گئی تھی ہاتھ پھیرا اور تھوک دیا تو اس میں پیپ نہیں پڑی

بیشے ہیں۔
حَتَّىٰ أَخَذَ بِلَحِيئَتِي فَاقَمَّتْ فِي مِصْطَبَةٍ
الْبَصْرَةِ۔ اُس نے میری ڈاڑھی پکڑی، میں بصرہ کی ایک
دوکان میں ٹھہر گیا ایک چوڑے پر جو دوکان ایمکان کے
برابر ہوتا ہے۔

مِصْطَبٌ جُنگل جس میں سبزہ و غیرہ نہ ہو اور غلہ کو کھلانے
کرنے کے لئے جو جگہ برابر کرتے ہیں۔

صَطْرٌ یا صَطْرٌ بمعنی سَطْرٌ ہے۔
مِصْطَارٌ۔ تازہ شراب جو جلد نشہ کرے۔

مِصْبِطٌ۔ غالب، مُسَلِّطٌ۔
مِصْطَعٌ۔ فصیح اور بلند۔
إِصْطَفَيْتَهُ۔ گاجر۔

كَأَنَّهُ عَنَّاكَ مِنَ الْإِسْلَامِ نَزَعَ إِلَّا مِصْطَفَيْتَهُ
(معاویہؓ نے روم کے بادشاہ کو لکھا) میں تجھ کو بادشاہت سے
اس طرح اکھیر ڈالوں گا جیسے گاجر کو زمین سے اکھیر لیتے
ہیں۔

إِنِّ الْوَالِيَّ لَتَنَحْتَ أَقَارِبُهُ أَمَانَتَهُ كَمَا
تَنَحُّتُ الْقُدُورُ إِلَّا مِصْطَفَيْتَهُ۔ حاکم کے عزیز و
اقرباء اس کی امانت داری کو اس طرح تراش ڈالتے ہیں
جیسے بسولہ گاجر کو تراش ڈالتا ہے (یعنی وہ اپنے عزیز و اقرباء
کی رعایت کر کے دوسروں کی حق تلفی کرتا ہے) اس سے اس

کی امانت داری میں غلہ واقع ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے
دور خلافت میں اپنے قرابت داروں اور تعلق والوں کی رعایت
رعایت نہیں کی، بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہو گا کہ اس معاملہ میں
اُن کے عادلانہ طرز عمل کی وجہ سے کسی خویش و درویش کو یہ
خیال بھی نہ گزرا ہو گا کہ وہ کسی طرح کی بھی رعایت کرا سکتا ہے
بدلی فاروقی ضرب المثل ہے۔

أَصْطَبَتْهُ۔ بچاؤ، عین وسط، ہر چیز کا بڑا مقام
هُوَ فِي أَمْطَلِ قَوْمِهِ يَأْصُطَبُ قَوْمِهِ۔

(وہ زخم پکا نہیں مُندل ہو گیا یہ آپؐ کا ایک معجزہ تھا)۔
عَلِمْتُ أَنَّهَا أَمْرٌ لِلَّهِ صَرِيٌّ۔ میں سمجھ گیا کہ یہ اللہ
تعالیٰ کا قطعی حکم ہے (جس میں اب کوئی تغیر تبدیل نہیں ہو سکتا)
(بعضوں نے صریح روایت کیا ہے، معنی وہی ہیں،
(اہل عرب کہتے ہیں کہ)

فَلَا نَصِيحَةَ الْعَدُوِّ۔ اُس کا ارادہ قطعی ہے
(جس کام کا قصد کرتا ہے اس کو پورا کرتا ہے)۔

عَلِمْتُ أَنَّهَا صَرِيٌّ صَرِيٌّ۔ (ایک شخص کی اڈنی
کھو گئی، اس نے پروردگار سے عرض کیا کہ تیری قسم اگر تو نے

میری اڈنی مجھ کو نہ دلوائی، تو میں کبھی تیری بندگی نہ کروں گا
اس کے بعد اڈنی مل گئی، اس کی تکمیل ایک درخت کی شاخ
سے اٹک گئی تھی، یہ دیکھ کر اس نے کہا کہ میرے مالک اور

میری پرورش کرنے والے آقا نے سمجھ لیا کہ میری یہ قسم قطعی ہے
(یعنی میں ضرور قسم کے مطابق کر دوں گا)۔

وَأَنَّمَا نَزَّلْنَا الْقَمَارَ يَسِينُ۔ ہم دو پانی پر اترے رہا
اور سامہ پر یہ تشبیہ ہے صریحاً بمعنی جمع پانی)۔

(ایک روایت میں صیدین ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)
فَأَمَرَ بِصَوَائِرِ فَصِيحَتِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ۔ انھوں نے

(یعنی عبداللہ بن زبیرؓ نے) ستیوں کے لئے حکم دیا وہ کعبہ
کے گرد کھڑی گئیں (مسئول وہ لکڑی جو کشتی کے بیچ میں
سیدھی کھڑی کی جاتی ہے)۔

صَوَائِرُ۔ جمع ہے صَارِئِ کی۔
وَأَيُّدِيهِ كَالْقَهْوَارِئِ اس کے ہاتھ جہاز کے

مستوں کے برابر تھے۔
صَمَائِيَّةٌ۔ اندر میں (اس کے اندر)۔

صَمَائِيَّةٌ۔ جمع ہے صَمَائِيَّةٌ کی۔
بَابُ الصَّادِ مَعَ الطَّاءِ

مِصْطَبَةٌ۔ ایک جگہ ہوتی ہے مثل دوکان کے اُس پر

اپنی قوم کے عین وسط میں ہے (یعنی صدر مقام میں)۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ الْعَيْنِ

صَعْبٌ - سخت۔

صُعُوبَةٌ - سختی۔

تَصْعِيبٌ - سخت کرنا۔

مُصَاعَبَةٌ - سختی کرنا (اس کی ضد مُسَاهَلَةٌ ہے اور مُسَامَحَةٌ یعنی نرمی کرنا)۔

إِصْعَابٌ - دشوار ہونا، کسی کام کو سخت پانا۔

تَصْعِيبٌ - سخت ہونا (جیسے اِسْتَصْعَبْتُ ہے)۔

مَنْ كَانَ مُصْعِبًا فَلَيْزُ جَمْعٍ - جس کا اونٹ خندہ ہو (شربر ہو) وہ لوٹ جائے۔

كُنْتُ عَلَى بَكْرِ صَعْبٍ - میں ایک جوان نر اونٹ پر جو شریر اور سرکش تھا سوار تھا۔

فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصُّعْبَةَ وَالَّذِي لَوْلَ -

جب لوگوں نے دشوار اور نرم سب پر چڑھا شروع کیا اپنی اچھے بُرے کی ان کو پرواہ نہ رہی ہر طرح کے کام بے فکری سے کرنے لگے۔

صَعَائِبٌ وَهُمْ أَهْلُ الْإِنَابِيبِ - سخت لوگ دیہ

جمع ہے صُعُوبٌ کی، یہ معنی سخت اور دشوار ہے۔

وَأَنْذَرْتُكُمْ صِعَابَ الْأُمُورِ - میں نے تم کو مشکل اور مشکل کاموں سے ڈرایا (جن سے فتنہ پیدا ہو)۔

أَنْذَرْتُكُمْ صِعَابَ الْخِلَاقِ - میں نے تم کو دشوار

اور مشکل گفتگو سے ڈرایا جو صاف صاف سمجھ میں نہ آئے، اور

لوگ اس کا مطلب سمجھنے میں حیران ہوں۔ علمائے متقدمین

کے نزدیک یہ بڑا عیب تھا کہ آدمی عبارت میں اس قدر اختصار

کرتے کہ اس سے مطلب اخذ کرنا مشکل ہو جائے۔ لیکن متاخرین

نے اس کو ہنس بھولیا اور عبارت میں اختصار کرنے لگے۔ جیسے

مَنْعَرُوقًا، كَثْرًا، كَثْفًا، شَفِيفًا، سَلَمًا، تَهْدِيبًا، مَحْقَرًا

يَصْطَبَّةٌ
جرہ کی ایک
یا مکان کے

اور غلہ کو کھلایا

۷۰

الْمُصْطَبَّةُ
بادشاہت سے
(سے) اُکھیر لیتے

أَنْتَهُ كَمَا

اکم کے عزیز

ڈالتے ہیں

پنے عزیز و اقربا

۷۱ اس سے اس

۷۲ عمر نہ لے آئے

۷۳ والوں کی تعلیم

۷۴ اس معاملہ میں

۷۵ دور رہیں کہ

۷۶ ایت کرنا کتنا ہے

۷۷ کا بڑا مقام

۷۸ قوم میں

الأصول، ہدایۃ الحکمت اور مسلم میں یہی طریقہ برتا گیا ہے۔ یہ کتابیں ہرگز پڑھانے کے لائق نہیں ہیں۔ ان کے بدلہ جامع صغیر اور قدوسی معنی البیسیب، شرح مطالع، شرح حکمۃ العین، اصول شامی، اور فخر الاسلام نزدیکی (اصول الپزدوی) پڑھانا چاہئے۔ علم اصول فقہ میں امام شوکانی کی کتاب ارشاد الخول بہت مفصل کتاب ہے اہل حدیث کے طالب علموں کو توضیح کوکج اور مسلم کی جگہ اس کو پڑھنا بہتر ہے۔

حَدَّثَنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعِبٌ لَا يَجْتَلِيهِ مَلَكَ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ اِمْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُ الْإِيمَانِ - ہمارا کلام سخت اور دشوار ہے اس کو کوئی مقرب فرشتہ نہیں اٹھا سکتا اور نہ پیغمبر جو بھیجا گیا ہو اور نہ وہ مومن جس کے دل کے ایمان کی اللہ تعالیٰ نے آزمائش کر لی ہے (یعنی اللہ کا کلام کوئی اپنے دل میں چھپا نہیں سکتا فرشتہ پیغمبر کو سنا دیتا ہے اور پیغمبر مومنوں کو اور مومن دوسرے مومنوں کو)۔

حَدَّثَنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعِبٌ ذَكَرُوا أَنَّ أَمْرًا مُتَقَعًا - ہماری بات سخت ہے، دشوار ہے، پاکیزہ ہے بدلنے والی نہیں، پوشیدہ ہے۔

أَمْرًا صَعْبًا مُسْتَصْعِبًا (حضرت علیؑ نے فرمایا کہ) ہمارا کام بہت سخت اور دشوار ہے اس لئے کہ لوگ ہم سے ناراض ہیں۔ وہ میری اور میری اولاد کی خلافت مشکل ہی سے منظور کریں گے۔ اور ایسا ہی ہوا کہ حضرت علیؑ کی مخالفت میں معاویہ اور اہل شام اٹھ کھڑے ہوئے اور امام حسنؑ کو بھی ایسا مجبور کیا کہ آپ نے معاویہؓ کے حق میں خلافت سے دست بردار ہونا ہی مناسب سمجھا۔

صَعْبًا عِب - مشقتیں اور تکلیفیں۔

صَعْبٌ - شیر کو بھی کہتے ہیں۔

صَعْبٌ - عبد اللہ بن زبیرؓ کے بھائی تھے جنہوں

نے قتارہ مارا۔

صَعْبٌ بِاصْتِعَابٍ: ایک قسم کا درخت ہے۔

صَعْبٌ: میانہ قامت۔

صَعْبٌ: ایک بوٹی ہے۔

صَعْبٌ: اس کو آراستہ کیا۔

صَعْبٌ: شاطر، شجاع، بہادر۔

صَعْبٌ بِاصْتِعَابٍ: چڑھنا۔

صَعْبٌ: چڑھنا۔

اصْبَعًا: چلنا، سیر کرنا، توجہ کرنا، اُترنا۔

اصْبَعًا: چڑھنا۔

صَعْبٌ: طویل، لمبا۔

صَعْبٌ: سخت۔

صَعْبٌ: مشقت اور تکلیف۔

إِيَّاكُمْ وَالْفُجُورَ فِي الصُّعَدَاتِ بِالصُّعَدَاتِ:

تم مکانات کے سامنے جو راستے ہیں، اُن میں بیٹھنے سے پرہیز کرو

در اصل یہ جمع ہے صُعَدٌ کی، اور وہ جمع ہے صُعِيدٌ

کی۔ جیسے طُورَات جمع ہے طُورٌ کی، اور وہ جمع ہے

طُورٌ کی۔ بعضوں نے کہا صُعَدَاتٌ کی جمع ہے، جیسے ظُلُمَاتٌ

جمع ہے ظُلُمَاتٌ کی۔

اجْتَنِبُوا مَجَالِسَ الصُّعَدَاتِ: اس کے معنی بھی

وہی ہیں۔

تَخَرَّجْتُمْ إِلَى الصُّعَدَاتِ: تم رستوں اور جنگلوں

میں نکل جاتے۔

إِنَّهُ خَرَجَ عَلَى صُعَدَةٍ يَتَّبَعُهَا حَذًا أَقْبَىٰ عَلَيْهَا

قَوَصَتْ لَوْتَمَنَ يَنْهَاهَا إِلَّا قَرَأَهَا: ایک گدھی پر سوار

ہو کر نکلے، جس کی پیٹھ لمبی تھی، اس کے پیچھے اس کا بچہ تھا اس

گدھی پر ایک کٹی پٹری تھی، جس نے اس کے سارے جسم کو

پشت کے سوا ڈھانپ لیا تھا۔

يُبَارِئِينَ الْأَعْدَةَ مُمْعِدَاتٍ: باگوں سے زور

کر رہی تھیں جب وہ چڑھ رہی تھیں، تمہاری طرف آرہی تھیں۔

ایک روایت میں الْأَسِنَّةُ ہے یعنی بھالوں کی طرح سیدی

آرہی تھیں، عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ:

صَعَدَ إِلَى فَوْقِ صُعُودًا: اوپر چڑھ گیا۔

اور:

اصْبَعَدَ فِي الْأَرْضِ: چلا گیا، روانہ ہوا۔

لَا صُلُوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَابِلُ

جو شخص نماز میں سورۃ فاتحہ اور (مزید) کچھ زیادہ (یعنی سورت)

نہ پڑھے، اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

فَلَوْ يَسْتَعِي صُعَدًا: وہ بڑھتا اور چڑھتا چلا جاتا ہے۔

فَصَعَدَ لِي النَّظَرُ وَصَوَّبَهُ: مجھ کو اوپر سے نیچے

تک دیکھا۔

أَلَسْتَ طِجُّ الصُّعُودِ: وہ صبح جو طویل اوپر چڑھنے

والی ہو یعنی صبح کا ذب۔

كَأَنَّمَا يَنْطَعِي صُعُودًا: جیسے چڑھائی پر چڑھتے ہیں

اور اُترتے ہیں (یعنی آگے کو زور دے کر چلتے) (مشہور روایت)

فِي صَبَبٍ: یعنی جیسے نشیبی مقام میں اُترتے ہیں۔

صُعْدٌ جمع ہے صُعُودٌ کی (جیسے مُبْطٌ جمع ہے مُبُوطٌ

کی)۔

صَعْدٌ: چڑھائی کو کہتے ہیں (جیسے صَبَبٌ آثار کو)۔

مَا لَصَعْدًا نِي شَيْءٍ مَّا لَصَعْدًا شَيْءٌ خُطْبَةٌ

النِّكَاحِ: مجھ پر کوئی امر اتنا شاق اور دشوار نہیں جیسے نکاح

کے جلسہ میں شریک ہونا کیونکہ نکاح کا جلسہ پراپیٹ ہوتا ہے

اس میں حاکم اور محکوم برابر ہیں)۔

إِنَّ عَلَى كُلِّ رَئِيسٍ حَقًّا: اُنْ تَحْضِبُ

الصُّعْدَةَ أَوْ تَسْتَدْفِتُ: ہر رئیس پر لازم ہے کہ برچے کو

رنگین کرے (دشمنوں کے خون سے یا برچہ ہی ٹوٹ جائے)۔

الصُّعِيدُ الطَّيْبُ يَكْفِيهِ: پاک مٹی اس کو بس کرتی

ہے (یعنی جب بالی نہ ملے تو تيمم کافی ہے)۔

يَجْمَعُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ فِي صُعِيدٍ

وَاحِدٌ -

ہو اور میدان

قَلْبٌ

سے ملی، آپ

حَتَّى

رشتہ اوپر چڑھ

قصہ

سَمَہ

جلی گئی۔

أَقْبَلَهُ

کے بالائی جانب

صَعَا

صَعُودٌ

صُعِيدٌ

يَتَصَعَّدُ

شتر پر تک

صَاعِدٌ

اس چڑھا دور

أَزْوَاحِهِمْ

صَعْرًا: ایک

ہانا، چھوٹا ہونا

تَصْعِيدٌ

تَصْعَعٌ

يَأْتِي رَا

ایسا زمانہ ایسا

مغرور، لوگ

لَا يَكِلِي

بِئْسَ رَا

اب غلام

حاکم نہ ہوں گے مگر

واحد۔ اگلے اور پچھلے سب لوگ (قیامت کے دن) ایک ہوا میدان میں جمع کئے جائیں گے۔

فَلَقَيْنَهُ مَصْعِدًا وَآنَا مَهْبِطَةٌ۔ میں آنحضرت سے ملی، آپ چڑھ رہے تھے میں اتر رہی تھی۔

حَتَّى صَعِدَ الْوَسْطَىٰ۔ یہاں تک کہ وحی لانے والا زشتہ اوپر چڑھ گیا۔

فَصَعِدَ ابْنِي۔ وہ دونوں مجھ کو لے کر اوپر چڑھ گئے۔ سَمَا بَصِيرًا صَعِدًا۔ میری نگاہ اوپر چڑھتی

چلی گئی۔ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الصَّعِيدِ۔ ایک عورت مدینہ کے بالائی جانب سے آئی۔

صَعِدًا۔ سخت۔ صَعُودٌ۔ یہ ایک پہاڑ ہے آگ کا دوزخ میں۔

صَعِيدًا زَلْفًا۔ ہوا رچکنا مقام۔ يَتَصَعَّدُ فِيهِ الْكَافِرُ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ کافر اس پر

شتر برس تک چڑھتا رہے گا۔ صَاعِدُ إِلَيْكَ أَسْرًا وَاحْتَمَمَ۔ ان کی رو میں تیرے

پاس چڑھادوں گا (کذا فی مجمع البحرین) دمالاک صَاعِدُ إِلَيْكَ بِأَرْوَاحِهِمْ ہوتا تو پھر یہ معنی درست ہوتے۔

صَعْرٌ۔ ایک قسم کا گوند (یعنی معرور گھانا) ایک طرف جھک جانا، چھوٹا ہونا۔

تَصْعِيرٌ۔ غرور سے منہ پھیر لینا، ناک بھوں چڑھانا۔ تَصْعُرٌ۔ مائل ہونا۔

يَأْتِي زَمَانٌ لَيْسَ فِيهِ إِلَّا أَصْعَا أَوْ أَبْعَدُ۔ ایک زمانہ ایسا آئے والا ہے کہ اس میں یا تو منہ پھرانے والے

(مغرور) لوگ ہوں گے، یا ناقص کم ذات سفلے۔ لَا يَلِي إِلَّا مَرَبَعًا فَلَا يَنْ إِلَّا كُلَّ أَصْعَا

أَبْتَرُ۔ اب فلاں شخص (یعنی حضرت علیؑ) کے بعد لوگوں کے حکمران ہوں گے مگر جو حق سے منہ پھیرنے والے ہیں اور ناقص و

عیب دار ہیں، دُوم بریدہ (یہ حضرت عثمانؓ نے کہا معاویہ اور بنی اُمیہ کی حکومت کی طرف اشارہ ہے)۔

كُلُّ صَعَاٍ مَلْعُونٌ۔ ہر گھنڈہ کرنے والا مغرور ملعون ہے (اس پر اللہ کی لعنت ہے)۔

فَأَنَا إِلَيْهِ أَصْعَوُ۔ میں تو اس کی طرف زیادہ مائل ہوں۔

إِنَّهُ كَانَ أَصْعَا كُفَا كُفَا۔ حجاج مردود مغرور اور سنسنے والا تھا (یعنی لوی دیکھتا تو یہ سمجھتا کہ ہنس رہا ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ : قَصِيرٌ كُفَا كُفَا یعنی پست قدم ہنس گئے۔

صَعْرٌ۔ ایک بیماری ہے اونٹ کی، جس میں اس کی گردن ایک طرف مڑ جاتی ہے (پھر یہ لفظ غرور کے معنی میں مستعمل ہو گیا

کیونکہ مغرور شخص بھی اپنی گردن لوگوں کی طرف سے پھیر لیتا ہے اور رُود گردانی کرتا ہے)۔

فِي الصَّعِي الدِّيَةِ۔ اگر گردن مروڑی جائے تو اس میں دیت لازم ہوگی۔

صَعْرٌ رَاةٌ۔ گھانا۔ تَصْعُرٌ مَّا گھونا۔

صَعْرٌ دُوسٌ۔ ایک قسم کا گوند ہے۔ صَعَارٌ قُبٌ۔ یہ صَعْرٌ دُوس کی جمع ہے۔

صَعَصَعَةٌ۔ جڈا کرنا، ڈرنا، ہلانا۔ تَصْعُصُعٌ۔ ہلنا، متفرق ہونا، نامرد ہونا، عاجزی کرنا۔

تَصْعُصُعٌ بِهِمُ الدَّهْرُ فَأَصْبَحُوا كَلَا شَيْءٍ۔ زمانے نے ان کو متفرق کر دیا (پریشان کر دیا) بکھیر دیا (نہست و نابود ہو گئے،

ایک روایت میں تَصْعُصُعٌ ہے ضد جمع ہے۔ یعنی ذلیل و خوار کر دیا)۔

فَصَعَصَعَتِ التَّرَايَاتُ۔ جھنڈے ہلنے لگے۔ صَعَصَعَةٌ۔ ایک شخص کا نام ہے جو حضرت علیؑ کے رفیقوں

لے بعضوں نے صحابہؓ کے معنی میں لے کر لیں۔ ۱۲ منہ

پروردگار کی چیز سے بیہوش نہیں ہوتا بلکہ سب چیزیں اس کے
ڈر سے بیہوش ہو جاتی ہیں۔

صَعَلَ - چھوٹا باریک سر ہونا۔

أَصْعَل - باریک پتلے سرو والا یا دُبلّا نحیف۔

لَمْ تَزِدْ بِهِ صَعْلَةً - اس کا چھوٹا سر ہونے سے

اس میں عیب نہیں ہوا۔

كَأَنِّي بِهِ صَعْلٌ يَهْدِي مَرَّ الْكَعْبَةِ - (ایک روایت

میں آصْعَلُ ہے) یعنی جیسے میں اس کو دیکھ رہا ہوں چھوٹے

سرو والا کعبہ کو گرا رہا ہے (یہ قیامت کے قریب ہو گا)۔

كَأَنِّي بِرَجُلٍ مِّنَ الْحَبَشَةِ أَصْعَلٍ أَصْمَعَ قَاعِدٌ

عَلَيْهَا وَهِيَ تَهْتَدُ - جیسے میں ایک حبشی کو دیکھ رہا ہوں

(جس کی پنڈلیاں چھوٹی چھوٹی) اور سر چھوٹا، باریک کان

چھوٹے چھوٹے، وہ کعبہ پر بیٹھا ہے اور کعبہ گرا جا رہا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ قیامت کے قریب بے دینی اور دیرینہ

کا زور ہو گا۔ حبش کے نصاریٰ بھی سب دہری اور نیچری ہو جائیں

گے خدا کے قائل نہ رہیں گے اور ان میں سے حبشی بادشاہ مکہ پر

بھی تسلط کر لے گا اور کہے گا کہ یہ گھر کیوں بنایا گیا اور لوگ اس

کی تنظیم کیوں کرتے ہیں۔ عجب بیوقوف ہیں۔ اور اس کو گرا کر

سہا کر دے گا۔ قرآن نے بھی تیسری صدی میں ایسا ہی کیا

تھا۔ کعبہ کو خراب کیا اور حاجیوں کو گدھا کہہ کر حرم کے اندر قتل

کیا حجر اسود کو اکھڑ کر لے گئے۔

كَانَ صَعْلَ الرَّأْسِ يَا أَصْعَلِ الرَّأْسِ - منہ

کا سر چھوٹا تھا۔

إِصْعَانٌ - چھوٹا سر، کم عقل ہونا۔

إِصْعَانٌ - باریک اور لیلیف ہونا۔

صَعْلُولٌ - مفلس، محتاج۔

يَسْتَفْتِي بِصَعَالِ الْبُلْبُلِ الْمُهَاجِرِينَ - آنحضرتؐ

مہاجرین کے غریب نادار غصوں کی برکت اور وسیلہ سے اللہ

سے تسبیح اور نغمہ پڑھتے تھے (دوسری حدیث میں ہے کہ مفلس

لوگ مال داروں سے پانچ سو برس پیشتر بہشت میں جائیں گے

أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَمَعْلُوكٌ - معاویہ تو مفلس نادار

ہے۔

صَعْنَبٌ - چھوٹے سرو والا۔

صَعْنَبَةٌ (کسی چیز کو) اکٹھا کر کے بیچ کا حصہ ادنیٰ

کر دینا، القباض۔

إِنَّهُ سَوَى شَرِيْدَةٍ فَلَبَقَهَا ثُمَّ صَعْنَبَهَا

آپ نے فرید بنایا اس کو لت کیا پھر سب طرف سے برابر کر کے

بیچ میں ادنیٰ کیا۔

صَعْوٌ - باریک ہونا چھوٹا ہونا۔ مولاد ایک زچڑ یا کانام)۔

صَعْوٌ - مولیٰ (یہ ایک چڑیا ہے)۔

نَاقَةٌ صَعْوَةٌ - چھوٹے سر کی اونٹنی۔

مَا لِي أَرَىٰ أَبْنَاكَ خَائِرَ النَّفْسِ قَالَتْ مَا تَتَّ

صَعْوَةٌ - آپ نے اُمّ سلیم سے پوچھا کیا سبب ہے میں تیرے

بیٹے کو دیکھتا ہوں کہ حسرت اور بھاری ہو رہا ہے (یعنی

رنجیدہ اور مغموم) انھوں نے کہا کہ اس کی مولیٰ زچڑیا، گزنی

بَابُ الصَّادِ مَعَ الْغَيْنِ

صَغْرٌ - چھوٹا ہونا۔ جیسے صَغَارَةٌ اور صَغْرٌ اور

صَغْرٌ اور صَغْرٌ اُن ہے۔ ذلت پر راضی ہونا، سوچ

ڈھبنے کے قریب ہونا۔

تَصْغِيرٌ - چھوٹا کرنا جیسے إِصْغَارُ صَاغِرٍ -

ذلیل، ذلت پر راضی)۔

صَغَامٌ - ذلت، رسوائی۔

تَصَاغُرٌ - چھوٹا بن جانا۔

إِذَا قُلْتُ ذَٰلِكَ تَصَاغُرُ حَتَّىٰ يَكُونَنَّ مِثْلَ

الدُّبَابِ - جب یہ کہتا ہے تو شیطان چھوٹا بن جاتا ہے،

یہاں تک کہ مکھی کے برابر ہو جاتا ہے یا مکھی کی طرح ذلیل اور

خوار ہوتا ہے۔

نے والا

دُری

میں قبر

مجھ سے

ننا کر اس

ہے یا اور

۱۔ اور اکثر

بیعت

ب اگر جہا

فَا فَا اَعْلَم

کی طرح

من میں

جب

تو پیدا ہوئے

نہیں ہوئی

می اس کو

ہوتا ہے

مت کا انا

۱۔

مَنْ اَلْاَشْيَاءُ

يَوْمَ عَمِ الْمَنَافِقِينَ وَصَحْبِ الْأَسَدِ بْنِ ذَرٍّ
علیؑ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے ان کو خلافت عطا فرمائی، منافقوں کی ناک میں مٹی لگا کر اور
حد کرنے والوں کو ذلیل کر کے۔

الْمُحْدِمُ يَقْتُلُ الْحَيَّةَ بِصَخَرٍ تَهَا. احرام والا شخص
سانپ کو ذیل سمجھ کر مار ڈالے۔

قَالَ عُرْوَةُ فَصَغَّرَ لَا. عروہ نے کہا، انھوں نے ان کو
کم سن سمجھا (کسی کی وجہ سے ان کو خوب یاد نہ رہا) (ایک روایت
میں فَصَغَّرَ لَا یعنی اللہ ان کو بخش دے)

يُرْتَبِي صِغَارَ الْعِلْمِ قَبْلَ كِبَارِهِ. پہلے علم کی چھوٹی
چھوٹی باتیں (یعنی جزئیات) یاد کرانے پھر بڑی بڑی باتیں قواعد
اور اصول کلیہ سکھائے تعلیم کا یہی طریقہ ہے اور جو لوگ شروع
ہی طالب علموں کو اصول اور منطق کی کتابیں پڑھانے لگتے ہیں
وہ بے وقوف ہیں۔

فِي بَنَاتِي الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ. وضع اور شریف
سب کے قبول میں۔

أَتَجَّزَّ الْأَصْغَرَ. چھوٹا حج (یعنی عمرہ۔ اس کے مقابلہ
میں بڑے حج کو حج اکبر بولتے ہیں جس میں عرفات کا وقوف اور
رمی جمار وغیرہ ہوتا ہے۔ اور جن لوگوں نے عرفہ کے روز جمعہ کا
دن پڑ جانے سے اس کو حج اکبر قرار دیا ہے، انھوں نے سہلی فکر
سے کام لیا ہے۔)

لَا يَقُومُ مَعَهُ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ. ان کے ساتھ
ہم میں سے وہی شخص جائے جو سب لوگوں میں کم عمر ہو (کیونکہ یہ
حدیث ایسی مشہور ہے کہ ہم میں سے بچے کو معلوم ہے)۔

لَا تُنْكَحُ الصَّغِيرَى عَلَى الْكُبْرَى وَلَا عَكْسُهُ
جو عورت رشتہ میں چھوٹی ہو (مثلاً بھتیجی یا بھانجی) وہ اس عورت
پر نکاح نہ کی جائے جو رشتہ میں بڑی ہو (مثلاً چھوٹی اور حنا لم
اور نہ اس کا اُلٹا کیا جائے یعنی بھتیجی یا بھانجی نکاح میں ہو پھر
چھوٹی یا خالہ سے نکاح کرے (مطلب یہ ہے کہ ایسی عورتوں کو

نکاح میں جمع کرنا حرام ہے)۔

صَا عُرْوَةَ فِيمَاءً. ذلیل غوار۔

الْمَرْءُ بِأَصْغَرِيهِ إِنْ قَاتَلَ قَاتِلَ يَمِينِهِ
وَإِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِبَيِّنَاتٍ. آدمی اپنی وہ چھوٹی چوڑی
کی وجہ سے آدمی ہے، ایک تو دل دوسرے زبان سے (ان
دونوں کی درستی پر آدمیت کا انحصار ہے)۔

لَمْ يَدَّخِرْ أَحْصَرَ وَلَيْدٍ تَرَاهُ فَيُعْطِيهِ.

اگر حضرت صلح کے پاس جب کسی فصل کا بیوہ اول بار آتا، تو
آپ اس بچہ کو بلاتے جو سب سے چھوٹا وہاں موجود ہوتا اس کو
دیتے (مثلاً جب آم یا خرپوزے یا انگور یا کھجور کسی بیل کا بھی ہو
ہو اور وہ پہلی مرتبہ سامنے آئے تو اس میں سے کسی بچہ کو
دینا مسنون ہے کیونکہ بچے بے گناہ اور معصوم ہوتے ہیں،
ان کی وجہ سے اللہ برکت دے گا اور وہ بیوہ صحت اور
عافیت کے ساتھ کھا افسیب کرے گا۔ ہمارے ملک میں بعض
جابلے عورتیں آم یا خرپوزہ یا اور کوئی فصلی بیوہ اس وقت
تک نہیں کھاتیں جب تک اس پر فاتحہ نہ پڑھ لیتیں، مگر یہ
عمل شریعت سے ثابت نہیں ہے)۔

مَا أَسْتَلَكُمُ عَنِ الصَّغِيرَةِ وَمَا أَرَكَبَكُمُ

الْكَبِيرَةَ. تم لوگوں کا عجب حال ہے صغیرہ (یعنی چھوٹے
گناہوں کو تو پوچھتے ہو اور بڑے گناہوں کو مزے سے کرتے
ہو (خدا سے نہیں ڈرتے۔ یہ حضرت ابن عمرؓ نے عراق والوں

سے کہا جب انھوں نے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر احرام والا شخص
سکھی کو مار ڈالے تو کیسا ہے؟ انھوں نے جواب میں مشرک
سبحان اللہ، سکھی کا مارنا کیسا، خوب ہی یہ دریافت کرنے
والے۔ اور ہمارے پیغمبر کے نواسے اور پیارے امام حسینؑ

کو بلاتال شہید کر دیا۔ ایسے لوگوں کو خدا صلیح منیٰ میں توبہ
کی توفیق مرحمت فرمائے)۔

مترجم کہتا ہے بعینہ اسی طرح کا ایک واقعہ مجھ پر
بھی گزر چکا ہے۔ میں زمانہ جوانی میں کبھی کبھی پریشان ہو کر

تفریح طبع کے لئے شطرنج کھیلا کرتا، کبھی گانا اور ارمونیم بھی سن لیتا۔ ایک حنفی صاحب نے جو اپنے آپ کو بڑا متقی اور پرہیزگار سمجھتے ہیں، مجھ پر اعتراض کیا۔ حالانکہ وہ غیبت اور جھوٹ اور ترک جمعہ اور جماعت اور مسلمانوں خصوصاً اہل حدیث کی ایذا دہی کو اپنے لئے ایک مشغلہ سمجھتے ہیں۔ اُن کے اعتراض کرنے پر مجھ کو بے اختیار ہنسی آئی۔ ایک صاحب اور بھی جو خود کو اہل حدیث کہتے اور بڑے تقویٰ اور پرہیزگاری کا دم بھرتے، وہ بھی حنفی صاحب کی طرح، شطرنج اور سماع کی وجہ سے مجھ پر ملامت کرتے۔ مگر حضرت کا خود اپنا حال یہ تھا کہ ایک مسلمان کا مال فریب دے کر چٹ کر گئے۔ لوگوں سے قرض لے کر پھر دینے کا نام نہ لیتے۔ کسی وعدہ کا اعتبار نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے بچائے رکھے۔ احناف تو آج تک بدنام تھے کہ ان کو صدق، ایمان، عہد اور امانت داری کی پرواہ نہیں ہے لیکن اب وہ لوگ بھی جو خود کو اہل حدیث کہتے ہیں لوگوں سے دغا بازی اور وعدہ خلافی اور ہر طرح کے ناجائز کام کر رہے ہیں اس پر سخت حیرت ہوتی ہے کہ تقلید کو جس کا غایت درجہ یہ ہے کہ کمرہ اور بدعت گناہ صغیرہ ہوگی چھوڑ کر کبرہ گناہوں میں، یعنی جھوٹ اور خیانت اور دغا بازی میں مبتلا ہو گئے، لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَبِيبِنَا وَوَلَدِنَا وَشَاهِدِنَا وَعَائِلَتِنَا وَصَاحِبِ بَيْتِنَا وَكَلْبِنَا وَذَكْرِنَا وَأُنثَانَا۔ یا اللہ ہم میں سے زندہ اور مردہ اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت سب کو بخش دے (حالانکہ چھوٹا بچہ معصوم ہوتا ہے اور مراد ان گناہوں کی بخشش ہے جو بڑا ہو کر اس کی تقدیر میں لکھے ہوں)۔

صَغِيرٌ - وہ گناہ جس پر اللہ تعالیٰ نے کوئی خاص سزا مقرر نہیں کی یا صاف طہر پر اس سے منع نہیں فرمایا۔ (اگر کبیرہ وہ گناہ جس پر سزا مقرر ہے یا واضح طور پر اس کی ممانعت قرآن میں بیان کی گئی ہے۔ بعض حضرات نے کچھ اور مراعات

بھی کی جو حدیث کی کتابوں سے معلوم ہوگی)۔
صَغِيرَةٌ - لنگھی کرنا۔

سَمِعَ عَنِ الطَّبِيبِ الْمُحَرَّمِ فَقَالَ إِنَّا أَنَا فَمَصْغَعٌ فِي سَائِرِ هَذِهِ الْأَرْحَابِ - (ترجمہ) میں نے کہا کہ صحیح اس غصعہ ہے (سین سے) یعنی میں بالوں کو احرام باندھنے وقت خوشبو سے تر ہونے لیتا ہوں (عرب اہل زبان کہتے ہیں کہ) صَغِيرَةٌ مَصْغَعٌ - اپنے بالوں میں لنگھی کی۔

صَغِيرٌ - بہت کھالینا۔
صَغِيرٌ يَأْمَنُ يَأْمَنُ - جھک جانا، ڈوبنے کے قریب ہونا۔
إِصْغَاعٌ - کان لگا کر سننا، جھکانا۔

صَاغِيَةٌ - دوست، آشنا، عزیز و اقربا جو اپنی ماں ہیں لے کر تیرے پاس آئیں۔

إِنَّهُ كَانَ يُصْغِي لَهَا إِحْلَاءً - اس حضرت علیؑ کے لئے برتن جھکا دیتے۔ (تاکہ آرام سے پانی پی لے) اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دوزخوں کا چھوٹا پانی پاک ہے)۔

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِبَيْتِنَا - جب صور چھوٹا جائے گا تو جو کوئی اس کی آواز سنے گا وہ اپنی گردن اس کی طرف جھکائے گا (خبر کرے گا کہ یہ آواز کہاں سے آرہی ہے)۔

كَاتَبَتْ أُمِّيَّةُ بْنُ خَلْفٍ أَنْ يُحْفَلَنِي فِي صَاغِيَتِي بِمَكَّةَ وَاحْفَظْهُ فِي صَاغِيَتِهِ بِالسَّيْلِ بِتَقْدِيرِ (عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ) میں نے امیہ بن خلف کو (جو مکہ کے مشرکین میں سے تھا) یہ لکھا کہ وہ میرے عزیزوں اور رشتہ داروں کی مکہ میں نگہبانی کرے میں اس کے لوگوں کی مدینہ میں نگہبانی کروں گا۔
كَانَ إِذَا أَخْلَا مَعَ صَاغِيَتِهِ وَذَرَا فَرَسَهُ إِنْبَسَطَ - حضرت علیؑ جب اپنے خاص لوگوں اور خیر خواہوں میں ہوتے تو کھل کر باتیں کرتے (خوش رہتے)۔

لِسَمِ كَانَ مَعَهُ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ - لوگ حضرت علیؑ کی طرف کیوں آتے تھے۔

این
زول
ن
ا تو
سا کو
نیم
کو
با
در
ض
ت
کر
کھ
ر
کرتے
بال
نص
رایا
ر
سین
تقویٰ
بہر
ہوکر

باب الصاد مع الفار

صَفَّتْ. اعراض کرنا، معاف کرنا۔

تَصَفَّتْ. قوی ہونا، مضبوط ہونا۔

صَفْتَةٌ. غلبہ۔

صِفَتٌ اور صِفَتَانِ اور صِفَتَانِ اور صِفَتَانِ

ٹھوس، بدن پر گوشت۔

وَرَانِي صِفَتَانَا. (مفضل بن رلان نے کہا کہ میں نے

امام من بصری سے دریافت کیا اگر کوئی خواب سے بیدار ہو اور

پا جامہ پر تری دیکھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تو ایسی حالت میں

غسل کر) انہوں نے دیکھا میں موٹا تازہ پر گوشت آدمی ہوں

(ایسے آدمی میں مٹی بہت ہوتی ہے تو گمان غالب یہی ہے کہ وہ

ترمی تیری مٹی کی ہوگی)۔

صَفَحَ. روگردانی کرنا، معاف کرنا، چھوڑ دینا، اغماض کرنا۔

جانے دینا، تلوار کے عرض سے مارنا، سائل کو جواب دینا، چوڑا

کرنا، ایک ایک کر کے دیکھنا۔

تَصَفَّيْجٌ. چوڑا یا لمبا کرنا، تالی بجانا، صاف پتھروں کا

فرش بچھانا۔

مَصْفَاةٌ. ہاتھ سے ہاتھ لانا۔

تَصْفَاخٌ. بند کر لینا۔

إِصْفَاحٌ. سائل کو جواب دینا۔

تَصَفَّيْجٌ. غور کرنا، تلاش کرنا، کتاب کا صفحہ صفحہ دیکھنا۔

التَّصْفِيْجُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْجُ لِلنِّسَاءِ (اگر نساء

میں کوئی حادثہ ہو یا امام بھول جائے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور

عورتیں دستک دیں۔

(بعض نے کہا کہ تَصَفَّيْجٌ اور تَصَفَّيْجٌ کے ایک ہی معنی

ہیں۔ بعض نے کہا تَصَفَّيْجٌ ایک ہاتھ کی پشت دوسرے ہاتھ

کی پشت پر مارنا، اور تَصَفَّيْجٌ ایک ہاتھ کی پھیلی دوسرے ہاتھ

کی پھیلی پر مارنا)۔

صَفَحَ الْقَوْمَ. لوگوں نے تالی بجائی۔

الْمَصْفَاةُ عِنْدَ الْإِقْدَاءِ. مصافحہ ملاقات کے وقت کرنا

چاہئے (جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے ملے، بس یہی

سنت ہے۔ لیکن نماز کے بعد معاف کرنا، یا جمعہ، وعظ اور عیدین

کی نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا طریق سنت نہیں ہے)۔

أَكَاثَتِ الْمَصْفَاةِ فِي أَصْحَابِ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ

وَسَلَامُهُ. کیا آں حضرت صلعم کے اصحاب مصافحہ کرتے تھے؟

(طیبی نے کہا مصافحہ ہر ملاقات کے وقت منوں اور مستحب ہے

لیکن صبح اور عصر کی نماز کے بعد جو لوگوں نے مصافحہ کی عادت

کر لی ہے اس کی اصل شرح شریف سے کچھ نہیں ہے، مگر اس

میں کوئی قباحت بھی نہیں ہے اگر اس کو احکام شرعیہ سے علیحدہ

ہی سمجھ کر صرف اپنے ذوق کی تسکین کے لئے کیا جائے تو ایک

مباح بدعت ہے کیونکہ اصل مصافحہ کی شریعت سے ثابت ہے

البتہ مرد بے ریش کے مصافحہ سے پرہیز کرنا چاہئے)۔

مترجم کہتا ہے طیبی کا یہ خیال مسلم نہیں ہے اور جماعت

علماء نے عصر اور ظہر کے بعد مصافحہ کرنے کو مکروہ بتایا ہے رہا

یہ امر کہ شریعت سے اصل مصافحہ ثابت ہے، اس سے عصر

اور ظہر اور عید اور جمعہ اور مجلس وعظ کے بعد مصافحہ کا جواز

نہیں نکلتا کیونکہ یہ شریعت میں تصرف اور تغیر ہے اور شریعت

کے ہر ایک حکم کو اس کے محل ہی میں بجالانا چاہئے جس کو

شارع نے بیان کر دیا ہے۔ اگر ایسا تصرف اور تغیر جائز ہو تو

تمام بدعتیں جائز ہو جائیں گی۔ مثلاً کوئی نماز کے بعد ایک طرح

کی اذان دیا کرے یا وہاں کے دفع کرنے کے لئے اذان دے یا قبر پر

قرآن پڑھنے کے لئے لوگوں کو جمع کرے یا کھانے پر فاتحہ دے

وہ کہہ سکتا ہے کہ اذان کی اصل تو شریعت سے ثابت ہے۔ اسی

طرح قرآن پڑھنا بھی ثابت ہے، اسی طرح سورہ فاتحہ بھی پڑھنا

شریعت سے ثابت ہے اور یہ ایک مغالطہ ہے شیطان کا۔

صحیح یہ ہے کہ جس عبادت کا جو محل آں حضرت نے بتلادیا ہے

اسی محل میں اس کا کرنا سنت ہے اور بے موقع اور بے محل

اس کا کرنا بدعت رہے گا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ صحابہؓ نے اس شخص کا انکار کیا جس نے عید گاہ میں نماز عید سے پہلے نفل پڑھے۔ اسی طرح جس نے جھینکنے کے بعد السلام علیکم کہا، آں حضرتؐ نے اس کا انکار کیا۔ حالانکہ نفل پڑھنے کی اور سلام کرنے کی اصل شریعت سے ثابت ہے۔

قَلْبُ الْكُفْرِ مِنَ الْمُصْحَفِ عَلَى الْحَقِّ. مومن کا دل حق بات کی طرف جھکایا جاتا ہے (ایمان کا یہ تقاضا ہے کہ جس بات کو غور و فکر کے بعد قرآن اور حدیث کی رو سے حق سمجھے اور اس کی طرف پھر جائے۔ اپنے ملک کے رسم و رواج، اپنے بزرگوں کے طریقہ کو خیر باد کہہ دے اور یہ ترک و اختیار کسی جبر و اکراہ کے ہونا چاہئے۔ اگر یہ بات اس میں نہیں ہے کہ اپنے ملک کے رسم و رواج یا اپنے خاندان یا بزرگوں یا والدوں کے طریق کو وہ مقدم رکھتا ہے یا اپنی بات کی توجہ کرتا ہے ایسے شخص کا ایمان کامل نہیں ہے)۔

الْفُتُوحُ أَرْبَعَةٌ مِنْهَا قَلْبُ الْمُصْحَفِ، مَجْتَمَعٌ فِيهِ لِفَاقٌ وَاتِّحَادٌ. دل چار طرح کے ہیں۔ ایک دُورِ دِل میں ایمان اور لِفَاق و دُورِ دِل موجود ہیں یعنی زبان پر تو ایمان کا دعویٰ ہے اور دل میں اس کا یقین نہیں، جب مومنوں کو پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں اور جب کافروں کو پاس بیٹھتے ہیں تو ان کے کافرانہ طرزِ عمل میں شریک ہوتے ہیں)۔

غَيْرُ مُصْحَفٍ رَأْسُهُ وَلَا صَافِحٍ يَخِي. نہ تو اپنا سر اٹکائے ہوئے نہ ایک طرف اپنا رخسار پھیرے ہوئے۔

تَزُولُ عَنْ مَصْحَفِي الْمَعَابِلُ. میرے منہ کی (طرف) جانب سے تیر یا برجھ پھسل رہے تھے۔

تَحْرِيْنُ الْمُصْحَفَيْنِ وَتَحْرِيْلُ الْمَسْرُوبَةِ. دو مقدس کے دونوں کناروں کے لئے اور ایک خود مقدس کے (یعنی اسٹنہا کے لئے کم سے کم مین پتھر لے)۔

لَوْ وَجَدْتُ مَعَهَا رَجُلًا لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ

غَيْرُ مُصْحَفٍ يَا غَيْرُ مُصْحَفٍ سعد بن عبادہؓ نے کہا، یا رسول اللہ! صلعم میں تو اگر اپنی بیوی کے پاس غیر مرد کو پاؤں تو تلوار کی (دھار کی طرف سے) ذکر اُلٹی طرف سے یا عرض سے اس کا کام تمام کر دوں۔

قَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَنْحَوَارِ جَنَازَتِكُمْ يَا سَيِّدِي غَيْرُ مُصْحَفَاتٍ. ایک خارجی نے کہا ہم تم کو تلواروں سے بھارتی طرف سے ماریں گے نہ کہ ان کے عرض سے (اہل عرب کہتے ہیں کہ)؛

أَمْضَوْهُ يَا سَيِّدِي. یعنی تلوار کے عرض سے اس کو مار نہ دھار سے)۔

إِنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مُّصْحَفَ السَّاسِ. انھوں نے ایک شخص کا ذکر کیا جس کا سر چوڑا تھا۔

صَفُوحٌ عَنِ الْجَاهِلِيَّةِ. حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا کہ (وہ جاہلوں سے منہ پھیر لینے والے تھے (جاہلوں کا جواب نہیں دیتے تھے اور نہ ان سے جھگڑا کرتے تھے)۔

صَفُوحٌ. اللہ تعالیٰ کی بھی صفت ہے اس لئے کہ وہ بندوں کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے اور ان کو فوراً ہی سزا نہیں دیتا۔

مَلَائِكَةُ الصَّفِيحِ الْأَعْلَى. بلند ترین آسمان کے فرشتے۔

صَفِيحٌ آسمان کا ایک نام ہے۔

عَمَّا سَأَلَ الصَّفِيحُ الْأَعْلَى مِنْ مَلَكُوتِهِ سَبْعَ بِلْدَانِ آسمان کی آبادی اللہ تعالیٰ کے ملکوت سے ہے (وہاں مقرب فرشتے رہتے ہیں)۔

لَعَلَّاهُ قَامَ عَلَى بَابِكُمْ سَائِلٌ قِيَامُهَا مَوْكٌ۔

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ کسی نے گوشت کا ایک ٹکڑا مجھ کو تحفہ میں بھیجا، میں نے خدمت گار سے کہا کہ اس پارچہ کو آں حضرت کے لئے اٹھا رکھ، پھر جو دیکھا تو وہ ایک پتھر

کا ٹکڑا ہو گیا ہے۔ میں نے اس واقعہ کو آں حضرت سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا شاید کوئی سائل تمہارے دروازے پر آیا تھا مگر تم نے اس کو خالی محروم پھرا دیا اس وجہ سے یہ گوشت پتھر ہو گیا (راہل عرب کہتے ہیں کہ: صَفْحَتُهُ یعنی میں نے اس کو دیا۔ اور أَصْفَحْتُهُ اس کو خالی پھیر دیا کچھ نہیں دیا)۔

صَفْحٌ - یہ ایک مقام کا نام ہے حُنین اور حرم کی حدود کے درمیان۔

وَضَعَ الرَّجُلُ عَلَى صَفْحِ الذِّبْحَةِ - آں حضرت نے قربانی کے جانور کے ایک جانب پر پاؤں رکھا (یعنی ذبح کرتے وقت) (ایک روایت میں صَفْحُهَا ہے معنی وہی ہیں۔ بعضوں نے کہا یہ صَفْحٌ کی جمع ہے)۔

فَمَا بَقِيَ إِلَّا صَفِيحَةٌ يَمَانِيَّةٌ - (تو تلواریں میرے ہاتھ میں ٹوٹ گئیں) یمن کا ایک چوڑا کٹر رہ گیا۔ صَفِيحَةٌ - چوڑی تلوار۔

صَدَّقْتَ لَهُ صَفَاحِيحٌ - جو شخص زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن اس کے سونے چاندی کے) چوڑے چوڑے ٹکڑے بنائے جائیں گے (پھر ان سے اس کا بدن داغا جائے گا معاذ اللہ بجاؤ اور ہماری تقصیر معاف کر ہم نے بھی زکوٰۃ دینے میں غفلت کی ہے تیرے قصور وار ہیں)۔

مَنْ يُبْدِ لَنَا صَفْحَتَهُ نَقِمَ عَلَيْهِ - جو شخص اپنا مال ظاہر کرے گا تو ہم اس کو سزا دیں گے (اگر وہ چھپائے رکھے اور نہ کہے تو اللہ بخشنے والا ہے)۔

وَالصَّاحِفُ يَخْذِلُ - نہ اپنے رخسار کو ایک طرف پھراتے والا ہو گا۔

أَصَافَ مَتَكُومُ الْمَلَائِكَةُ - فرشتے تم سے معاف کرتے (اگر تم ہمیشہ اس حال پر رہتے جس حال پر میرے سامنے بیٹھے ہو)۔

وَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفَاحِهِ - اپنا پاؤں ذبح کے وقت

اس کے پہلو پر رکھا تاکہ وہ ملنے نہ پائے)۔

وَأَنَا أَتَمَّحْتَهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ - (حضرت عزرائیل علیہ السلام موت کے فرشتے کہتے ہیں کہ) میں آدمیوں کے منہ ہر دن میں پانچ بار غور سے دیکھتا ہوں (اس کی تیق کرنا ہوں کہ کس کی موت کا وقت آگیا تاکہ اس کی روح قبض کر دوں)۔

صَفَاحُ الرُّوحَاءِ - روماء کے اطراف و جوانب (روہ پیغمبروں کا راستہ ہے جب وہ بیت اللہ کا قصد کرتے ہیں)۔

مَرَرْتُ سَبْعِينَ نَبِيًّا عَلَى صَفَاحِ الرُّوحَاءِ عَلَيْهِمُ الْعَبَاءُ الْقَطَوُ إِنِّي يَقُولُ كَتَبْتُكَ عَبْدًا وَابْنُ عَبْدِكَ - حضرت موسیٰ، ستر پیغمبروں کے ساتھ قطوان کے قبل اور سے ہوتے روماء کے کناروں پر سے گزرے، لہذا کہتے جاتے تھے (یعنی تیرا بندہ، بندہ کا بیٹا تیری بارگاہ میں حاضر ہے)۔

صَعْدٌ - باندھنا، مضبوط کرنا۔

لَقَمْتُهُ أَدْرَ صَعْدًا - کبھی سی معنی ہیں۔

لَصَعْدٌ - دینا، غلام ہبہ کرنا۔

صَعْدٌ - وہ رسی یا تسمہ یا پٹری جس سے قیدی کو باندھیں۔

صَعْدٌ - عطیہ۔

إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ صَقِدَتِ الشَّيَاطِينُ -

جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو شیاطین باندھ دیئے جاتے ہیں (روزہ ان کو باندھ دیتا ہے، آدمی روزہ کی وجہ سے بُرے کاموں سے باز رہتا ہے، شیطان کا کید اور زور اس پر چل نہیں سکتا)۔

متروجم کہتا ہے کہ اس تاویل کی ضرورت نہیں شیاطین اگر باندھے جاتے ہوں تو کیا عجب؟ مگر غالباً مراد کل شیاطین نہیں ہے کیونکہ بعض لوگ رمضان میں بھی گناہوں سے باز نہیں آتے، تو شاید مراد وہ شیطان ہوں جو چھٹے پھرتے ہیں آدمی خاص آدمی سے متعلق نہیں ہیں، یا وہ شیطان جو فرشتوں کی

ابن چوری

نہی

پڑھنے سے

رکھے سے گویا

لَقَدْ

کراس کو پڑا

صَفَا

اصفاد اُس

طبی

ہے کہ میں اس

نہیں

صَفَا

صَفِيحٌ

صَفَا

تَصْفِيحٌ

صَفَا

اصفاد

اصفاد

اصفاد

اصفاد

اصفاد

اصفاد

اصفاد

اصفاد

اصفاد

اصفاد

اصفاد

اصفاد

اصفاد

ہاتھ چوری سے سُسنے کے لئے اوپر جاتے ہیں۔

نَهَى عَنْ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ۔ دو دنوں پاؤں جوڑ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا یعنی حالتِ قیام میں دو دنوں پاؤں ملا کر رکھنے سے گویا وہ بیڑی میں جڑے ہوئے ہیں۔

لَقَدْ أَسَدْتُ أَنْ أَرَى بِهٖ مَصْفُودًا۔ میں نے یہ چاہا کہ اس کو بیڑیاں ڈال کر لاؤں۔

صَفَدٌ۔ بیڑی جو قیدی کے پاؤں میں ڈالی جاتی ہے۔

أَصْفَادُ اس کی جمع ہے۔

طَبِیْ طَبْتُ لَمْ أَخْذْ عَلَیْهِ صَفَدًا۔ میرا علاج ایسا ہے کہ میں اس پر مزدوری نہیں لگتا (اجرت یا فیس کا طلب گاہ نہیں)۔

صَفْرٌ۔ پیٹ میں زرد پانی (صفر) جمع ہو جانا۔

صَفِیْرٌ۔ چھونک کی آواز نکالنا۔

صَفْرٌ اور صُفُورٌ۔ خالی ہونا۔

تَصْفِیْرٌ۔ زرد رنگنا۔

صُفْرٌ۔ زردی۔

إِصْفَارٌ۔ محتاجی، مفلسی، خالی کرنا۔

إِصْفَرَّ اسماً۔ زرد ہونا۔

صَفْرٌ اور صُفْرٌ اور صُفْرٌ۔ خالی۔

صَفْرٌ۔ مشہور مہینہ ہے جو محرم کے بعد ہوتا ہے۔ اور

یک پیٹ کی بیماری کو بھی کہتے ہیں جس سے آدمی کا چہرہ زرد

ہو جاتا ہے۔ یعنی یرقان اور بھوک اور عقل۔

لَا عُدُوْیَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفْرٌ۔ بیماری کا پھوٹ

لانا، آلو کا منخوس ہونا۔ اور صفر کوئی چیز نہیں ہے عرب

لوگ سمجھتے تھے کہ "صفر" ایک قسم کا سانپ ہے جو پیٹ میں

پیدا ہو جاتا ہے اور بھوک کے وقت آدمی کو ستاتا ہے، اور یہ

ایک مستعدی بیماری ہے۔ آں حضرت نے اس خیال کو باطل

کے بعضوں نے کہا کہ یہاں صفر سے مراد یہ ہے کہ محرم کو پیچھے

اور صفر کو مقدم کر دینا جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں ان مہینوں

کے اندر تقدیم اور تاخر کر لیا کرتے تھے۔ بعضوں نے کہا کہ لوگ صفر کے مہینہ کو منخوس سمجھتے تھے جیسا کہ اب تک بعض عورتیں اس ماہ صفر کو جگمگ و تیرہ تیری کا چاند بھی کہتی ہیں، نامبارک خیال کرتی ہیں۔ اسلام نے اس خیال کو باطل قرار دیا۔

مترجم کہتا ہے افسوس ہے کہ اب تک ہندوستان کے مسلمان ایسے وہی خیالات میں مبتلا ہیں کسی تاریخ کو منخوس کہتے ہیں، کسی دن کو نامبارک جانتے ہیں، تیرہ تیری کے صدقے نحوست کو دفع کرنے کے لئے نکالتے ہیں۔ اسلام میں ان باتوں کی کوئی اصل نہیں ہے سب دن اللہ کے دن ہیں اور جو اس نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور ہونے والا ہے اور بخوبی اور پختہ سب بھوٹے ہیں مسلمانوں کے اکثر جاہل بادشاہ اور دولت مند ان نجومیوں اور پنڈتوں کے فریب میں آ جاتے ہیں اور وہ طرح طرح کی باتیں بنا کر ان بے وقوفوں سے ہزار ہا روپیہ گھسیٹتے ہیں۔ اگر یہ مسلمان بادشاہ حدیث کا علم رکھتے تو کبھی ان کے فریب میں نہ آتے اور ہر کام میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے۔ سب اختیار اس کے ہاتھ میں ہے نہ ستارے کچھ کر سکتے ہیں نہ طالع کوئی چیز ہے نہ سعد اور نحس کوئی بات ہے۔ میں تو ان مسلمان بادشاہوں سے جو صرف نام کے مسلمان ہیں، نصاریٰ کے بادشاہوں کو بہتر سمجھتا ہوں۔ وہ عقل رکھتے ہیں اور علم سے ممتاز ہیں ایک پیسہ بھی کسی نجومی یا پنڈت کو نہیں دیتے اور ہر ایک کام سوچ سمجھ کر صلاح اور مشورہ کر کے چلاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا غلبہ دیا ہے کہ ہمارے زمانہ میں تقریباً تمام دنیا ان کے ہاتھ میں ہے۔ مسلمانوں کے پاس ایک ذرا سی سلطنت روم یعنی ترکی، اور سلطنت ایران باقی ہے۔ مگر ان میں ایران کی سیاہی صورت حال پریشان کن ہے۔ اس لئے کہ ایک طرف روس اور ایک جانب سے مغربی اقوام اس میں قدم جمائے گی فکر کر رہے ہیں۔ سلطان روم (ترکی) بھی نصرانی بادشاہوں سے جو چاروں طرف سے محیط ہیں، خوف زدہ اور مرعوب ہیں، وہ ان کے ایما اور مشوروں کو طوعاً و کرہاً وزن دیتے ہیں اور

مَرَاتِبِ

کہ، میں

وں (اس کی)

روح قبض

انہ (وہ)

کرتے ہیں،

سَرْدُ حَاءِ

عَبْدُ لَقَدْ

تھ قنوں کے

ے، لیکٹ

ی بارگاہیں

یا۔

سے قیدی کو

بِالشَّيْطَانِ

یہ جاتے ہیں

بُزْءِ كَاهِنٍ

پل نہیں نکلا

بِشَّيْطَانٍ

بشیا میں

سے باؤ نہیں

تے ہیں آدمی

زفر قنوں کی

پھونک پھونک کر قدم رکھ رہے ہیں۔ یہ سب کچھ اس بات کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں نے قرآن اور حدیث کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا، اسلام کی حدود و قیود کو توڑ کر عیش و عشرت میں پڑ گئے معلوم نہیں کہ مستقبل میں کیا ہونے والا ہے۔ اگر مسلمان اب بھی خواب غفلت سے نہ جاگے اور قرآن و حدیث کو اپنا دستور العمل نہ بنایا تو پھر ایک گز زمین بھی ان کی حکومت میں نہ رہے گی لیکن اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید۔

صَفْرَةَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔ اللہ کی راہ میں ایک بار بھوکا رہنا لال لال اونٹوں سے بہتر ہے (عرب لوگ کہتے ہیں کہ: صَفْرُ الْوَطْبِ۔ مشکیزہ خالی ہوا یعنی اس میں دودھ نہیں رہا)۔

إِنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ الصَّفَرُ فَنُفِثَ لَهُ السَّكَمُ۔ ایک شخص کے پیٹ میں پانی بھر گیا (استسقاء کی بیماری ہوئی۔ لوگوں نے کہا، شراب پیئے تو فائدہ ہوگا۔) آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے تمہاری شفا حرام میں نہیں رکھی، صَفْرٌ رَدَّ إِلَيْهَا وَمَلَأَ كِسَاءَهَا۔ اس کی چادر تو خالی ہے اور ازار بھری ہوئی ہے (مطلب یہ ہے کہ اس عورت کا اوپر کا بدن تو ہلکا ہے اور نیچے کا بھاری ہے)۔ کِسَاءُ هَا سَ إِذَا رَهَا مُرَادُ هَ، جیسے ایک دوسری روایت میں ہے کہ اوپر کے بدن سے سرین اور رانیں۔ اہل عرب کے نزدیک یہ مرغوب ہے کہ عورت کا پیٹ اور کمر پتلی ہو لیکن سرین بھاری ہو، اسی طرح رانیں اور پنڈلیاں)۔

أَصْفَرُ الْبَيُوتِ مِنَ الْخَيْرِ الْبَيْتُ الْقِصْفُ مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ۔ بھلائی سے خالی وہ گھر ہے جو اللہ کی کتاب سے خالی ہو نہ اس میں قرآن شریف ہو نہ اس گھر والوں کو قرآن یاد ہو۔ نَأَى فِي الْأَضْحَى عَنِ الْمُصَفَّاةِ يَأْتِي عَنِ الْمُصَفَّاةِ۔ اس حضرت نے قربانی میں کان کٹے ہوئے جانور سے منع فرمایا۔ (ایک روایت میں عَنِ الْمُصَفَّاةِ ہے، معنی دیہی ہیں۔

بعضوں نے کہا دہلا جانور) (ایک روایت میں: عَنِ الْمُصَفَّاةِ ہے، غنیمت مجھ سے، جس کے معنی غیر اور خراب جانور)۔

كَانَتْ إِذَا سُمِّعَتْ عَنْ أَكْلِ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ قَرَأَتْ قُلْ لَا أَجِدُ فِيهَا أُوحًى إِلَيَّ مَعْرُوفًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ الْإِلَٰهِيَّةُ۔ حضرت عائشہؓ سے جب کوئی پوچھتا کہ دانت والے درندوں کا (جیسے بلی، شیر، بچہ، چیتا، بوریجہ، تیندوا، لومڑی اور بچو وغیرہ کو) کھانا کیسا ہے؟ تو وہ یہ آیت پڑھتیں: "اے محمد! کہہ دو کہ مجھ پر تو جو وحی نازل ہوئی، اس میں، میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہو، یا بہتا خون یا سور کا گوشت"۔ یہاں تک حضرت عائشہؓ کہتی تھیں کہ ہانڈی کے اوپر (خون کی) زردی آجاتی ہے (یعنی گوشت کے پختے وقت۔ ام المؤمنینؓ کا مطلب یہ تھا کہ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے بہتے خون کو حرام فرمادیا مگر اس کے باوجود ہانڈی میں گوشت پکنے کے دوران جو خون کے سبب پانی کے اوپر کا حصہ زرد ہو جاتا ہے، وہ حرام نہیں ہے اور لوگ اس کو کھا لیتے ہیں مگر درندوں کی حرمت تو اللہ کی کتاب میں بالکل نہیں ہے، پھر وہ کیسے حرام ہوں گے۔ امام مالکؒ کا بھی یہی مذہب ہے کہ درندے حرام نہیں ہیں، مگر بعض نے کہا کہ ان کا کھانا مکروہ ہے۔ لیکن اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث کی رو سے وہ حرام ہیں۔ اور شاید حضرت عائشہؓ کو یہ حدیث نہ پہنچی ہوگی۔ اسی طرح حشرات الارض، یعنی چوہا گھونس، بولا وغیرہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک حرام ہیں، لیکن امام مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہیں اور گوہ اکثر علماء کے نزدیک حلال ہے۔ صرف امام ابو حنیفہؒ نے اس کو حرام کہا ہے اور ان کی دلیل ضعیف ہے اور خرگوش بالاتفاق حلال ہے مگر امام اس کو حرام کہتے ہیں۔ ہاتھی بھی امام مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہے مگر دوسرے امام حرام کہتے ہیں۔ زرافہ رجواہک و افریہ (ہوتا ہے) حلال ہے۔ بعضوں نے حرام بتایا ہے۔ اَلْوَحْشَةُ

لذیك حلالا
کرتا ہے۔ ا
اور ہر بچہ و
یاء
رنگے والے
یہ لفظ اس شخص
از کی سختیوں
استہ سے گو
مطلب یہ ہے
رین پر برس
انہ
صالح
لحلقہ۔ آر
رہوں پر صلہ
یاء
سے تو زرد
ام حضرت علیؓ
کی خواہش ہے
اَعْرَضَا
کی (یعنی لفافہ
بنوا
کیونکہ ان کا
کتاب کا تھا ہمار
ہے)۔
حُصْرَان
ہوتا ہے۔ جس
شخص عورت سے
ان کا دادا آہ
مَرْجُ الذ

نزدیک حلال ہے مگر اہل حدیث حرام کہتے ہیں کیونکہ وہ پنجرے شکار کرتا ہے۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ ہر دانت والے درندہ اور ہر پنجرے والے پرندے سے آپ نے منع فرمایا۔

يَا مَعْصِيَّ السَّيِّئَةِ۔ اپنی گانڈ کو (زعفران سے) زرد رنگنے والے (یہ غلبہ نے ابو جہل کو کہا) (بعضوں نے کہا ہے کہ یہ لفظ اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو نازد نعم میں پلا ہو، اس کو زائد کی سختیوں اور مصیبتوں کا تجربہ نہ ہو۔ بعضوں نے کہا مَعْصِيَّ السَّيِّئَةِ سے گوز لگانے والا مراد ہے۔ یعنی سُرین سے آواز نکالنے والا مطلب یہ ہے کہ نامرد اور بزدل ہے۔ بعضوں نے کہا ابو جہل کے سر پر برس تھا وہ زعفران لگا کر اس کو چھپاتا)۔

اِنَّهُ سَمِعَ صَفِيْرًا۔ اس نے اس کی سیٹی سنی۔
صَالِحٌ اَهْلٌ حَيْثُ كَانَ عَلَى الصَّفَاءِ وَالْبَيْضَاءِ وَالْحَلَقَةِ۔ آل حضرت نے خیر والوں سے اشرفی، روپیہ اور زہروں پر صلح کی (یعنی یہ چیزیں ان سے لینا ٹھہرائیں)۔
يَا صَفْرًا اَوْ اَصْفَرًا وَيَا بَيْضًا اَوْ اَبْيَضًا۔ اے بونے تو زرد ہو کر چمکتا رہ، اے چاندی تو سفید ہو کر چمکتی رہ (یہ حضرت علیؑ نے دنیا کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ یعنی مجھ کو نہ سونے کی خواہش ہے نہ چاندی کی)۔

اَعَزُّوا نَفْسَهُمْ اَبْنَاتِ الْاَصْفَرِ۔ جہاد کرو روپیوں کی (یعنی نصاریٰ کی) ہیشیاں لوٹ میں لو۔
بَنُو الْاَصْفَرِ۔ نصاریٰ کو کہتے ہیں (یعنی روپیوں کیونکہ ان کا دادا روم بن عیسوی بن اسحاق بن ابراہیم زرد تھا ہمارے زمانہ میں زرد قوم اہل چین و جاپان کو کہتے ہیں)۔

حُمُرَان۔ نصاریٰ کو کہتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا رنگ اکثر سرخ ہوتا ہے۔ بعض نے کہا نصاریٰ کے دادا روم بن عیسوی نے سائیشی عورت سے نکاح کیا تھا تو اولاد زرد پیدا ہوئی۔ بعضوں نے کہا کہ ان کا دادا آسفر بن روم بن عیسوی تھا۔

مَرْجُ الصَّفْرِ۔ دمشق کے قریب ایک مقام کا نام ہے

اس مقام پر مسلمانوں اور نصاریٰ کے درمیان بڑی جنگ ہوئی تھی)۔

لُحَيْجُ الصَّفْرِ۔ وہاں پر صغیر کی وادی ختم ہوئی ہے وادی صغیر یا صغیر ایک مقام ہے بدر کے نزدیک۔ اب بھی مدینہ کے راستہ میں ملتی ہے۔

تَوْرَيْنُ صُفْرٍ۔ پتیل کے لونے میں دھو کر پتیل کے برتن میں سے دھو کر نیا یا اس میں پانی پینا درست ہے۔ بعضوں نے اس کو مکروہ کہا ہے اس وجہ سے کہ مشرکین اپنے بت پتیل ہی کے بناتے ہیں۔ اور ہندوستان کے مشرکین پتیل کے بنے ہوئے برتن استعمال کرتے ہیں)۔

فَدَّ عَا بَصْفًا۔ خوشبو منگوانی (جی زرد خوشبو)۔
اَشْرَ صُفْرًا۔ ان پر زردی کا نشان تھا یعنی خوشبو کا جو انھوں نے زفاف کے وقت استعمال کی تھی)۔

صَفْرًا اِنْ شِئْتَ سَوْدًا۔ زرد سمجھ یا کالی سمجھ (یعنی صَفْرًا اے یا تو اپنے مشہور معنی میں ہے یعنی زرد، یا سَوْدًا یعنی سیاہ کے معنی میں، کیونکہ صَفْرًا لون کے معنی میں بھی آیا ہے، جیسے:

كَانَتْ جَمَالَكَ صُفْرًا۔ گویا وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔
لَا اَدْعُ صَفْرًا وَلَا بَيْضًا۔ میں کب میں نہ سونا چھوڑوں نہ چاندی (سب لوگوں میں تقسیم کر دوں)۔

صَفْرًا وَاَتًا۔ نالے یا ہار۔
اِلَى اَنْ تَصْفَرَ الشَّمْسُ۔ یہاں تک کہ سورج زرد ہو جائے۔

فَاِذَا رَأَتْ مَفَارِدَ فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ۔ جب پانی پر زردی دیکھے تو غسل کرے (یعنی مستحاضہ پانی پر زردی دیکھے تو اپنے آپ کو حیض سے فارغ سمجھ کر غسل کر لے)۔

ابن منذر نے کہا کہ میں نے تو کسی کو نہیں دیکھا نہ ساجس نے پتیل یا تانبے یا شیشے کے برتن دھو کر ناکروہ جانا ہو۔ ایسا ہی ثنین اور حبث وغیرہ

کے منہ پر

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

ب بین

قَدْ

ہر اللہ کا نام

تو کی

ہیں (جو امام

ہے اس کو لو

سابقہ کر۔

اہل، بالآخر

صِفَہ

صِفَہ

صِفَہ

حضرت علیؑ اور

مسلمان مارے

کے درمیان ان

شہید

ہیں موجود تھا

آپس میں لڑ کر

میں لڑا

زین پوش بناتے

یوں کہ

ہندہ جو دورا

دہ پرند جو پیکہ

سَوَوَا

سَوَوَا

سَوَوَا

سَوَوَا

سَوَوَا

سَوَوَا

سَوَوَا

سَوَوَا

سَوَوَا

سَوَوَا

کسی دوسرے نے سنا کر کے اس کو دیا ہو۔

أَهْلُ الْقُبَّةِ۔ مفلس و نادار اور متوکل و مجرد

ہاجر مسلمان، جن کے رہنے کے لئے کوئی گھر بھی نہ تھا وہ مسجد

نبوی کے سامنے میں رہتے، ان حضرات کی تعداد ستر تھی، مگر

اس تعداد میں کمی یا بیشی بھی ہوتی رہتی تھی۔

صُوفِي۔ اصل میں یہ صُوفِي تھا ایک فاکو واؤ سے بدل

دیا (گویا یہ لفظ اہل صُوف کی طرف منسوب ہے)۔

صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ فِي صُفَّةٍ زَمَرَمَ۔ ابن عباسؓ

نے زمرم کے کنارے میں نماز پڑھی۔

كَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصَافً الْعَدُوَّ

بِعُسْفَانَ۔ آنحضرتؐ عسفان میں دشمن کے سامنے تھے۔

اہل عرب کہتے ہیں:

صَفَّ الْحَجَّاشِ فَهُوَ مَصَافٌ۔ یعنی دشمن کے لشکر

کے سامنے صفیں باندھیں۔

وَلَحْنٌ فِي مَصَافٍ يَوْمَ أُحُدٍ۔ ہم اُحد کے دن

جنگ کے مقاموں میں تھے (کافروں کے مقابلے صفیں باندھ

ہوئے تھے)۔

مَصَافٌ۔ جمع ہے مَصَفٌ کی۔ یعنی جنگ اور

صف بندی کا مقام۔

عَلَى مَصَافٍ كُفُّوا۔ اپنی اپنی جگہوں میں رہو (جہاں

جنگ کے لئے صف بندی ہوتی ہے)۔

كَانَ هُمَا خِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ۔ سورۃ بقرہ

اور آل عمران گویا دو جھنڈ ہیں پرندوں کے، جو پیکہ پیکہ

ہوئے اڑ رہے ہیں۔

صَوَافٍ۔ جمع ہے صَافٍ کی (بعض نے مندرجہ

بالاجملہ کی ترجمانی اس طرح کی ہے "جو قطار باندھے ہوئے

اڑ رہے ہیں" جیسے قرآن حکیم میں ہے:

وَالصَّافَّاتِ صَفًّا۔ قسم ان فرشتوں کی جو صفیں

باندھے ہوئے اللہ کی عبادت اور تسبیح کر رہے ہیں)۔ (اد)

أَنْ يَرُدَّ هُمَا صَفًّا (اللہ تعالیٰ اس سے شرم کرتا

ہے کہ بندہ اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر اُس سے کچھ مانگے) اور وہ

ان کو خالی لوٹا دے (اپنے بندے کی دعا قبول نہ کرے)۔

صِفَاؤُ الدَّيْنِ۔ خالی ہاتھ جس کے لئے کچھ نہ ہو۔

لَا يَسْجُدُ عَلَى صُفٍّ وَلَا شَبَهٍ۔ پتیل اور شبہ پر سجدہ

نہ کرے (شبہ بھی ایک قسم کا پتیل ہے جو سونے کے مشابہ ہوتا ہے

اعلیٰ قسم کا)۔

صَفٌّ صَفَّةٌ۔ ہموار میدان میں اکیلے چلنا، منصفاف چرنا۔

مَصْفَافٌ۔ ایک درخت ہے۔

قَاعٌ صَفْصَفٌ۔ ہموار میدان۔

صَفْعٌ۔ گردنی دینا، چپت لگانا۔

صَفْعَانٌ۔ چپت خورہ، کمینہ۔

صَفٌّ۔ صف باندھنا (یعنی لمبی قطار برابر کرنا) پھیلانا۔

مَصَافَةٌ۔ طرفین سے صف بندی۔

إِصْطِفَافٌ۔ صف باندھنا۔

لَقِيَ عَنْ صَفْفِ الشُّمُورِ۔ تیندوؤں یا چیتوں کی کھالوں

کے زین پوش سے آپ نے منع فرمایا (دوسری روایت میں یوں

ہے کہ تیندوؤں کی کھالوں پر سواری سے آپ نے منع فرمایا)۔

صُفَّةٌ۔ زین پوش۔

صُفْفٌ۔ جمع ہے صُفَّةٌ کی اوادونٹ کی کاٹھی پر جو ڈالا

جائے اُس کو میثدۃ کہتے ہیں اس کی جمع میثدیر۔

أَصْبَحْتُ لَا أَمْلَأُ صُفَّةً وَلَا لَفَةً۔ میں نے

اس مال میں صبح کی کرٹھی اناج یا ایک لقمہ کا بھی مالک نہ تھا۔

كَانَ يَتَزَوَّدُ صُفْفَ الْوَحْشِ وَهُوَ مَخْرُومٌ (وہ

وحشی جانوروں کا جیسے ہرن نیل گائے وغیرہ) کھانا ہوا گوشت

توشہ کے طور پر ساتھ رکھتے تھے حالانکہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

معلوم ہوا کہ احرام میں شکار کرنا منع ہے کہ جھکی جانوروں کا

گوشت کھانا، جن کو خود حرم نے احرام سے پہلے شکار کیا ہو یا

فَاذْكُرُوا لِلّٰهِ عَلَيْهَا صَوَّافًا ۚ اُنْ اَوْثُوْا
پر اللہ کا نام لو جو نحر کے مقام پر قطار باندھے کھڑے ہیں۔
لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ ۚ اِذْ يَبْعَثُ
میں (جو امام کے پیچھے سب پہلی صف ہوتی ہے) جو فضیلت
ہے اس کو لوگ جانتے ہوئے (تو اس پر قرعہ ڈالتے) اس کے
سابقہ کرتے، ہر شخص یہ کوشش کرتا کہ اول صف میں
ہوں، بالآخر قرعہ ڈالنا پڑتا۔

صَفِّ السَّيِّئَاتِ ۚ ۱۔ پہلے مردوں کی صف باندھی۔
كُنَّا بِصِفِّينَ ۚ ۲۔ ہم صفین میں تھے۔

صِفِّينَ ۚ ۳۔ یہ شام اور عراق کے درمیان ایک مقام ہے جہاں
حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں جنگ عظیم ہوئی تھی جس میں ہزاروں
مسلمان مارے گئے اور کافر یہ خبر سکر باغ باغ ہو گئے کہ مسلمانوں
کے درمیان انتشار پیدا ہو کر تلوار چل گئی۔

شَهِدْتُ صِفِّينَ وَبَشَّرْتُ صِفِّينَ ۚ ۴۔ میں صفین
میں موجود تھا اور وہ بُرا مقام ہے کیونکہ وہاں مسلمان
اپس میں لڑ کر کٹ مرے۔

مِثْلُ الظَّلَافِ يَصْفُوْنَهَا ۚ ۵۔ کلیوں کی طرح اُن کے
پیش بولش بناتے ہیں۔

يُوْكَكِلُ مَا دَفَّ وَلَا يُوْكَكِلُ مَا صَفَّ ۚ ۶۔ وہ
مردہ جو دوران پر داز پنکھلاتا ہے (جیسے کہوت) کھایا جاتا
اور پرند جو پنکھ پھیلا کر منڈلاتا ہے (جیسے چیل یا گدھ وغیرہ)۔
سَوَّوْا صُفُوفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ
مِنْ اَقَامَةِ الصَّلَاةِ ۚ ۷۔ رناز میں، اپنی صفیں برابر رکھو،
انہوں کا برابر کرنا نماز کا ایک جز ہے۔

جَعَلَ صُفُوفًا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ ۚ ۸۔ ہماری
صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح تھیں (کیساں برابر سیدی
مل اور باقاعدہ)۔

صَفَّفْتُ الْقَوْمَ فَاصْطَفَوْا ۚ ۹۔ میں نے لوگوں کو صف
رہنے کے لئے کہا، انہوں نے صف باندھ لی۔

الصَّفِّ الَّذِي يَكُنِي ۚ ۱۰۔ وہ صف جو آپ سے
نزدیک تھی۔

صَفَّهْتُ فِي الْقِتَالِ ۚ ۱۱۔ نماز کی صف کو جہاد کی صف
کی طرح قرار دیا (جیسے جہاد میں دشمن سے مقابلہ ہوتا ہے اسی
طرح نماز میں نفس اور شیطان سے)۔

كَانَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتَّى كَانَتْهَا يُسَوِّيُ بَيْنَا
الْقِدَاحَ ۚ ۱۲۔ آں حضرت نماز میں ہماری صفوں کو تیر کی طرح
برابر کرتے تھے۔

لَتَسَوِّيَنَّ صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيَخْلُقَنَّ اللّٰهُ
بَيْنَ وَجْهِكُمْ ۚ ۱۳۔ اپنی صفوں کو برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ
تم لوگوں میں مخالفت ڈال دے گا (تم آپس میں لڑنے لگو گے
کیونکہ ہمارا ظاہر ہمارے باطن کا آئینہ دار ہے۔ جب مسلمان
صفوں میں مل کر برابر کھڑے ہوں گے آگے پیچھے نہ ہوں گے،
تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں کو بھی جوڑ دے گا
اور اتفاق پیدا کر دے گا)۔

(اس زمانہ میں مسلمانوں نے اس خیال کو چھوڑ دیا جو
اور صفوں کی ترتیب کے بارے میں جو ہدایات ہیں اُن کو بھلا
دیا ہے، اسی کا یہ اثر ہے کہ اُن میں آپس میں پھوٹ اور ایسی
نا اتفاقی ہے کہ خدا کی پناہ۔ یہ اسلام کے دشمن زمین کاہ میں
رہ کر مسلمانوں کی نا اتفاقی اور پھوٹ سے خوب فائدہ اٹھا
رہے ہیں اور یہ عقل کے دشمن کچھ نہیں سمجھتے، بلکہ جو کوئی اُن
کو اتفاق و اتحاد کی تلقین کرے، اس کے فوائد بتائے،
یہ نا سمجھ اُسی کے دشمن بن جاتے ہیں اور اعدائے دین اور دُشمنِ
اسلام کی صفوں میں مل کر اُن کی تباہی کے درپے ہو جاتے
ہیں۔ شاید یہ ارشاد کہ:

يَا اُمَّةَ ضَيِّقَتْ مِنْ جَهْلِهِمُ الْاُمَمُ سُلَامُونَ
ہی کی شان میں ہے۔

اَتَيْتُمُوْا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا ۚ ۱۴۔ یعنی صفوں کو
قائم کرو اور سیدھے مل کر کھڑے ہو (اس طرح سے کہ ہر ایک کا

اور مجرد
تھا وہ سید
تر تھی۔ مگر

راؤ سے بل

ن عباس

فَالْقِدَاحِ
انے تھے

من کے لشکر

م آمد کے دن
لے صفین باندھ

جنگ اور

دو (جہاں)

تے۔ سو

جو پنکھ

ہنے مند

اندھے

کی ہوس

ہے میں

دو ہا پاؤں دوسرے کے بائیں پاؤں سے یا بائیں پاؤں دوسرے کے داہنے پاؤں سے طار ہے درمیان میں ڈراسی جگہ بھی خالی نہ رہے۔

الْأَصْفَقُونَ كَمَا نَصَبْتُ الْمَلَائِكَةَ عِندَ رَبِّهَا لِيَاكُمُ اس طرح صف نہیں باندھتے جیسے فرشتے اپنے مالک کے سامنے صف باندھتے ہیں۔

خَيْرُ صُفُوفٍ السَّيِّئَاتِ أَوْ لَهَا وَشَرُّهَا الْخَيْرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفٍ النِّسَاءِ الْخَيْرُهَا وَشَرُّهَا أَوْ لَهَا مردوں کی بہتر صف پہلی صف ہے (جو عورتوں سے دور ہوتی ہے) اور بری صف اخیر صف ہے (جو عورتوں کے قریب ہوتی ہے) اور عورتوں کی بہتر صف اخیر صف ہے (جو مردوں سے دور ہوتی ہے) اور بری صف پہلی صف ہے (جو مردوں سے نزدیک ہوتی ہے) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آں حضرت کے زمانہ میں مرد اور عورت سب جماعت کی نماز میں شریک رہتے۔

رُصُّوا صُفُوفَكُمْ اپنی صفوں کو بھوس بناؤ (بیچ) میں خالی جاگرت رکھو (کھڑے ہو)۔

اتَّبِعُوا الصَّفَّ الْمَقْدَمَ پہلے آگے کی صف کو پورا کرو (پھر جو اس کے نزدیک ہے اگر کچھ ٹہمی رہے تو اخیر کی صف میں رہے) ایسا نہ کرو کہ آگے کی صف میں جگہ ہو اور کوئی اس کے بعد کی صف میں کھڑا ہو جائے۔

رَأَى رَجُلًا يَصِفُّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحَدَّاهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَّعِدَ الصَّفَّ الْاِثْنَيْنِ۔ آں حضرت نے ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے اکیلا کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، آپ نے اس کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا کیونکہ جب صف میں جگہ ہو اور کوئی وہاں کھڑا نہ ہو بلکہ اکیلا پیچھے کھڑا ہو جائے، تو اس کی نماز صحیح نہ ہوگی اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ مگر جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ نماز تو صحیح ہو جائے گی پر مکروہ ہوگی اور ایسا کرنے والا گنہگار ہوگا۔

لَا تَلَا مَا قِيلَ بَيْنَ الصَّفِّينِ۔ مگر جو دو لشکروں کے بیچ میں مارا جائے۔

صَفَّقُ۔ مارنا اور اس طرح مارنا کہ آواز پیدا ہو، ہاتھ پر ہاتھ مارنا، بیچ ختم ہونے کے لئے تالی بجانا، بند کرنا، کھولنا۔

صَفَاقَةٌ۔ سنگین ہونا۔

تَصْفِيقٌ۔ کچھ مارنا یا تالی بجانا، دستک دینا۔

اصْفَاقٌ۔ پیٹ بھر کھانا لانا۔

تَصْفِيقٌ۔ تردد۔

الصِّفَاقُ۔ لوٹ جانا۔

اصْطِفَاقٌ۔ حرکت اور توجہ۔

صَفَافَةٌ۔ وہ جماعت جو آکر اترے۔

إِنَّ أَكْبَرَ الْكِبَايَرِ أَنْ تَقَاتِلَ أَهْلَ مَقْعَدِكَ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کسی کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر (اُس سے ہمد

و اقرار کرے)، پھر اس کو مارنا (کیونکہ یہ دغا اور فریب ہے جو سخت مذموم اور بڑا گناہ ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو مارنا کیونکہ وہ اپنے دینی بھائی ہیں)۔

أَعْطَاهُ صَفْقَةً بِيَدَيْهِ وَثَمَرَةً فَكَلِمَةً۔ اس کو اپنے ہاتھ کی مار دی (بیعت کی) اور اپنے دل کا پھل دیدیا (مطلب یہ ہے کہ جب بیعت کر لی تو دل سے اس کو پورا کرنا چاہیے) أَلْهَاهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ۔ ان کو بازاروں میں خرید و فروخت نے غافل کر دیا تھا (بہت سی حدیثیں آں حضرت کی ان کو سننے کی فرصت نہیں ملتی تھی)۔

صَفْقَةٌ خَاسِرَةٌ۔ نقصان کا سودا۔

صَفْقَتَانِ فِي صَفْقَةٍ۔ ایک عقد میں دو معاہدے کرنے سے آپ نے منع فرمایا (اس کی تفسیر کتاب الباز میں معتنان فی بیعة کے متعلق گزر چکی ہے)۔

نَهَى عَنِ الصَّفْقِ وَالصَّفْفِ۔ تالی بجانے اور سیٹھانے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ یہ مشرکوں کی خصلت تھی مسلمان جب نماز پڑھتے تو وہ تالیاں بجاتے، سیٹھیاں دیتے تاکہ نماز میں توجہ اور خیال بٹے۔ مجمع الباری میں ہے، بعضوں نے کہا کہ اسی تالی کے لئے ممانعت ہے جو کھیل کود کے طور پر ہو)۔

مترجم کہتا ہے، لیکن جو دستک کام سے دی جائے مثلاً ناز میں کوئی عادت ہو یا اور کسی ناگزیر ضرورت سے، تو وہ منع نہیں ہے۔

صَفَاقٌ أَخَاقٌ۔ بڑا معاملہ کرنے والا، جہاں میں پھرنے والا یعنی بہت سفر کرنے والا جہاں ویدہ۔

إِذَا اصْطَفَقَ الْأَخَاقُ بِالْبَيَاضِ۔ جب آسمان کے کناروں میں سفیدی پھیل جائے۔

فَاصْصَفَقَتْ لَهَا لِسْوَانُ مَكَّةَ۔ مکہ کی عورتوں کے پاس جمع ہوئیں۔ (ایک روایت میں فَاصْصَفَقَتْ لَهَا ہے معنی وی ہیں)۔

فَنَزَعْنَا فِي الْخَوْضِ حَتَّى أَصْصَفَقْنَا۔ ہم نے پانی میں گھسنے کو خوض میں ڈالا، اس میں جمع کیا (صحیح أَصْصَفَقْنَا ہے یعنی اس کو بھر دیا)۔

إِنَّهُ سَمِعَ عَيْنَ امْرَأَةٍ أَخَذَتْ بِأَنْثَى ذُو فَخْرَتِ الْجِلْدِ وَكَمْ تَخْرِقِ الصَّفَاقِ قَفْصِي بِنَصِيفِ لَيْلِ السَّيِّئَةِ۔ حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کے نالے پکڑ لئے اور کھال پھاڑ ڈالی لیکن اندر کی ایک کھال جو گوشت پر ہوتی ہے نہیں پھاڑی۔ آپ نے حکم دیا تہائی دیت کے نصف حصہ کا۔

صَفَاقٌ۔ وہ جھلی جو کھال کے نیچے گوشت پر چھٹی ہوتی لَا تَزْعَمَنَّكَ عَيْنُ الْمَلِكِ تَزْعُ إِلَّا صَفِيقَانِيَّةٌ کو سلطنت سے اس طرح نکال دوں گا جس طرح خدمت آروں (یعنی غلام اور لونڈیوں کو نکال دیتے ہیں) یعنی امت اور رسوائی کے ساتھ، یہ معاویہؓ نے بادشاہ روم کو لکھا تھا۔

الْمَصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔ عورتوں کو اگر ناز میں کوئی بات پیش آجائے تو دستک دینا چاہئے (اور مرد و بھال ہیں)۔

إِذَا تَوَصَّأَ الرَّجُلُ فَلْيَصْفِقْ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ

جب آدمی وضو کرے تو اپنے منہ پر پانی مارے (اس طرح کہ پانی ڈالنے پر آواز نکلے، یعنی زور سے چھپکا کر مارے۔ یہ امامیہ کی روایت ہے)۔ رَجْعُ الْبَحْرَيْنِ میں ہے کہ صَفَقَةٌ ہاتھ پر ہاتھ مارنے کو کہتے ہیں۔ اہل عرب کا دستور تھا کہ جب کوئی قطعی معاملہ کرتے، معاہدہ وغیرہ تو ایک شخص اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ پر مارتا۔ اسی نسبت سے اب ہر مطلق عقد کو صَفَقَةٌ کہنے لگے، جس طرح مستعمل ہے)۔

بَارَكَ اللَّهُ فِي صَفَقَةِ يَدَيْ لَحَاءِ۔ یعنی اللہ تم تمہارے معاملہ میں برکت دے۔

مَنْ بَكَتْ صَفَقَةً إِلَّا مَا جَاءَ إِلَى اللَّهِ أَحَدًا۔ جو شخص امام برحق سے بیعت کر کے پھر اس کو توڑ ڈالے (امام سے کئے گئے عہد سے پھر جائے) وہ اللہ تعالیٰ کے پاس دست و پا شکستہ یا جذام کی بیماری میں مبتلا ہو کر آئے گا (جذام کی بیماری سے آخر میں ہاتھ پاؤں سڑ کر گر جاتے ہیں۔ اور یہاں پر امام سے مراد ایسا امام یا امیر ہے جس کی امارت و امامت شرعاً صحیح ہو اور بیعت توڑنا اس وقت گناہ ہے جب بلا وجہ شرعی ہو۔ لیکن اگر امام منکرات کا ارتکاب کرنے لگے اور اپنے مأمور و متبعین کو خلاف شرع احکام دینے لگے تو ایسی صورت میں نہ صرف اس کی بیعت کا قتلادہ اپنی گردن سے اتار پھینکے بلکہ اُس کو اس منصب سے معزول کر دینا ہی درست ہے)۔

نَهَى عَنِ الْإِسْتِحْطَا طَبَعَدَ الصَّفَقَةِ جب بیع کا معاملہ قطعی ہو جائے تو پھر اس میں کمی کرنا یا بائع سے کہنا کہ کچھ قیمت کم کر دے، اس سے منع فرمایا (یہ بھی تنزیہی ہے)۔

وَيُطَاكَ عَلَى بَيْرِ الْهَافِي أَفْنِيَّةٌ قَصُودُهَا بِأَلَا عَاسِيلِ الْمُصَفَقَةِ۔ بہشت میں اُترنے اور بھرنے کے مقاموں میں، اس کے محلات کے معنوں میں صاف کئے ہوئے شہر کا دودھ ہوگا۔

أَلْعَسَلُ الْمُصَفَّقُ صَافٍ كَمَا هُوَ شَهْدٌ
فَضْرَبَهُ فِي الْعَصَاةِ فَخَرَجَتْ الصِّفَاقُ بِأُ
فَخَرَجَتْ الصِّفَاقُ أَسْ كَے پڑو پر مارا تو اندر کی جھلی جو کو
پر ہوتی ہے نکل آئی۔

صَفِيقُ الْوَجْهِ بے شرم۔

صَفِيقٌ يَمْشِي فِي تِلْكَ الْوَجْهِ تین پاؤں پر کھڑا ہونا چوتھا پاؤں
اٹھا کر دونوں پاؤں برابر رکھنا، مارنا، متفکر ہونا، حیران ہونا۔
تَصْفِيقٌ صَفِيقٌ بِنَا، یعنی وہ گھرجو زبور اپنے لئے
بناتی ہے۔

تَصَافَنَ حصول کے موافق بانٹ لینا۔

صَفِيقٌ اور صَفِيقٌ خیمہ کی تیشی کو بھی کہتے ہیں اور
بالی کے غلاف کو اور دسترخوان کو۔

صَفِيقٌ ڈو لچی جس سے وضو کرتے ہیں اور توشہ دان۔
إِذَا سَمِعَ سَأَلَ أَمْرًا مِنَ الشَّيْءِ فَمُنَاخَلَفَ
صَفِيقًا كُلُّ صَفِيقٍ قَدْ مَيَّ قَائِمًا فَهُوَ صَفِيقٌ جَب
آں حضرت رکوع سے سر اٹھاتے، ہم سب صفیق باندھے
ہوئے آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے دونوں پاؤں برابر زمین
پر رکھے ہوئے (عرب لوگ ہر شخص کو جو اپنے دونوں پاؤں
برابر زمین پر رکھے ہوئے کھڑا ہو "صافن" کہتے ہیں)۔

صَفِيقٌ یہ جمع ہے صافیق کی (جس طرح قعود
جمع ہے قاعدا کی)۔

مَنْ سَرَّ أَنْ يَقُومَ لَهُ النَّاسُ صَفِيقًا شَخْص
اس کو پسند کرے کہ لوگ دونوں پاؤں برابر کر کے اس کے
لئے کھڑے ہو جائیں (تو اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے)۔

خَلَّتْ أَدْنَا الْقَوْمِ صَفَاقًا هُمْ۔ جب وہ نزدیک
آئے تو ہم بھی ان کے برابر کھڑے ہوئے۔

نَهَى عَنْ صَفَاةِ الصَّافِيقِ۔ آں حضرت نے دو دو
پاؤں جوڑ کر (کہ درمیان میں کشادگی نہ رہے) نماز پڑھنے سے
منع فرمایا۔

صَافِنٌ۔ یہ ایک ایسا لفظ ہے کہ جس کے معنی میں اختلاف
ہے۔ دراصل صافن اس کو کہیں گے جو اپنا ایک پیرو پیچھے کی طرف
موڑ لے، جیسے گھوڑا اپنے سم موڑ لیتا ہے۔ مگر بعض کا کہنا ہے
کہ "صافن" وہ ہے جو ایک ہی پیرو پر کھڑا ہو کر اپنے جسم کا
سارا وزن اسی پر لے لے اور دوسرا پیرو اٹھا رہے دے۔

رَأَيْتُ عِلْمًا مِمَّا يُصَفِّقُ وَفَقَدْ صَفَّقَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ
میں نے علم کو دیکھا وہ دونوں پاؤں ملا کر نماز پڑھ رہے تھے
إِنَّهُ عَوَّذٌ عَلَيَّا حِينَ رَكِبَ وَصَفَّقَ رِثَابَهُ فِي
سَرَجِهِ۔ جب حضرت علیؓ جنگ کے لئے سوار ہوئے، تو
آنحضرت نے ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگی (یعنی اللہ
کی حفاظت ان کے لئے چاہی) اور ان کے کپڑے ان کی زین
میں جوڑ دیئے۔

لَسْتُ بِصَفِيقٍ لَأَسَوِّقَ بَيْنَ النَّاسِ حَتَّى
يَأْتِيَ السَّاعَةَ حَقُّهُ فِي صَفِيقِهِ۔ اگر میں اور زندہ رہا تو
سب لوگوں کو برابر کر دوں گا کوئی کسی پر ظلم نہ کر سکے گا حتیٰ کہ
گڈریے دھروا ہے کا حق اس کے توشہ دان میں آجائے گا
(اس کو اپنے حق کے لئے لڑنا جھگڑنا نہ پڑے گا)۔

صَفِيقٌ۔ وہ خیمہ جس میں چرواہے کا کھانا، چھاق اور
دوسری ضروریات رہتی ہیں۔

أَلْفَيْتُ بِالْصَّفِيقِ پانی کی ڈو لچی لے کر مجھ سے مل
شہادت صَفِيقٌ وَبَيْتُ الصَّفِيقِ۔

(جنگ) صفیق میں موجود تھا اور صفیق بُری جگہ تھی۔

ایک ایسی جگہ اور مقام کہ جہاں لڑاکو مسلمانوں کی اجتماعیت
پاش پاش ہو گئی)۔

صَفِيقٌ يَمْشِي فِي تِلْكَ الْوَجْهِ تین پاؤں پر کھڑا ہونا چوتھا پاؤں
اٹھا کر دونوں پاؤں برابر رکھنا، مارنا، متفکر ہونا، حیران ہونا۔

صَفِيقٌ اور صَفِيقٌ۔ دو دو بہت ہونا۔
تَصْفِيقٌ۔ صاف کرنا۔

مُصَافَاةٌ اور مُصَفَاةٌ۔ صاف رکھنا۔

أَصْحَفِي السَّجُلُ - کثرت جماع کے سبب خالی ہو گیا، اب تک
میں بھی نہ رہی۔ شاعر کی شعر گوئی ختم ہو گئی۔
تَصَانِي - باہم صاف ہونا، موافقت کر لینا۔
إِصْطِفَاءٌ - چُن لینا، برگزیدہ کرنا۔
إِسْتِصْفَاءٌ - برگزیدہ سمجھنا۔
صَبَافِي - سودا گروں کی اصطلاح میں خالص نفع بعد
وضع اخراجات۔

إِنْ أَعْطَيْتُمُ الْخُمْسَ وَسَلَّحَ السَّيِّئِي سَلَّى اللَّهُ
عَلَيْكُمْ وَسَلَّكُمْ وَالْقَبِي فَأَنْتُمْ آمِنُونَ۔ اگر تم لوٹ کے
مال میں پانچواں حصہ، اور آں حضرت کا حصہ اور صفی ادا کر دو، تو
پھر تم کو امن ہے کچھ ڈر نہیں۔
صَفِي - وہ چیز جو شکر کا سردار لوٹ کے مال میں خاص
پنے لئے چُن لئے تقسیم غنیمت سے پہلے۔ اس کو صَفِيَّة بھی
کہتے ہیں۔

صَفَايَا - جمع ہے صَفِيَّة کی۔
كَانَتْ صَفِيَّةً مِنَ الْقَبِي - ام المومنین صفیہ صَفِي
تھیں (یعنی آں حضرت نے خیر کی لوٹ میں سے ان کو خاص
پنے لئے منتخب فرمایا تھا)۔

تَسْبِيحَةٌ فِي طَلَبِ حَاجَةٍ خَيْرٌ مِّنْ تَقْوُحِ صَفِي
فِي حَامِ كَرْبَةِ - کسی کام میں ایک بار سبحان اللہ کہنا،
کے دو سہل اونٹنی سے بہتر ہے جو جھنے کے قریب ہو اور قحط اور سختی
سے سال میں لے۔

إِذَا ذَهَبَ بِصَفِيَّةٍ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَصَبَرَ -
اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کے خالص چہیتے (مثلاً فرزند یا بیوی
دوست یا بھائی) کو اٹھالے پھر وہ صبر کرے اور اللہ تم سے
کام کا ثواب چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہشت کے سوا
کچھ اور کوئی بدلہ پسند نہیں کرتا (یعنی ایسا شخص ضرور بہشت
میں لے لیا جائے گا) صفی لینا صرف آں حضرت کو جائز تھا اور کسی حاکم کو
مجازاً نادرست نہیں ہے۔ ۱۲۰

میں جائے گا)۔
كَسَابُهُ صَفِيَّةٌ عَمْرٌ - میرے منتخب دوست عمر نے
مجھ کو یہ پہنایا۔
لَهُمْ صَفْوَةٌ أَمْوَالِهِمْ - اُن کو اپنے کام میں جو بہتر ہو
اس کا اختیار ہے۔

هُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الصَّوَابِ الَّتِي آفَاءَ اللَّهِ عَلَى
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ
حضرت علیؑ اور حضرت عباسؑ دونوں اُن مالوں کے لئے، جھگڑتے
ہوئے آئے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو خاص کر کے دیئے تھے
بنی نضیر یودیوں کی جائیدادوں میں سے۔

صَوَابِي (نہایہ میں ہے کہ) وہ مالک اور اراضی جن کے
مالک جلاوطن کر دیئے گئے یا مر گئے اور وہ لاوارث رہ گئیں۔
صَوَابِيَّة - یہ صَوَابِی کا مفرد ہے (از ہری نے کہا کہ
صَوَابِی وہ مالک اور اراضی جن کو بادشاہ خاص اپنے مصارف
کے لئے مخصوص کر لے) (اور بعضوں نے قرآن میں اس طرح
پڑھا ہے:

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عَلَيْهِمَا صَوَابِي - یعنی اُن کا ورد
پر اللہ تعالیٰ کا نام جو جو خاص اس کے لئے رکھے گئے ہیں)۔
مترجم کہتا ہے وکن کی اصطلاح میں ایسی اراضی کو کہ
جس کو بادشاہ اپنے لئے مخصوص کر لیتا ہے "صرف" خاص
کہتے ہیں اور اب تک ریاست حیدرآباد میں ایک قطعہ ملک
اس نام سے مخصوص ہے جو نظام کے مصارف خاص میں صرف
کیا جاتا ہے۔

صَفَا وَ مَرَوَة - یہ دو پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان
حج اور عمرے میں سعی کرتے ہیں (اصل میں صَفَا جمع ہے،
صَفَاة کی بر معنی چکنا اور صاف پتھر)۔
بَضْبٌ صَفَاتُهُ بِمَعُولِهِ - اس کے سخت اور
چکے پتھروں کو اپنے بَسَل سے مارتا ہے (بَسَل زمین کو دے کا
آلہ - یعنی اُس کو خوب پرکھتا ہے)

لَا تُقَرِّعُ لَهُمْ مَصْفَاً - ان کا کوئی پتھر نہیں ٹھونکا
جاتا یعنی ان کو کوئی نہیں ستاتا -

کَا تَهَا يَسْلَسِلُهُ عَلَى صَفْوَانٍ - وحی کی آواز اسی طرح
جیسے ایک زنجیر کو صاف سپاٹ چکنے پتھر پر چلاتیں -
صَفْوَان کی جمع صَفَوْن ہے - بعضوں نے کہا کہ وہ خود
جمع ہے اور اس کا مفرد صَفْوَانَةٌ -

أَبْيَعُنْ مِثْلُ الصَّفَا - سفید، چکنے اور صاف پتھر کی
طرح (یہ مثال ہے ایمان کے استحکام اور صحت و صفائی کی) -
وَصَفْوَاهُ لَكُمْ وَكَذَلِكَ عَلَيْهِمْ - اچھا اچھا تو
تمہارے لئے ہے اور خراب خراب سب ان پر ہے (یعنی رعیت
کے لوگ مرنے میں رہتے ہیں، بادشاہوں کے عملیات لے کر مرنے
اور آرام سے گزارتے ہیں اور بادشاہ کو طرح طرح کی فکریں کرنا پڑتی
ہیں۔ مال کا وصول اور جمع کرنا، پھر مناسب مواقعوں پر صرف
کرنا۔ رعایا اور ملک کی حفاظت کرنا اور دشمنوں کی تاک میں
رہنا) -

إِصْفَاءٌ - چھنا -

إِنَّمَا يُسَمَّى الصَّفَا صَفَا لَاقٍ لِمُصْطَفَى أَدَمَ هَبَطَ
عَلَيْهِ - صفا پہاڑ کا نام صفا اس لئے ہوا کہ مصطفیٰ (یعنی حضرت
آدم) اسی پر اترے تھے -

تَحْنُ قَوْمٌ قَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَنَا لَنَا أَلَا نَعَالُ وَ
لَنَا صَفْوُ الْمَالِ - ہم (امام لوگ) وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے ہماری اطاعت فرض کی ہے، ہم ہی کو لوٹ کے مال ملنے
چاہئیں اور منتخب شدہ مال بھی ہم کو ملنا چاہئے -

إِلَّا مَا هُوَ فِي الْمَلُوكِ - امام کو بادشاہوں کی خاطر
بچنی ہوئی چیزیں ملنی چاہئیں یعنی کافرا و بادشاہوں کی -

قَدْ اصْطَفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ بَدْرٍ سَيْفَ مُنْبِيهِ بْنِ الْحِجَابِ وَهُوَ ذُو الْفَقَارِ
إِخْتَارَ لِنَفْسِهِ - آنحضرت نے غزوہ بدر میں (لوٹ کے مال
سے) منبہ بن حجاب کی تلوار خاص اپنے لئے رکھی، اسی کا نام

ذو الفقار تھا - پھر وہ تلوار حضرت علی رضی اللہ عنہ کی -

مُحَمَّدٌ صَفْوَةُ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ - حضرت محمد اللہ
کے منتخب (بندہ) ہیں، اس کی مخلوقات میں -

صَافِيَةٌ - یہ حضرت فاطمہؑ کا ایک باغ تھا -

صَفْوَان - یہ کسی راویان حدیث کا نام ہے - اس کے
علاوہ صَفْوَانُ بْنُ مَحْمُودٍ وہ صحابی تھے جن سے اُم المؤمنین حضرت
عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی تھی -

صَفِيَّةٌ - یہ عبدالمطلب کی بیٹی اور آنحضرت کی چھوٹی بیٹی
حضرت زبیرؓ ان کے بیٹے تھے - اور صفیہ بنت حبیبہ آنحضرت
کی بیوی تھیں جو غزوہ خیبر میں ہاتھ آئی تھیں -

بَابُ الصَّادِ مَعَ الْقَافِ

صَقَبٌ - گھونسا لگانا یا سخت ٹھوس چیز پر مارنا، بلند کرنا
اکٹھا کرنا، آواز کرنا، قریب ہونا، دور ہونا -

مُصَابَقَةٌ - مواجہہ اور موافقت -

إِصْقَابٌ - نزدیک کرنا، نزدیک ہونا -

أَجْمَعُ أَحَقُّ بِصَفِيَّةٍ - ہمسایہ اپنے نزدیک والی
زمین یا مکان کا زیادہ حقدار ہے (یعنی اس کو حق شفعہ حاصل
ہے - ایک روایت میں بِسَفِيَّةٍ ہے، سین سے، معنی وہی
ہیں - یہ حدیث امام ابو حنیفہؒ کی دلیل ہے کہ ہمسایہ کو حق
شفعہ حاصل ہے اور جمہور علماء صرف شریک کے لئے حق شفعہ
ثابت کرتے ہیں - وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب صرف یہ
ہے کہ اپنے ہمسایہ کا خیال رکھنا چاہئے، اس کے ساتھ نیک
سلوک کرنا چاہئے، اس کا حق دور والوں پر مقدم ہونا اگر
اس سے شفعہ کا حق مراد ہو تو لازم آتا ہے کہ ہمسایہ شریک پر
مقدم ہو - حالانکہ خود حنفی حضرات بھی اس کے قائل نہیں ہیں -
لہذا قال الکرامی -)

كَانَ إِذَا أُوتِيَ بِالْقَتِيلِ قَدْ دُحِبَ بَيْنَ
الْقَتِيلَيْنِ حِمْلُهُ عَلَى أَصْفَيْهِ الْقَرَبَتَيْنِ إِلَيْهِ

کَانَ إِذَا أُوتِيَ بِالْقَتِيلِ قَدْ دُحِبَ بَيْنَ

الْقَتِيلَيْنِ حِمْلُهُ عَلَى أَصْفَيْهِ الْقَرَبَتَيْنِ إِلَيْهِ

حضرت علیؓ کے پاس جب کوئی ایسا مقتول آتا جس کی لعش دُو
بستیوں کے درمیان ملتی، تو آپ اس کو نزدیک والی بستی میں
اٹھا لاتے (وہاں دریافت کرتے قسامت کا حکم دیتے)۔
صَقَّ: سر کے سامنے کے حصے پر بال نہ ہونا۔ بمعنی صَلَح ہے
اصْطَحَّ بمعنی اصْطَلَح۔
صَقَّ: مارنا۔

صَبَا قُوسًا: پھاوڑے یا سیلچرے توڑنا، سلگانا، بھلانا،
سخت گرمی پہنچانا۔
تَصَقَّطَ: سلگانا، روشن ہونا۔
اصْطَرَّادَ: بہت ترش ہونا۔
صَقَّرَ: ہر شکری پرند کو کہتے ہیں۔ جیسے باز، شاہین
حمری وغیرہ۔

صَقَّاقٍ: جو پرند شکار نہیں کرتے اُن کو کہتے ہیں۔
صَقَّ: کھٹے دودھ کو بھی کہتے ہیں۔
كُلُّ صَقَّادٍ مَذْعُونٌ: ہر صَقَّار طعون ہے (لوگو
نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ صَقَّار کون؟ ارشاد فرمایا
کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے، جب وہ آپس میں ملیں گے
ایک دوسرے پر لعنت کریں گے)۔

(ایک روایت میں سَقَّاس ہے سین ہے، اس کو کتاب
میں میں بیان کیا جا چکا ہے۔ بعض نے کہا کہ صَقَّاد سے
میں غور مراد ہے اور بعض نے مغرور اور مست کبر معنی کئے
ہیں)۔

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنَ الصَّمُوسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرًّا
لَا عَدُّ لَآلَہُ تَعَالٰی قیامت کے دن چغل خور یا دُیوٹ
کے فرض قبول کرے گا نہ نفل۔

أَوْ مُشْمَعِلًا صَقَّ: یا جلدی سے چل دینے والا پرند
نَاقَةٌ مُشْمَعِلَةٌ: تیز روانہ دھنی (اس کا ذکر
کر رہا تھا)۔

لَيْسَ الصَّقَّاءُ فِي مَرْوٍ مِنَ النَّخْلِ: کھجور کا شیرہ

درختوں کی چوٹیوں پر نہیں ہے (بلکہ کھجور کو درخت سے اُتار کر
اُس سے بنایا جاتا ہے)۔

صَقَّعَ: مارنا یا سر پر مارنا، داغ دینا، گوز لگانا، گرانہ،
سیدھے راستے سے پھر جانا یا خیر اور احسان کے راستے سے پھرنا۔ چھینا
پکارنا (جیسے صَقَّاعٌ اور صَقَّيْعٌ ہے)۔

صَقَّعَ: پہوش ہونا۔
صَقَّيْعٌ: شبنم، اوس۔
مِصْقَعٌ: فصیح و بلیغ بلند آواز والا۔
مَنْ تَرَدَّدَ مِمَّنْ يَكْفُرُ فَاصْقَعُوهُ مَاءً: جو شخص کفار
سے زنا کرے اس کے سو کوڑے لگاؤ۔

مِمَّنْ يَكْفُرُ اصل میں مِمَّنْ يَكْفُرُ تھا، مگر تون کے بعد
جب تے آتی ہے تو تون کو میم سے بدل دیتے ہیں۔ بعضوں
نے کہا یہ میم یکسا ہے پر کسرو راہلاتونین۔ اصل میں مِمَّنْ يَكْفُرُ
تھا اور یہ اہل میں کی اخت ہے وہ لام تعریف کو میم سے بدل
دیتے ہیں جیسے لیس من امیرامصیام فی امسغیر
إِنَّ مُنْقِدًا اصْقَحَ أُمَّةً فِي الْحَاہِلِيَّةِ مُنْقَدٌ
سر پرانہ جاہلیت میں ایک زخم لگا تھا جو اس کے داغ پر پہنچا
تھا۔

صَقَّعَهُ: سخت سردی۔
نَشْرُ النَّاسِ فِي الْفِتْنَةِ الْخَطِيبُ الْمَصْقَعُ:
فتنہ اور فساد میں سب سے بدتر وہ خطبہ سنائے والا ہے جو
فصیح اور بلیغ آواز والا ہو (لوگ اس کے خطبے سے اور زیادہ
گمراہ ہوں اور فتنہ اور فساد پر مستعد ہوں)۔

صَقَّعَبٌ: لمبی آواز دینے والا۔
صَقَّعَسَاةٌ: چھینا۔

صَقَّعُ: ٹھنڈا پانی یا تلخ غلیظہ و بدبو دار پانی۔
صَقْلٌ: یا صَقَالٌ جلا دینا، صاف کرنا، صیقل کرنا، میل
نکال ڈالنا، مارنا۔

مُصَاقَلَةٌ: ہارات کرنا، مہارت کرنا۔

صِقَالَةُ السَّبَاءِ - پاڑ جس کو بنا کر عمارت کے بالائی حصہ کو تعمیر کرتے ہیں۔
صِبْقَلَةٌ - کوکھ۔

صَبِيقَل - وہ شخص جو تلواروں کا زنگ صاف کرتا ہے۔
اُن کو جلا دیتا ہے۔

صَبَاقِل اور صَبَاقِلَةٌ - یہ صَبِيقَل کی جمع ہیں۔
وَلَمْ تَزِرْ بِهِ صِقْلَةً - لاغری اور دُبلے پن نے اس میں کوئی عیب نہیں کیا (یہ صَقْلَتُ النَّاقَةِ سے ماخوذ ہے یعنی میں نے اونٹنی کو دُبلایا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ نہ بہت کوکھیں پھولا تھا اور نہ بالکل دُبلایا تھا)۔

وَيُصْبِحُ صَبِيقَلًا دَهِينًا - آنحضرت صبح کرتے اور آپ چمک دار چمکنے ہوئے (یعنی حضور کا جسم صاف چمکدار اور نورانی معلوم ہوتا)۔

مِصْقَلَةٌ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عامل تھا۔ اور جس چیز سے کسی زنگ خوردہ شے کو صاف کریں اس کو بھی مِصْقَلَةٌ کہتے ہیں۔
صَبِيقَل - چمکنی ٹھوس چیز جس کے اندر پانی جذب نہ ہو بلکہ اوپر ہی سے بہ جائے۔

صِقْلَابٌ - بہت کھانے والا، اور سفید زنگ۔
صِقَالِيَّةٌ - چمٹی اقلیم کے لوگ جو سفید زنگ ہوتے ہیں، (جیسے بلخاری اور روسی)۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ الْكَافِ

صَدَاكَ - زور سے ارزا، دھکیلنا، طمانچہ لگانا، تشک و ستاؤ۔
قَبَالَ بَدْرًا، مَلَاوِنًا۔

إِصْطِكَالٌ - رگڑ کھانا۔

صَكَاكٌ - قبَالَ نویں۔

صَبَكِيكٌ - ضعیف، ناتوان۔

مَتَرٌ يَجِدِي أَصْحَابَ مَبِيتٍ - آنحضرت ایک بکری کے مرے ہوئے بچے پر گزرے، جس کے گھٹنے رگڑے گئے تھے۔

صَمَكٌ - دَوڑنے کے وقت ایک پر کا گھٹنا دوسرے سے رگڑ جانے کو "صَمَك" کہتے ہیں۔ (بعض نے کہا ہے کہ صَمَك سے اس حدیث میں یہ مراد ہے کہ اس کے گھٹنوں کے بال نکل گئے تھے)۔

قَاتَلَكَ اللَّهُ أَحْيَيْشَ الْعَيْنَيْنِ أَصْحَابَ الرَّجُلَيْنِ (عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا) اللہ تجھ کو تباہ کرے (دیکھت) آنکھوں کا بیمار، پاؤں کا "أَصْحَابُ" (یعنی چلتے وقت تیرا ایک پاؤں دوسرے سے رگڑ کھاتا ہے)۔
حَمَلَ عَلَى جَمَلٍ مِصْقَلٍ - ایک مضبوط زوردار اونٹ پر سوار کیا (بعضوں نے کہا "مِصْقَل" سے وہی مطلب مراد ہے کہ چلنے کے دوران اس کی کوئی چیز رگڑ کھائیں)۔

فَأَصْدَقَ سَهْمًا نَحْنُ سِجَالًا - میں اس کے پاؤں میں ایک تیر مار دیتا۔

فَأَصْطَكُوا بِالسُّيُوفِ - آخر وہ تلواروں سے لڑنے لگے (ایک دوسرے پر وار کرنے لگے)۔

أَحْلَلْتَ بَيْعَ الصَّمَاكِ - (ابو ہریرہؓ نے مروان سے کہا کہ) تو نے دستاویزوں کی بیع درست کر دی (اُس زمانہ میں یہ ہوتا تھا کہ حکومت سے لوگوں کو سالیانہ یا ماہوار کی سند مل جاتی کہ اتنے عرصہ کے بعد ان لوگوں کو اتنی رقم ادا کر دی جائے گی۔ لوگ ان سندوں کو رقم وصول کرنے سے قبل دوسروں کے ہاتھ فروخت کر دیتے تھے۔ ابو ہریرہؓ نے اس سے منع کیا کیونکہ یہ ایک ایسی شے کی بیع ہے جو ابھی بائع کے قبضہ میں نہیں آئی، اور اس طریقہ کی بیع سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا ہے)۔

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں حکومت نے نوٹ نکالے ہیں۔ یعنی لوگوں سے روپیہ لے کر اتنے ہی روپے کی ایک دستاویز اس کے حوالے کر دیتے ہیں اور وہ مجاز ہے کہ جب چاہے اس دستاویز کو بیچ ڈالے یا حکومت کو واپس کرے اپنا روپیہ واپس لے۔ بظاہر اس کی بیع میں کوئی قباحت معلوم

لغات
ہیں
رواج
قانون
برابر
اگر غیر
اور ایک
تو اس
باقی نہ
نہ کہ اُد
ایک طرف
یہ ہے کہ
ہو یا غلہ
ان کو فرو
جس نے
سکتا جب
سکا
فی صَمَكٍ
دو پہر کے
جدعان زرا
سوار اور
شخص کا نا
ان کو پانی پلا
کے وقت ا
عام طور پر
صَبَا
دھر سے کہتے
جو کوئی باہر نکلا
دیتیں گویا نا

نہیں ہوتی۔ کیونکہ حکومت کے سیاسی زور سے اس دستاویز کو رواج دیا گیا ہے اور اس رواج کو روکنا حکومت کی نگاہ اور قانون میں بنیاد کرنا ہے۔ بہر حال یہ لازمی ہے کہ نوٹ برابر برابر بیچے یعنی سو روپے کا سو روپے کے عوض، ورنہ سود ہوگا اگر بغیر نوٹ کے گریز ہو تو ایک کرے کہ مثلاً ۹۹ روپے لے اور ایک روپیہ کے بدلے آٹھ آنے یا بارہ آنے کے پیسے لیے تو اس صورت میں اختلاف جنس کی وجہ سے سود کی حرمت باقی نہ رہے گی اور یہ بھی ضرور ہے کہ یہ معاملہ نقد نقد کرے نہ کہ ادھار، کیونکہ یہ بیچ صرف میں داخل ہے اور اس میں ایک طرف ادھار ہونا درست نہیں۔

جمع البجار میں ہے کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ سرکاری سندوں کا بھی جس میں رقم دینے کا وعدہ ہو یا غلہ وغیرہ دینے کا، تو اس کا بیچنا درست ہے وہ شخص ان کو فروخت کر سکتا ہے جس کے نام کی سند ہے لیکن جس نے اس کو خریدا، وہ پھر اس کو تیسرے کے ہاتھ نہیں بیچ سکتا جب تک رقم یا غلہ وصول نہ کر لے۔

سَكَانَ يَسْتَيْطِلُ يَطْلِي جَعْفَرُ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ جَدَّ عَا
فِي صَدَقَةٍ عُمِّيٍّ۔ آل حضرت عبداللہ بن جعفر عمن کے کٹے ہیں
دو پہر کے وقت سایہ لیتے (یہ کٹہ بہت بڑا تھا۔ عبداللہ بن
جعفر زمانہ جاہلیت میں لوگوں کو اس میں سے کھلایا کرتے،
سوار اور پیادے سب اس میں سے کھاتے۔ "عُمِّيٍّ" ایک
شخص کا نام تھا جو حاجیوں کی دوپہر کی گرمی میں خدمت کرتا،
ان کو پانی پلاتا۔ بعضوں نے کہا ایک لیٹر اتھا جس نے دوپہر
کے وقت اپنی قوم کو لوٹا۔ پھر صَدَقَةُ عُمِّيٍّ کا لفظ دوپہر کے لئے
عام طور پر استعمال ہونے لگا۔

صَدَقَةُ عُمِّيٍّ کے بارے میں بعض نے کہا ہے کہ اس
دوسرے کہتے ہیں کہ نصف التہار کے وقت شدت تمازت میں
جو کوئی باہر نکلتا ہے تو سورج کی عمودی شعاعیں آنکھ نہیں کھولنے
دیتیں گویا اندھے کی طرح ہو جاتا ہے۔

اہل عرب کہتے ہیں:

لَقَيْتُهُ صَدَقَةً عُمِّيٍّ۔ میں اُس سے ٹھیک دوپہر کو ملا۔
حَتَّى آخِطَ صَدَقَةً۔ یہاں تک اُس نے دستاویزیں دیدیں۔
فَلَمَّا جَاءَ صَدَقَةً۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے پاس ملک الموت آئے تو آپ نے اُنکی آنکھ پر ایک طمانچہ
مارا ان کی آنکھ پھوڑ دی کیونکہ وہ اس وقت آدمی کے بھین
میں تھے اور حضرت موسیٰ نے ان کو نہیں پہچانا۔

مَا مِنْ رَجُلٍ تَشْهَدُ شَهَادَةً ذُوْرٍ عَلَى رَجُلٍ
مُسْلِمٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مَكَانًا صَدَقًا مِنَ النَّاسِ۔
جو شخص کسی مسلمان پر جھوٹی گواہی دے (اس کو نقصان
پہنچانے کے لئے، تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی ایک جگہ کا قبائل اس
کے لئے لکھ دے گا) وہ اس جگہ میں ضرور جائے گا۔

هَلْ تَعْلَمُ نَفْسٌ مِّنْ تَقْبِضُ قَالَ لَا إِنَّمَا هِيَ
صَدَقَةٌ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ رَقْبُضُ نَفْسٍ فَتَلَانِ
ابْنِ فَتَلَانِ۔ کسی نے حضرت عزرائیل سے پوچھا کیا تم کو
یہ معلوم رہتا ہے کہ فلاں شخص کی رُوح میں قبض کروں گا یعنی
قبض کرنے سے پیشتر تم کو اُس کا علم رہتا ہے کہ اس کی موت
فلاں وقت آئے گی، اُنھوں نے کہا نہیں بات یہ ہے کہ ہر
روز آسمان سے پروانے اُترتے ہیں کہ آج فلاں شخص کی رُوح
فلاں کا بیٹا ہے رُوح قبض کر (میں خدائی پروانوں پر عمل کرتا ہوں)
باقی موت کا وقت وہ مجھ کو بھی معلوم نہیں ہے، بحر پروردگار کے
اس کو کوئی نہیں جانتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ساری دنیا
حضرت عزرائیل کے سامنے ایک طبق کی طرح ہے جس میں دانے
پڑے ہوں۔ پھر جس دانے کے اٹھالینے کا حکم ہوتا ہے اس کو
وہ اٹھا لیتے ہیں۔

فَجَاءَتِ السَّيِّحُ بِهَوْلِهِ فَصَدَقَتْ وَجْهًا وَثِيَابًا
ہوا اس کا پیشاب اڑا کر لائی اور ہمارے چہروں اور کپڑوں
پر مار دیا۔
صَدَقَهُ۔ ارْطَأْنَا وَهَكَلْنَا۔

صَابَكُم مَوْزَه -

صَبَكُمْ - جمع ہے صَبَاکَہ کی۔

صَبَكُمَا - سخت صدمہ۔

صَوَاکُمْ - مصائب، سختیاں۔

صَبَكُمُ اللَّهُ الصَّوَاکُمْ - اُس پر مصائب ٹوٹ پڑے۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ اللَّامِ

صَلَبٌ - جلانا، سودی دینا، چربی نکالنا، بھوننا، ہمیشہ رہنا، سخت ہونا۔

صَلَابَةٌ - سختی۔

تَصْلِيبٌ - سولی دینا، ترسول بنانا۔

تَصْلِيبٌ - سخت بن جانا، سخت ہونا۔

نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِي التَّوْبِ التَّوْبِ التَّوْبِ - آنحضرت

نے اس کپڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا جس میں صلیب (ترسولی) کی شکلیں بنی ہوں (نصارتی یہ شکل برکت کے لئے بناتے ہیں۔ ان کے خیال میں حضرت عیسیٰ سولی پر چڑھائے گئے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کر کے اٹھا لیا)۔

كَانَ إِذَا سَأَلَ آيَ التَّصْلِيبِ فِي مَوْضِعِ قَضَبَةٍ -

آپ کس کپڑے میں کہیں ترسول کی شکل دیکھتے تو اس کو کاٹ ڈالتے۔

فَنَادَتْهَا عَاطَا فَخَرَّ آتٌ فِيهِ تَصْلِيبًا فَقَالَتْ

نَحْيِيهِ عَنِّي - میں نے ان کو ایک چادر کا کونہ دیا، انہوں نے دیکھا کہ اس میں صلیب کی شکل بنی ہے تو کہنے لگیں اس کو ہٹاؤ (مجھ سے دور رکھو)۔

تَذَكَّرُ الشَّيْبَابُ الْمُصَلَّبَةَ - حضرت بی بی ام سلمہؓ

ان کپڑوں کو کمرہ سمجھتی تھیں، جن میں صلیب کی شکل بنی ہوئی رَابِتٌ عَلَى الْحَسَنِ ثَوْبًا مُصَلَّبًا - میں نے امام حسنؓ کو ایک کپڑا پہنے دیکھا جس پر صلیب کی شکل بنی تھی۔

تَصْلِيبٌ - عورتوں کا ایک خاص قسم کا پہناوا۔

صَلَبَتِ الْمَرْأَةُ خِمَارَهَا - یعنی عورت نے اپنی اوڑھنی میں تصلیب کی۔

خَرَجَ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ فَضَرَبَ جَفِينَةً
الْحَاجِبِيَّ فَصَلَبَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ - جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ
شہید کئے گئے تو آپ کے صاحبزادے عبداللہ نکلے اور بغیر عجبی
کو درجہ آپ کی قتل کی سازش میں شریک پایا گیا تھا، اس کی
دونوں آنکھوں کے بیچ میں مارا، ترسول کی شکل بنادی۔
(یعنی ایسی شکل +)۔صَلَبْتُ إِلَى جَنْبِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى
خَاصِرَتِي فَلَمَّا صَلَّى قَالَ هَذَا الصَّلَبُ فِي الصَّلَاةِ
كَانَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو عَنْهُ - میں
نے حضرت عمرؓ کے پہلو میں نماز پڑھی اور اپنا ہاتھ کھوکھ پر رکھا
انہوں نے کہا نماز میں سولی کی شکل بنانا یہی ہے، آنحضرت
اس سے منع فرماتے تھے (اس لئے کہ جس شخص کو سولی بچاتی
ہے اس کے دونوں ہاتھ اسی طرح لکڑی پر پھیلے رہتے ہیں)۔خَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَصْلَابٍ أَبَا ثَمِيمٍ - اللہ تعالیٰ
نے کچھ لوگوں کو بہشت کے لئے بنایا اور بہشت کو ان کے لئے
اُس وقت سے بنایا جب وہ اپنے باپ دادوں کی پشت میں
تھے (ابھی دنیا میں آئے بھی نہ تھے)۔

أَصْلَابٌ - یہ صَلَب کی جمع ہے، بمعنی پشت۔

قَرَابَةُ صَلْبِيَّةٌ - خون کا رشتہ۔

قَرَابَةُ سَبَبِيَّةٌ - شادی کی رشتہ داری، یعنی
ازار بندی رشتہ۔فِي الصَّلْبِ الدِّيَّةُ - اگر کمر توڑ ڈالی جائے،
رَآدِي لَبْرًا ہو جائے، تو اس میں دیت لازم ہوگی (بعضوں
نے اس طرح پر ترجمہ کیا ہے کہ "پیٹھ پر مارنے کی وجہ سے
اگر منی کا نکلنا موقوف ہو جائے تو دیت لازم ہوگی")۔تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ إِلَى رَحِمٍ - إِذَا مَضَى عَالَمُ
بَدَا طَبَقٌ (یہ اُس قصیدہ کا ایک شعر ہے جو حضرت عباسؓ

نے آں

پیش میں

طبقہ پیدا

آپ کمر پر

یہ وہ لوگ

جو کچھ روئے

فی الدنیا

پوچھا گیا کہ

آپ نے فر

صَدَقَ

تَنَزَّلَ

تَنَزَّلَ

عرب لوگ

رُحِّلَ

أَطْلَبَ

کھجور سخت

(سیحانی دینے

ان

تعالیٰ کی توفیق

سو کسی میں

کی عطا کردہ۔

فِي ثَوْبٍ

میں ترسول کی

یکسو

قریب آسمان

(غریب عیسا

یعنی وہ پڑیا

نے آں حضرت کی تعریف میں کہا، یعنی تم پشت پر سے مال کے پیٹ میں منتقل ہوتے رہے، جب ایک عالم گزرا تو دوسرا طبقہ پیدا ہوا۔

لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَنَا هُ أَصْحَابُ الصُّلْبِ. جب آپ مکہ میں آئے تو ہڈیوں کے پکانے والے آپ کے پاس گئے اور وہ لوگ تھے جو ہڈیاں لٹھج کر کے اُن کو پانی میں پکاتے اور جو کچھ روغن ان میں سے نکلتا اس کا سالن کرتے۔

إِنَّهُ اسْتَفْتَنِي فِي اسْتِخَالِ صُلْبِ الْمَكُونِ فِي الدِّينِ لَأَنَّهُ وَالشُّقْنِ قَابِلِي عَلَيْهِمْ. حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔

صُلْبِيَّ جَرَبِي كَوَيْهِمْ فِي صُلْبِيَّ اُس کی جمع ہے۔ شَمْرٌ دَخِيرَةٌ مُصْلَبَةٌ. ذخیرہ کی کھجور سخت ہوتی ہے۔ شَمْرٌ الْمَدِينَةُ صُلْبٌ. مدینہ کی کھجور سخت ہوتی ہے۔

اَعْرَبُ لَوْ كَيْتَ فِي كَرٍ: رُحْبُ مُصْلَبٍ. بچی کھجور سخت اور خشک۔ اَطْيَبُ مَصْنَعَةٍ صَبِيحًا مَيَّةً مُصْلَبَةً. جو صبحانی کھجور سخت ہوگئی ہو، وہ چبانے میں بہت عمدہ (ہوتی) ہے۔ (صبحانی مدینہ کی ایک قسم کی کھجور ہے)۔

إِنَّ الْمَخَالِبَ صُلْبُ اللَّهِ مَغْلُوبٌ. جو شخص اللہ تعالیٰ کی قوت سے مقابلہ کرے وہ مغلوب ہوگا (کیونکہ اللہ کے ہوا کسی میں قوت نہیں، جس کسی میں کچھ قوت ہے تو وہ اللہ ہی کی عطا کردہ ہے)۔

فِي تَوَكُّبِ مُصْلَبٍ أَوْ تَصَاوِيرٍ. اس کپڑے میں جس میں ترسول کی شکل بنی ہو یا تصویریں ہوں۔

يَكْسِرُ الصُّلْبُ. جب حضرت عیسیٰ قیامت کے قریب آسمان سے اتریں گے تو (صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔) (غریب عیسائیت کو جو نصاریٰ نے اختیار کر لیا ہے اس کی لہ میں وہ ہڈیاں جن پر کوا گشت لے کر لوگ پھینک دیتے ہیں) اُنہ

تردید کریں گے اور باطل قرار دیں گے اور توحید اور اسلام کو پھیلاتیں گے۔

لَمْ يَكُنْ فِيهِ تَصَالِيْبٌ إِلَّا لِقَعْنِهِ. جہاں جہاں اس میں موریں تھیں ان کو توڑ ڈالو (تصالیب سے تصاویر مراد ہیں)۔

أَمَرَ بِمَعْوِ الصُّلْبِ. آپ نے ترسول کو میٹ ڈالنے کا حکم دیا۔

صَالِب. سخت بخار لرزے کے ساتھ۔

صَلْبِيَّةٌ. نصاریٰ کی وہ فوجیں جو اپنے بھندوں اور کپڑوں پر صلیب کا نشان بنا کر بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے لئے آئے تھے یہ جنگ دنیا کی بڑی جنگوں میں سے ہے اس میں نصاریٰ اور مسلمان مارے گئے۔ بالآخر بیت المقدس پر قبضہ مسلمانوں ہی کا رہا۔ سلطان صلاح الدین نصاریٰ پر غالب ہوئے اور ان کو ہنگام باہر کیا۔ محاربہ صلیب اسی جنگ کا نام ہے۔

أَقْرَبُ صُلْبِكَ. اپنی بیٹھ (رکوع میں) سیدھی رکھ۔ صُلْبٌ. اڑ لگانا، چکنائی کم ہونا، کشادہ پیشانی، عمدہ صیقل کی ہونی تلوار، بڑی چھری، جو شخص اپنی ماحول کو پورا کرے۔

صَلْتُ اور صَلْتُ. تنگی تلوار سے اڑنا۔ اَصْلِيَّتُ اور مَصْلَاتُ اور مَصْلَتُ اور مُصْلَتُ. بہادر، جری، اپنے ارادوں کو پورا کرنے والا۔ كَانَ صَلْتُ الْجَبِيْنِ. آں حضرت صلح کشادہ فی تھے۔

سَهْلُ الْخَدَّيْنِ صَلْتَهُمَا. رخسار ڈھلے ہوئے برابر نہ یہ کہ گال پھولے ہوئے۔

فَأَخَارَطُ الشَّيْفِ وَهُوَ فِي يَدَيْهِ صَلْتًا. غوث نے آں حضرت کی تلوار لے کر سونٹ لی (آپ ایک درخت کے سایہ میں آرام فرما رہے تھے) تنگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی

پی

عنہ
الشہ
مجہبی
کی
ی

علی

لموہ

میں

پر رکھا

نرت

ان کی

ی

لشہ

کے لئے

نستیں

ت

ب، یعنی

جائے

رخصتوں

دوسرے

ی

نئی عالم

نہ عباسی

أَصْلَكَ السَّيْفَ - تلوار سُنت لی یا نیام سے نکال
لی (جمع البجار میں صَدَّتِ السَّيْفَ جو اس معنی میں لکھا ہے اس
کی تائید لغت سے نہیں ہوتی)۔

جَاءَ بِمَرْقِيٍّ يَصْلِي - ایک شور با ایسا لیکر آیا جس میں
چکنائی کم تھی، پانی اور نظر آ رہا تھا۔

مَرَّتْ سَحَابَةٌ فَقَالَ تَنْصِلُكَ - ایک برگزرا تو فرمایا
یہ پانی برسائے کا قصد کرتا ہے۔

انْصَلَّتْ يَنْصِلُكَ - برہنہ ہوا، جلدی بھاگا۔ (ایک
روایت میں تَنْصِلُكَ ہے، یعنی آیا۔

صَلَحٌ - گلانا، ملنا، مارنا۔
صَلَحٌ - بہرا ہونا۔

صَلَحٌ - کھرے روپے۔
صَلَحٌ - آشتی کرنا، صلح، کرنا، مل جانا۔

صَلَحٌ اور صَلُوحٌ اور صَلَاحَةٌ - درست ہونا۔
(اس کی ضد فساد ہے، یعنی بگڑ جانا)۔

مُصَالِحَةٌ اور صَلَاحٌ - موافقت کرنا (اس کی
ضد مخالفہ ہے)۔

إِصْلَاحٌ - درست کرنا، بنا نا۔
نَصَاحٌ - مل جانا، صلح کر لینا (جیسے إِمْطِلَاحٌ ہے)۔

صَالِحٌ - نیک اور پرہیزگار۔
صَلَاحٌ - کہ کا ایک نام ہے۔

لَا تَقْبَلُ إِلَّا لَكَ - صفیہ آپ کے لائق ہیں نہ کہ
دیہ بلی کے، کیونکہ وہ پیغمبر کی اولاد اور اپنی قوم میں معزز

اور محترم تھیں)۔
إِذَا صَلَحَ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ - (بدن میں گوشت

کا ایک مُضغہ ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست
ہوتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے)۔

خبردار رہو کہ وہ مُضغہ آدمی کا دل ہے)۔
فَارْكَبُوا هَاصِلَ الْجَحَّةِ - تو اس کو درست رکھ کر اس پر

سواری کرو دینی اس کے پانی چارہ اور سردی گرمی کا پوری
طرح خیال رکھو، وہ بے زبان جانور ہے)۔

الْشُّرُوبُ بِأَلْفِ صَلَاحَةٍ - اچھا خواب یعنی سچا خواب۔
(جس کو دیکھو الا صلح، متقی اور با علم آدمی ہوتا ہے)۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ آوَلَهُ صَلَاحًا وَآخِرَهُ
نَجَاحًا وَآخِرَ لَا فَلَاحًا - یا اللہ! اس دن کے شروع کو

ہمارے دین کے لئے بہتر کر (صبح کو عبادت اور نماز میں
مصروف رہیں) اور اس کے درمیانی حصہ کو ہمارے لئے نجا

دروالی (کا ذریعہ بنا) دنیا کے مقاصد اس میں پورے ہوں،
روٹی رزق ملے، اُس کے آخری حصہ کو کامیابی کر (خاتمہ اسلام

پر ہو، اللہ تعالیٰ ناراضی کے بجائے اس کی رضامندی حاصل
کر سکوں)۔

أَصْلَحَ لِي دُنْيَايَ وَأَصْلَحَ لِي آخِرَتِي - میری
دنیا درست کر (کسی کا محتاج نہ ہوں) اور میری آخرت بھی

درست کر (یعنی دنیا میں اعمالِ صالحہ کی وجہ سے آخرت میں
اللہ کی خوشنودی اور مقامِ عزت حاصل کر سکوں)۔

فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَهْلَكَ - اگر نماز اس کی اچھی
نکلی (سنت کے موافق) تب تو وہ کامیاب ہوا۔

لِصَالِحِ الْاَلَاءِ عَمَّالٍ - نیک کاموں کی۔
صَالِحٌ - صالح علیہ السلام مشہور پیغمبر تھے جو قومِ مشرک

کی طرف بھیجے گئے تھے۔
اجْعَلْ دُعَائِيْ اخْرَجًا صَلَاحًا - آخری دُعا میری

اچھی کر۔
مَنْ أَصْلَحَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ أَصْلَحَ اللَّهُ

مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ - جو شخص اللہ سے اپنا معاملہ
درست رکھے گا، اللہ تعالیٰ لوگوں سے بھی اس کا معاملہ درست

کر دے گا۔
أَصْلَحَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ - اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن

بندے کو درست کیا۔
بندے کو ظاہر کرنے کے لغوی معنی

آل

إِذَا

الطَّرِيقِ

تو اس طرح

(اس لئے کہ

البحرین) (د)

اس کے علاو

کی کا جانور بھ

اللہ کے بندو

یَوْمَ

أَصْلَحَ

خَرَامًا آدَحَ

الرب، ہر صلح

کے پر مویا عا

قُلْتُ

كَانَ لَهُ عُنْدَ

صَالِحٍ وَرَأَيْتُهُ

عَنِّي خَيْرَ هَمِّ

اس پر ہودی یا نہ

(وہ مر گیا) اب یہ

دے کر اس

میرے پاس ا

ان نہ کر دے کہ ا

بیان کے بعد

إِصْطِلَاحٌ

موم کو ظاہر کرنے

لغوی معنی

کا پوری

خواب

نظاہ

شروع کو

از میں

لے لئے

ہ ہوں

خاتمہ سلام

ی حاصل

یا میری

آخرت کی

آخرت میں

۱۔

س کی اچھی

۱۔

نے جو قوم

زی دعا

۱۔

۱۔

۱۔

۱۔

۱۔

۱۔

۱۔

الْعَبْدُ الصَّالِحُ بَكْتَرُ يَاحْضَرُ يَا اِمَامَ مُوسَى الْكَافِرِ۔
اِذَا اَصْلَحْتَ الطَّرِيقَ فَاَدِ يَاصَالِحُ اَرْسَدْنَا لِي
الطَّرِيقَ يَبْرَحُكَ اللهُ۔ جب تو جنگل میں راستہ بھول جائے
تو اس طرح پکار، اے صالح ہم کو راستہ بتلاؤ، اللہ تم پر رحم کرے
(اس لئے کہ صالح خشکی پر ماتور ہیں اور عمرہ دریا پر کذا فی جمع
البحرین) یہ روایت صحیح سند سے ثابت نہیں ہے۔ البتہ
اس کے علاوہ ایک اور دوسری حدیث میں ہے، جب تم میں سے
کسی کا جانور بھڑک کر نکل جائے کسی جنگل کی طرف تو یوں پکارے،
(اللہ کے بندو! میری مدد کرو)۔

يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ صَلَاحٍ۔ جمعہ کا دن اچھا دن ہے۔
الْصَّلَاحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا صَلَاحًا اَحَلَّ
عَرَامًا اَوْ حَرَّمَ حَلَالًا۔ مسلمان آپس میں جس طرح صلح
کریں، ہر صلح جائز ہے، مگر وہ صلح جائز نہیں جو حرام چیز کو حلال
کرنے پر ہو یا حلال چیز کو حرام کرنے پر۔

قُلْتُ لَا يَبِيَّ الْحَسَنِ رَجُلٌ يَهُودِيٌّ اَوْ نَصْرَانِيٌّ
كَانَ لَهُ عِنْدِي اَرْبَعَةُ اَلَا فِ دِرْهَمٍ اِلَى اَنْ
صَلَحَ وَرَأَيْتُهُ وَلَا اَعْلَمُهُمْ كَمَ كَانَ قَالَ لَا يَجُوزُ
شَيْءٌ خَيْرَ هَؤُلَاءِ۔ میں نے امام ابوالحسن علیہ السلام سے پوچھا،
اے یهودی یا نصرانی کے میرے پاس چار ہزار درم امانت تھے
(وہ مرگیا) اب میں اس کے وارثوں سے صلح کر سکتا ہوں ان
کو دے کر اس طرح کہ میں ان کو یہ نہ بتلاؤں کہ متوفی کے کتنے
میرے پاس امانت تھے؟ فرمایا نہیں، جب تک تو ان سے
ان نہ کر دے کہ اتنے درم میرے پاس امانت تھے (اگر وہ
جائیداد کے بعد بھی کم لینے پر راضی ہو جائیں تو پھر صلح جائز ہے۔
اصطلاحاً کسی قوم، کسی طبقہ اور اہل فن کا کسی شے
درم کو ظاہر کرنے کے لئے کسی لفظ کے استعمال پر متفق ہونا مثلاً
لوہ کے لغوی معنی دھماکے ہیں مگر شریعت کی اصطلاح میں یہ

لفظ نماز کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔
صَلَحٌ۔ خارشت بہرین۔
دَاهِيَةٌ صُخُوحٌ۔ ہلک کرنے والی آفت۔
تَصَالُحٌ۔ بہرا بننا۔
اِصْلَاحٌ۔ کروٹ پر لیٹنا۔
صَلَحٌ۔ يَاصَالِحُ یا صِلَحًا۔ قوی زور آور۔
نَاقَةٌ صَلَحًا۔ زور دار اونٹنی۔
صَلَحٌ۔ سخت شدید۔

عَرَضَتِ الْاَمَانَةُ عَلَى الْجِبَالِ الْقَعِيمِ الصَّلَاحِ
اللہ تعالیٰ نے اپنی امانت سخت مضبوط پہاڑوں پر پیش کی
(مگر وہ بھی ڈر گئے، مگر آدمی نے قبول کر لی)۔
صَلَدٌ۔ پکنا، صاف، سخت، جس پر کچھ نہ آگے۔
صَلَوْدٌ۔ آواز دینا پر آگ نہ دینا۔
صَلَدٌ۔ دھڑنے میں ہاتھ زمین پر مارنا، چڑھنا، آواز
دینا، سخت ہونا چمکنا۔

صَلَادَةٌ۔ بخیلی۔
تَصَلِيدٌ۔ بخیلی کرنا۔
اِصْلَادٌ۔ سخت ہونا۔
اَصْلَدٌ۔ بخیل۔

صَلْدَاءُ۔ یہ مونث ہے اَصْلَدٌ کا۔
لَتَا طَعْنٌ سَقَاكَ الطَّيْبُ لَبَنًا فَخَرَجَ مِنْ
الطَّعْنَةِ اَبْيَضٌ يَصْلَدُ۔ جب امیر المومنین حضرت عمرؓ کو
خنجر سے مارا گیا تو حکیم نے آپ کو دودھ پلایا، وہ اسی طرح سفید
چمکنا ہوا زخم سے باہر نکل آیا (زخم آریا رہ گیا تھا اور سخت
کاری تھا۔ دودھ کے زخم سے خارج ہونے کے بعد حضرت سیدنا
عمر فاروقؓ نہ سمجھ گئے کہ میں بچنے والا نہیں)۔

اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَمَّا تَقَاتَتْ فَقَاءُ لَبَنًا
يَصْلَدُ۔ اُنہوں نے قے کی تو سفید چمکنا ہوا دودھ نکلا۔
شَرَّ لِحَا قَضِيْبَةٍ فَاِذَا هُوَ اَبْيَضٌ يَصْلَدُ۔

پھر اپنی چٹری کا پوست نکالا، وہ سفید چمک رہی تھی۔
 زَنْدٌ صَلَاةٌ۔ وہ چٹاق جس سے آگ نہ بجھے (آواز
 دے کر رہ جائے)۔

إِنَّ صَلَاتَ زَنَادُكُمْ۔ اگر تمہاری پتھری آگ
 نہ دے (یعنی تم بجلی کرنا چاہو)۔

صَلَّاحٌ۔ چوڑا پتھر
 جَارِيَةٌ صَلَاةٌ۔ چوڑی چھوڑی۔
 صَلَنَدَةٌ۔ سخت۔

صَلْدٌ۔ شیر سخت۔
 صَلَادِمٌ۔ یہ صَلْدِ مَرِّ کی جمع ہے یعنی سخت سم والے۔

صِلَاوٌ۔ بارہوی (یعنی بام مچھلی)۔

صَلَصَلَةٌ۔ آواز دینا، ڈرانا۔

صَلَصَالٌ۔ گھارا۔

كَانَتْ صَلَصَلَةً عَلَى صَفْوَانٍ۔ گویا وہ لوہے کی آواز
 ہے جو سفید صاف چکنے پتھر پر حرکت کرے (مہا یہ میں ہے
 صَلَصَلَةٌ لوہے کی آواز جب اس کو ہلاتیں۔ اور "صلصلہ"
 کی آواز "صلیل" سے زیادہ ہے)۔

مِثْلُ صَلَصَلَةِ الْحَرَسِ۔ گھنے کی سی آواز (یہ آواز
 فرشتہ کی ہوگی یا اس کے پنکھوں کی جو وحی کے وقت آنحضرت
 کو سنائی دیتی۔ ایسی وحی میں آپ پر بہت سختی ہوتی تھی
 جاڑوں میں پسینہ پسینہ ہو جاتے)۔

منتر جم کہتا ہے۔ یہ تادیل فاسد ہے۔ اس لئے کہ دوسری
 روایت میں اس طرح ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے
 تو فرشتے ایسی آواز سنتے ہیں جیسے لوہے کی زنجیر سخت پتھر
 پر چلائیں۔ تو یہ آواز خاص جنابِ احدیت کے کلام سے پیدا
 ہوتی ہے جو فرشتوں اور پیغمبروں کو سنائی دیتی ہے اور جن
 لوگوں نے کلامِ الہی میں آواز اور حروف کا انکار کیا ہے وہ
 بے وقوف ہیں۔ متعدد حدیثوں اور آیتوں سے اللہ کے
 کلام میں آواز ثابت ہے اور اہل حدیث کا یہی قول ہے)۔

جمع البحرین میں ہے کہ:
 صَلَصَالٌ۔ وہ گارا جو پکایا نہ گیا ہو، مگر خشک ہونے
 کے بعد کھن کھن کر رہا ہو (جب پکایا جائے تو اس کو خفاد
 کہتے ہیں)۔

صَلَصَلٌ۔ بدبودار کو بھی کہتے ہیں۔ (یہ صَلَّ اللَّحْمِ
 سے ماخوذ ہے، یعنی گوشت بدبودار ہو گیا)۔

إِعْتَرَفَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ غُرْفَةً بِمَعِينِهِ مِنَ
 الْمَاءِ الْعَذْبِ الْفُضْرَاتِ فَصَلَصَلَهَا فَجَدَّتْ
 فَتَالَ لَهَا مِثْلَ أَخْلُقِ التَّيْبِيِّينَ وَالْمُسْطَلِينَ
 وَعِبَادِي الصَّالِحِينَ وَالْأَيْمَةَ الْمُهَنْدِينَ، (حدیث
 اللہ تعالیٰ نے ایک چلو داہنے ہاتھ سے میٹھے شیریں پانی کا لیا
 اس کو ہلایا وہ جم گیا۔ فرمایا میں تجھ سے پیغمبروں اور رسولوں
 اور نیک بندوں اور راہ پانے والے امانوں کو پیدا کروں گا
 دھیرے دھیرے پانی کا لیا، اُس کو ہلایا وہ جم گیا۔ فرمایا میں
 تجھ سے ظالم پادشاہوں اور شریر منکر لوگوں اور شیطان کے
 بھائیوں کو بناؤں گا)۔

فَقَالَتْ عَيْنُ الْقَبُولِ فِي ذِي الْقَلَصِ حَبْلٌ۔ ذی
 میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ذی القلصل ایک مقام کا
 نام ہے مکہ کے راستے میں، محمد بن قنی نے کہا کہ اس مقام پر
 خسف کا عذاب اتر اٹھا)۔

حَبْلٌ۔ وہ سانپ جس کا منتر نہ ہو۔

صَلَصَلَةٌ۔ فاختہ۔

صَلَعٌ۔ سر پر سانپ کی طرف بال نہ ہونا۔

تَصْلِيعٌ۔ پھیلا کر ہاتھ دکھانا، کسی امر کو خوب ظاہر کرنا
 تَصْلِيعٌ۔ نمایاں ہونا ابر سے نکل جانا۔

أَهْبَلَعٌ۔ گھجنا۔

أُصْبِلِعٌ۔ ایک قسم کا سانپ باریک گردن والا، اس کا
 سر گولی کی طرح ہوتا ہے۔ اور ذکر کو بھی کہتے ہیں۔

وَأَنَّ لَا أَسْرَى مَطْمَعًا قَوْحًا بِصَلَعٍ۔ میں

کسی سے کچھ
 نہ ہو، جاہل
 (۱)
 تو ایسا متاثر
 ہے)۔

مَاجَا
 یہ نہیں جانا
 و حُجَّةٌ

وہاں گواہ کا

اور پیداوار و

تکون

وَأَنَّ آءَ

من الصلوات

ہے اس زمین کو

اگر درمیان

رکبت ال

ہے ہی ہر کام

اللہ نے معاو

یہی ابو سفیان

کا بنالیا)۔

تَصْلَعَتِ

نہ گیا۔

کافی قیہ ا

ہوں (جو قیام

ہے پاؤں کا سر

مَا أَهْلَنَا

ہوں کہ نہ مارا جن

صُلْعٌ اور مہ

ایک آئینہ

کسی سے کچھ طمع نہ رکھوں، ایک پٹر میدان میں جہاں کچھ روٹیدگی نہ ہو، جا پڑوں۔

اصل میں یہ صلح سے ماخوذ ہے، یعنی سر پر بال نہ ہونا، تو اسی مشابہت سے جس زمین پر روٹیدگی نہ ہو وہ بھی گویا نجی ہے۔

مَا جَوَىٰ الْيَعْفُورُ بِصَلَحٍ. پٹر میدان میں ہرن کا پر نہیں جاتا یا جنگلی بیل۔

وَتَحْتَوِشُ بِهَا الصَّبَابُ مِنَ الْأَرْضِ الصَّلْعَاءِ وہاں گود کا شمار کیا جاتا ہے، سپاٹ زمین میں وہاں گھاس اور پیداوار وغیرہ نہ ہو۔

تَكُونُ جَبْرُوتًا صَلْعَاءً. صاف ظالم بادشاہت ہوگی۔ اِنَّ اَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الصَّلْعَاءِ وَالْقُدَيْعَاءِ. ایک گنوار نے آل حضرت سے اس زمین کو پوچھا جس میں کچھ نہ اُگے یا جس کے کناروں پر اُگے درمیان میں کچھ نہ اُگے۔

رَكِبَتْ الصَّلْعَاءُ. تم سخت آفت میں گرفتار ہوئے۔ بہت ہی بُرا کام جس کی بُرائی ظاہر ہے، تم نے کیا یہ حضرت عائشہؓ نے معاویہؓ سے کہا جب معاویہؓ نے زیاد کو جو ولد الزنا سے لایا تو سفیان نے اُس کی ماں ثمیہ سے زنا کیا تھا، اپنا لائی بنا لیا۔

تَصَلَّعَتِ الشَّمْسُ. سورج صاف ہو گیا، ابر سے نکلا۔

كَانَتْ فِيهِ أَفِيدَاعُ أَصْبَلِجٍ. گویا میں اُس جیٹی کو دیکھ رہا ہوں جو قیامت کے قریب کعبہ کو ڈھائے گا، کم سخت ہے پاؤں کا سہرا کا گنجا ہے۔

مَا أَقْتَلْنَا عَجَائِزَ صَلْعَاءٍ. ہم نے جنگ بدر میں بڑی بڑی عورتوں کو مارا جن کے سر کے بال جھڑ گئے تھے۔

صَلْعٌ اور صَلْعَانٌ جمع ہے اَصْلَعٌ کی۔ اَيْمًا اَصْفًا الصَّلْعَانُ او الْقُرْعَانُ کسی نے صخر

عمرہ سے پوچھا کون لوگ بہتر ہیں وہ جن کے سامنے سر پر بال غرہ ہے ہوں (جیسے حضرت عمرؓ تھے) یا وہ لوگ جن کے سر پر خوب گھنے بال ہوں (انہوں نے کہا وہ لوگ بہتر ہیں جن کے سارے سر پر بال ہوں۔ لوگوں نے کہا، آپ کے تو سر پر بال نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا، آں حضرت کے تو سارے سر پر بال تھے۔)

صَلْعٌ غَمْرٌ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. جیسے تم غمقر ہے تعالیٰ کا، اور تم غمقر ہے رضی اللہ عنہ کا، اور غمقر ہے علیہ السلام کا۔ مگر یہ کتابت میں ہے اور پڑھنے والے کو پورے الفاظ اس طرح پڑھنے چاہئیں صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور تَعَالَى اور رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اور عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ بعضوں ایسے اشاروں کو کتابت میں بھی کر دیا ہے لہذا پورا لکھنا بہتر ہے۔ صَلْوُوعٌ۔ دانت نکل آنا یا پانچویں یا چھٹے برس میں لگنا۔

صَالِخٌ۔ جو گائے یا بکری ایسی ہو۔

صَوَالِخٌ۔ یہ جمع ہے صَالِخ کی۔

صَلْعَةٌ بَرِي كَشْتِي۔

صَلْعَةٌ۔ چار یا چھ برس کا اونٹ۔

عَلَيْهِمُ الصَّلَاعُ وَالْقَارِخُ۔ ان کو پانچ پانچ چھ برس کی گائے بکریاں گھوڑے دینا ہوں گے (یعنی زکوٰۃ میں)۔

صَلْعٌ۔ اپنی ایسی تعریف کرنا کہ جو وصف اس میں نہ ہو،

حد سے زیادہ بڑھ جانا، غرور اور تکبر سے نوا اور برکت کم ہونا،

بہت گر جانا اور کم برسا، حظ نہ اٹھانا۔

إِصْلَافٌ۔ گراں جان ہونا، بے خیر و برکت ہونا، دشمنی رکھنا۔

تَصَلَّعٌ۔ تملق اور تملکت۔

أَفَةُ الظُّرُوفِ الصَّلْعُ. ظرافت کی آفت مبالغہ

ہے (یعنی حد سے بڑھ جانا تکبر کے ساتھ)۔

مَنْ يَتَّبِعْ فِي الدِّينِ يَصْلَحْ. جو شخص دین میں حد

سے بڑھ جائے گا اُس کا حظ کم ہو جائے گا (یعنی جو شخص ذرا

شاید ہوئے

جناد

للحم

تین من

نات

سلیق

الحدیث

فی کالیہ

یسول

رول کا

فرمایا میں

نیطان کے

ذی القتل

مقام کا

مقام پر

ذرا سی باتوں پر لوگوں کو بے دین اور کافر بنائے تو ایسے شخص کا حصہ خود دین میں سے گھٹ جائے گا یا وہ لوگوں سے کچھ فائدہ نہیں اٹھائے گا۔ مطلب یہ ہے کہ دین داری کے ساتھ لوگوں سے محبت اور موافقت رکھنا بھی ضروری ہے تاکہ اُس سے اور دلوں کو فائدہ اور ان سے اس کو حظ ہو۔

کَؤْمٍ مِّنْ صٰلِحٍ تَحْتَ الرَّايِدَةِ۔ جو گرجتے ہیں وہ کم
برستے ہیں (یہ ایک مثل ہے جو ان لوگوں کے حق میں کہی جاتی ہے)
جو دعوے تو بڑے بڑے کرتے ہیں لیکن کام کچھ نہیں کرتے صرف
زبانی ڈینگیں مارتے ہیں۔

کَوَآنَ اَمْرًا لَا تَتَمَسَّحُ لِرِزْوَانِهَا صِلَفَتْ
عِنْدَکَ۔ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے لئے بناؤ سنگار نہ کرے
(ہمیشہ میلی پڑی رہے) تو وہ اپنے شوہر سے کوئی حظ نہیں اٹھائے
گی (بلکہ اپنے شوہر پر ایک طرح کا بوجھ ہوگی)۔

تَنْطَلِقُ إِحْدَاكُنَّ فَتَصْنَعُ بِمَا لَهَا عَنْ ابْنَتِهَا
الْحَظِيَّةَ وَلَوْ صَدَعَتْ عَنْ ابْنَتِهَا الْقَبْلِفَ كَانَتْ
أَحَقَّ. تم میں کوئی عورت جا کر اپنی بیٹی سے، جو خاوند سے فیض
امٹتا رہی ہے (اس کے باوجود ماں جا کر) اپنے ماں سے سلوک
کرتی ہے، اس کو آراستہ کرتی ہے (اس کو روپیہ سپہ دیتی
ہے) حالانکہ اس کو اپنی اُس بیٹی سے سلوک کرنا زیادہ ضروری
تھا جو خاوند سے مستفیض نہیں ہوتی (کیونکہ وہ بیچاری تکلیف میں
رہتی ہے خاوند اس کی خبر نہیں لیتا، اس کی ضروریات پوری نہیں
کرتا)۔

اَمْرًا آتًا حَافِلَةً۔ وہ عورت جو اپنے خاوند کو عزیز نہ ہو
(خاوند اس کی طرف توجہ نہ کرتا ہو)۔

اِنِّي اُحَالِفُ مَا دَامَ الْقَبْلُ مَكَانَهُ قَالَ
بَلْ مَا دَامَ أَحَدٌ مَكَانَهُ رَمِيْرُهُ لَمْ يَأْرَسِلِ اللَّهُ
مِنْ آيَاتِهِ قِسْمِيْ عِدَّتَا هُوَ جَبْتُكَ مَا لَكَ اِنِّي جَبْتُ رَجُلًا
مِنْ آيَاتِهِ قِسْمِيْ عِدَّتَا هُوَ جَبْتُكَ مَا لَكَ اِنِّي جَبْتُ رَجُلًا

لوگ اس کے پاس جا کر قسم کے ساتھ عہد اور پیمان کرتے، آپ نے اس کا ذکر کر دیا، جاننا اور فرمایا کہ اس کی بجائے اُحد پہاڑ کا نام لے (جو دین کے پاس ہے)۔

صَلَفَاءِ - سخت زمین -

صَلِیْف. گردن کو ایک جانب۔

اَلْمُؤْمِنُ لَا غِنًى وَلَا حَصِيلٌ - مومن نہ بدرمزاج
 بدخو ہوتا ہے نہ قلیل الخیر (بلکہ فیض رسال، کثیر الخیر، مہربان
 حلیم اور نرم و بار ہوتا ہے)۔

صَلَفَةٌ أَوْ لُطْفَانَا.

صَلَاخ۔ در اہم (اس کا مفرد نہیں ہے)۔

صَلَفَةٌ: گردن ارنا، مونث نا.

صَلِّفَعْ بَغْلَسْ هُو كِيَا۔

صَاحِبِ زُور سے چلانا، مارنا، جماع کرنا، امت ڈالنا۔

اصلاً یہ صلیبی کامرادف ہے۔
آمین

لَسْتُ بِمِنَّا مِنْ صَالِقٍ وَحَلَقٍ۔ ہم مسلمانوں میں سے

وہ نہیں ہے جو نصیحت کے وقت چلائے (نوحہ کرے) اور

بال منڈائے، سر اور ڈاڑھی مونچھ کا صفایا کرے جیسے منڈا

مشرک کیا کرتے ہیں (بعضوں نے کہا صلیق کے معنی یہ ہیں کہ

منہ پر لٹا نیچے مارے، کپڑے پھاڑے، سینہ کوٹے۔

أَنَابِرِيٍّ مِّنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ مِثْلِ اس

عورت سے بیزاریوں (بے تعلق ہوں) جو چلا کر رہے ہوں

منہ اے۔

اَیْمَانَ اللّٰهِ الْحَقَّ عَنِكَ اِکْرَامًا وَاسْتِمَاءً وَلَدًّا

أما والله ما أجل من سائسها وأما الله ما أجل من سائسها

سنت کا حوت تھا۔ وہاں سے اس نے اپنے گھر کی طرف لوٹ کر آئے۔

اور گواہوں کے مزے سے واقف نہیں (اونٹ کے گواہان

اور سینے میں جو گٹھلی سی ہوتی ہے جس کو کڑکڑاہٹ کہتے ہیں، اس کا

گشت نہایت مزیدار ہوتا ہے (اگر میں چاہوں تو بھنا ہوں)

گوشت اور رائی اور انگور کا سالن اور باریک چپتیاں منگو اؤں اور کھاؤں (گردنیا میں اس طرح کی لذت مجھ کو پسند نہیں ہے۔ بعضوں نے صلائیوں کا ترجمہ مجھے ہوئے حلوان کیا ہے ایک روایت میں صلائیوں میں سے ہے یعنی ترکاریاں وغیرہ)۔
لَوْ شِئْتُ لَمَلَأْتُ الرِّجَابَ صَلَايَ وَ سَبَائِكَ۔ اگر میں چاہوں تو سارے آئینہ حلوانوں کے مجھے ہوئے گوشت اور باریک چپتیاں (میرے کے اندر) سے بھر سکتا ہوں (پروردگار نے مجھ کو اس قدر مقدور دیا ہے)۔
إِنَّهُ تَصَلَّقُ ذَاتَ لَيْلَةٍ عَلَى فِرَاشِهِ۔ ایک رات وہ اپنے بچھونے پر سمٹ گئے اُلٹ گئے مڑ گئے۔
ثُمَّ مَتَّ بِفِيهِ مِنَ الْمَاءِ وَهُوَ يَتَصَلَّقُ فِيهَا۔ پھر اُس میں پانی اُمڈایا، وہ اس میں اُلٹ رہا تھا۔
غَزْوَةُ بَنِي الْمُصْطَلِقِ۔ یہ ایک مشہور جہاد ہے۔
بَنُو الْمُصْطَلِقِ۔ قبیلہ خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔
صَلَّ۔ صاف کرنا، پہنچنا۔
صَلِيلٌ۔ آواز کرنا، اُٹھ اُٹھونے کی باریک آواز یا پانی پینے کی آواز۔
صَلَّ۔ آفت، شمشیر برال۔
مَحَلٌّ مَا رَدَّ عَلَيْكَ قَوْمًا مَالَهُمْ لَيْصَلٌ۔ جو جالور نیرے تیرے اراجائے اس کو کھا جب تک بدبو دار نہ ہو گیا ہو (یہ صِلَ اللَّحْمُ اور آصِل سے ہے۔ یعنی گوشت بدبو دار ہو گیا ہو تاہم میں ہے کہ یہ بھی تشریحی ہے، اس لئے کہ بدبو دار بڑے گوشت کا کھانا حلال ہے)۔

أَتَجِبُونَ أَنْ تَكُونُوا كَالْحَيَّيْرِ الصَّالَةِ۔ کیا تم کو بلند آواز گورخروں کی طرح ہو جانا پسند ہے (بعضوں نے الصَّالَةِ ضاد معجم سے روایت کیا ہے جو غلط ہے)۔
صَالٌ اور صَالِصَالٌ۔ گورخروں کی آواز والے صَالِصَالٌ۔ سو کھو کھوے کو بھی کہتے ہیں جو کھن کھن آواز دینے لگے یا بدبو دار ہو جائے (عبداللہ بن عباس نے کہا کہ

صَالِصَالٌ وہ پانی ہے جو زمین پر پڑے، پھر زمین پھٹ کر اس میں جذب ہو جائے اور اس میں سے آواز نکلے)۔
صَلَّ۔ ایک قسم کا زرد سانپ جو ریت میں ہوتا ہے، آدمی جب اُس کو دیکھتا ہے تو لرز کر مر جاتا ہے (شیخ ابن سینا نے کہا اس سانپ کے کاٹنے کا کوئی علاج نہیں ہے، بجز اُس عضو کے کاٹ ڈالنے کے، کاٹنے کا عمل فوراً ہونا چاہئے ورنہ تین ساعت میں مہلک ہے)۔

مَاءٌ صَالٍ۔ بدبو دار پانی۔
طَبْنٌ صَالٍ۔ آواز دینے والی مٹی۔
صَلَّةٌ۔ بجا ہوا پانی، بدبو۔
صَلِيَانٌ۔ ایک قسم کی بھاجی ہے۔
مُصَلِّلٌ۔ سردار، کریم النسب، شریف۔
صَلَحٌ۔ کاٹنا یا کان یا ناگ جڑے کاٹنا۔
اصْطِلَامٌ۔ جڑے کاٹنا۔

صَلَحٌ۔ سخت آدمی (یہ جمع ہے صَالِح کی)۔
مَصِيْلَةٌ۔ آفت، مصیبت، تلوار۔
اصْلَمٌ۔ پشو۔

يَكُونُ النَّاسُ صُلَا مَا يَنْفِرُ بَعْضُهُمْ فِى بَعْضٍ۔ لوگ گردہ گردہ ہو جائیں گے ایک دوسرے کی گردنیں اڑیں گے۔

لَتَأْتِيَنَّكُمْ آخُوهُ مُصْعَبٌ أَسْلَمَهُ النَّعَامُ الْمُصَلِّمُ الْهَازِئِينَ أَهْلُ الْحَرَاقِ۔ جب عبداللہ بن زبیر کے بھائی مصعب بن زبیر مارے گئے تو کٹے ہوئے کان شتر مرغ نے یعنی عراق والوں نے ان کو سپرد کر دیا، ان کا بچاؤ نہ کیا۔

شتر مرغ کے کان بالکل چھوٹے ہوتے ہیں دکھائی نہیں دیتے تو گویا اس کے کان کٹے ہیں۔ بعض نے کہا اس سے ذلیل و خوار مراد ہے)۔

فَإِنْ أَتَيْتُمْ لَمْ تَنَاسُوا وَأَتَدَّيْتُمْ فَمَشَا بِأَذَانِ النَّعَامِ الْمُصَلِّمِ۔ اگر تم اپنی مقتولہ کا بدلہ نہ لو اور

پانے کا نام

زاج سران

ا۔

میں سے

اور

یہ میں کہ

اُس

وئے بال

ہم کو

تین

سی

کے کو

اس کا

نہ

دیت پر راضی ہو جاؤ، تو شتر مرغ کے کٹے کا دل کے ساتھ چل دو
(یعنی ذلیل اور خوار ہو کر جاؤ)۔

وَنَصْطَامُونَ فِي الثَّلَاثَةِ. اور تیسرے فتنے میں بالکل
جر پڑے اُکھاڑ دیے جاؤ گے۔

وَلَا الْمُصْطَلَمَةُ أَطْبَاقًا هَا. اور قربانی میں وہ جانور
بھی درست نہیں ہے جس کے تھن کٹے ہوں۔

لَئِنْ عُدْتُمْ لَيُصْطَلِمَنَّكُمْ. اگر پھر ایسا کرو گے
تو جر پڑے تم کو اُکھاڑ دے گا۔

فَتَكُونُ الْقَبِيلَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ. پھر مجھ میں او
اُس میں ایک آفت ہوگی (یعنی دنگا فساد)۔

أُخْرِجُوا يَا أَهْلَ مَكَّةَ قَبْلَ الْقَبِيلَةِ كَاتِبِي بِهِ
أَفْتِيحِ أَخْبِيَعِ يَلْدِي مَرَاكِبَةَ. اے باشندگانِ مکہ بڑی

آفت آنے سے پہلے کہ سے نکل جاؤ، گویا میں اُس حبشی کو نیچے
راہوں (کم نجات) اُس کی دونوں رانوں میں فاصلہ ہے،

پاؤں ٹپڑے ہیں اور کنبہ کو گرا رہا ہے۔
عَدَاؤُكُمْ يَصْطَلِمُ. وہ دشمن جو جر پڑے اُکھیر دے

(سارا مال لوٹ لے)
صَلُّوا. بام چھلی جو سانپ کی طرح ہوتی ہے۔

لَا تَأْكُلُوا الصَّلَاةَ إِلَّا نَفْلًا. صلوات اور
انفلیس چھلیوں کو مت کھاؤ (جو سانپ کی شکل پر ہوتی ہیں)۔

امیر نے اسی قول کی رو سے (واضح رہے کہ یہ قول حضرت
عمارؓ کا ہے) ان دونوں چھلیوں کا کھانا ناجائز رکھا ہے اور

بعض نے مکروہ کہا ہے۔
صَلُّوا. سرین کی ہڈی پر مارنا، سرین کی ہڈیاں پلانا۔

صَلًّا. سرین لٹک جانا زچگی کے قریب سے۔
تَصْلِيَةً. پیچھے جانا، دُعا کرنا، نماز پڑھنا۔

صَلُّوا اور صَلَّوْا ات بہت سی آیتوں اور حدیثوں
میں مذکور ہے۔ لغت میں صَلَّوْا دُعا کو کہتے ہیں اور شرع میں

ایک مخصوص عبادت کا نام ہے ارکان اور شرائط کے ساتھ۔

الصَّلَاةُ لِلَّهِ. یعنی سب دُعائیں جن سے تعظیم مقصود
ہوتی ہے، اللہ شری کو سزاوار ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ. یا اللہ! حضرت محمدؐ پر
اپنی رحمت اتار، اُن کا نام دنیا اور آخرت میں روشن کر،

اُن کی شریعت کو قیامت تک باقی رکھ، اُن کی شفاعت آخرت
میں قبول کر۔ اس بارے میں اختلاف ہے کہ آنحضرتؐ کے

علاوہ کسی دوسرے کے لئے بھی اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَيْهِ؟ صحیح جواب اس کا یہ ہے کہ جائز نہیں۔

(خطابی نے کہا کہ لفظ صَلَّوْا کو تعظیم و تکریم کے معنی میں
آنحضرتؐ کے سوا کسی دوسرے کے لئے نہیں استعمال کر سکتے البتہ

اس لفظ کو برکت و رحم کے لئے دوسروں کے واسطے بھی استعمال
کیا جاسکتا ہے۔ جیسے آں حضرتؐ نے فرمایا:

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي آوْفَى. یا اللہ! ابو آوْفی
کی آل پر رحمت اور برکت فرما۔)

طیبی نے کہا، انبیاء اور ملائکہ پر درود بھیجنا اللہ
درست ہے لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ ابتداءً آدمیوں پر منع ہے

اور صحیح یہ ہے کہ وہ تہنیتاً مکروہ ہے کیونکہ سلف سے صَلَّوْا کا
لفظ انبیاء ہی کے لئے مقرر ہے۔ جس طرح عز و جل خاص

پر وردگار کے لئے۔ اگرچہ آں حضرتؐ بھی عزیز اور جلیل ہیں۔
مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَّوْا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. یا

صَلِّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ عَشْرًا. جو شخص مجھ پر ایک بار
درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار اپنی رحمت اتارے

گایا فرشتے دس بار اس کے لئے دُعا کریں گے (کہ اے اللہ! تم
اُس کو بخش دے)۔

صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْكَوْكَبِ. یا اللہ! اُن
لوگوں کے ساتھ بھی حضرت محمدؐ صلعم پر اپنی رحمت اتار اور

دلوں کے ساتھ بھی اور پچھلے لوگوں کے ساتھ بھی)۔
وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي الْأَدْوَارِ. وَصَلِّ عَلَى

مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ. روحوں کے ساتھ بھی حضرت محمدؐ

نہایت

پر اپنی

اتار۔

کائنات

بلا یا جاسے

میں عاصف

وہاں نما

برکت ہو

سے ناراض

آ

عَلَيْهِ

جائے اور

لئے دُعا

مرجائیں۔

صلیٰ آوفا

در شرط میں:

کے ساتھ؟

گھوڑے کے

یعنی تیسرے

ان

بھی ہوتی ہے

صا

آگ میں ڈا

ہیں یا اَصْلُک

صلیٰ

کڑی کو نرم

آطیہ

پر اپنی رحمت اُتار اور بدلوں کے ساتھ بھی اُن پر اپنی رحمت اُتار۔

إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيَجِبْ وَإِنْ كَانَ صَاحِبًا فَلْيَصِلْ. جب تم میں سے کوئی کھانے کے لئے بلایا جائے (کوئی اس کی دعوت کرے) تو قبول کرے (دعوت میں حاضر ہو) اگر روزہ دار ہو تو میزبان کے لئے دُعا کرے یا وہاں نماز پڑھنے میں مشغول ہو جائے (تاکہ اُس مکان میں برکت ہو۔ اگر روزہ نفل ہو اور میزبان اُس کے کھانا نہ کھانے سے ناراض ہو تو روزہ توڑ ڈالے اور کھانا کھالے)۔

أَلْصَقْتُمْ إِذَا أَكَلْتُمْ عِنْدَ الطَّعَامِ صَلَّيْتُمْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ. روزہ دار کے سامنے جب کھانا کھایا جائے اور وہ روزہ کی وجہ سے نہ کھاسکے تو فرشتے اس کے لئے دُعا کرتے ہیں۔

إِذَا امْتَنَّا صَلَّيْنَا لَنَا عُمَانُ بْنُ مَطْعُونٍ. جب ہم مرجاتیں گے تو عثمان بن مظعون ہمارے لئے دُعا کریں گے۔ سَبَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّي أَبُو بَكْرٍ وَذَكَتْ عَمْرٌ. اُن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (شرط میں) آگے بڑھ گئے، حضرت ابو بکر رضی کسی قدر پیچھے آپ کے ساتھ ہی رہے (کیونکہ اُن کے گھوڑے کا سر اُن حضرت کے گھوڑے کے پٹھے کے برابر رہا) حضرت عمر رضی ان کے بعد رہے (یعنی تیسرے نمبر پر)۔

إِنَّهُ أَمَرَنِي بِشَاةٍ مَقْبُولَةٍ. اُن حضرت کے پاس بھی ہوئی بکری لائے (عرب لوگ کہتے ہیں:

صَلَّيْتُ اللَّحْمَ. جب آگ پر گوشت بھونیں، اگر آگ میں ڈال دیں اور جلا دیں تو صَلَّيْتُ تَشْدِيدَ کے ساتھ کہتے ہیں یا صَلَّيْتُ۔ چنانچہ:

صَلَّيْتُ الْعَصَا بِالنَّارِ. یعنی میں نے آگ پر رکھ کے لکڑی کو نرم اور سیدھا کیا۔

أَطِيبُ مُضْغَةٍ صَبِيحَتِي أَيْ مَقْبُولَةٍ. نہایت مزیدار

لقمہ صیجانی کھور ہے جو دھوپ میں سُکھائی گئی ہو۔ لَوْ شِئْتُ لَدَعَوْتُ بِعَمَلٍ صِنَابٍ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اگر میں چاہوں تو بھٹا ہو گوشت اور رائی اور انگور کی چٹنی منگواؤں۔

فَرَأَيْتُ أَبَا سَفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ. میں نے ابو سفیان کو دیکھا وہ اپنی پیٹھا آگ سے تاپ رہا تھا۔ أَنَا لَذِي لَا يُصْطَلَى بِنَارٍ. میں وہ شخص ہوں جس کی آگ سے کوئی تاپ نہیں سکتا (یعنی ایسا بہادر ہوں کہ میرا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا)۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ مَصَالِي وَفُوحَا شَيْطَانِ كَيْسٍ پھندے اور جال ہیں (ان میں آدمیوں کو پھانس لیتا ہے)۔ إِنَّ اللَّهَ بَارِكُ لَكَ لِدَاوَيْدَ ابْنِ الْجَاهِلِيْنِ فِي صَلَاتِهِمْ أَرْضِ الرُّومِ كَمَا بَارَكَ لَهَا فِي شَعِيرِ سَوْدٍ. اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے جانوروں کو روم کی صلیاں میں وہ برکت دی جیسے شام کے بویں۔ صَلَاتِيَّانِ. ایک بھابی ہے۔

صَلَاةُ كِي دُوسری حدیثیں مجمع البحار وغیرہ صَلَّيْتُ عَلَى أَحَدٍ صَلَاتَهُ عَلَى مَيْتَةٍ. آپ کے اُحد کے شہیدوں کے لئے ایسی دُعا کی جیسے میت کے لئے کرتے ہیں (اُن کو دفن ہو کر کئی سال کی مدت گزر چکی تھی لہذا معلوم ہوا کہ قبر پر جنازے کی نماز پڑھ سکتے ہیں بلا قید مدت)۔ كَحْدَ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي. میں اپنے لئے جو دُعا کرتا ہوں اُس میں آپ کس قدر درود بھیجوں (یعنی کتنی درود پڑھوں، اور دوسری دُعا میں جو اپنی بھلائی کے لئے کرتا ہوں وہ کتنی کروں؟)

أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا. میں اپنی ساری دُعا یہی رکھتا ہوں کہ آپ پر درود بھیجوں (یہ سن کر اُن حضرت نے فرمایا کہ تیری فکر میں اُسی وقت دور ہوگی، تیرا مقصد پورا ہوگا)

ظہیر مقصود

محمد بن کریم
ت آخرت
نہ ۴ کے
لہ ۵

یعنی میں
سکتے البتہ
بھی استعمال

ابو آؤفی

میچا بالاء
منع ہے
یہ صلوٰۃ کا
خیل خاص

ہیں
سأ
ایک بار
اتارے
البتہ

یا اللہ اللہ
رد اور

ل علی
حضرت محمد

معلوم ہوا درود بھیجنا اپنے لئے دعا کرنے سے افضل ہے اور درود شریف کی برکت سے سب مقاصد پورے ہو جاتیں گے اپنے لئے دعا کرنے کی حاجت نہ رہے گی۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میری یاد میں مشغول رہنے کی وجہ سے سوال نہ کر سکے تو میں اس کو سوال کرنے والوں سے بہتر دوں گا۔ ایک شخص نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ المملک ولہ الحمد یحییٰ ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدید۔ بہتر دعا ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ انھوں نے ایک شاعر کا شعر پڑھا جس نے ابن جبر عان کی تعریف کی، اس سے کچھ مانگا نہیں اور کہا کیا ابن جبر عان تعریف کرنے والے کا مطلب سمجھ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ سکنا۔

عَلِمْنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نَصَلِّیْ عَلَیْکَ ہم کو آپ پر سلام کرنا تو بتایا گیا لیکن آپ پر درود کیونکر بھیجیں؟ (یعنی نماز میں یا ہر وقت)۔

اِذَا صَلَّیْتَ مَرَّةً فِی الْمَجْلِسِ اَجَدَّکَ۔ جب ایک بار مجلس میں آپ پر درود پڑھ لیا جائے تو کافی ہے (اگرچہ بار بار آپ کا ذکر آئے۔ بعض نے کہا ہے کہ ہر مرتبہ درود پڑھنا ضروری ہے)۔

صَلَّوْتُہُ فِی جَوْفِ اللَّیْلِ کَذَالِکَ۔ آدمی رات کے بعد نماز پڑھنا بھی ایسا ہی ہے (اُس وقت کی نماز اور معاصی پر اظہارِ ندامت اور توبہ اللہ کی رحمت کا موجب ہے)۔

لَا یُصَلِّیْ لَکُمُ (ایک شخص نے نماز میں قبلہ کی سمت تھوکا)۔ آنحضرت نے فرمایا، اب یہ تمہاری امامت نہ کرے، (کیونکہ یہ شخص گستاخ اور بے ادب ہے۔ فکر کی ضرورت ہے کہ جب اتنی سی خلافِ شریعت بات کرنے پر آنحضرت نے اُس کو امامت کے لائق نہ سمجھا تو جو کوئی بدعتی ہو یا فاسق یا فاجر اس کو امام بنانا کیسے جائز ہوگا۔ البتہ اگر وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے پیچھے نماز ادا کر لینا جائز ہوگا۔ منصبِ امامت پر اس شخص کو مقرر اور امانت

کرنا چاہئے جو قاری اور فقیہ اور متقی اور پرہیزگار، سب مقتدیوں سے افضل ہو۔ افسوس ہے کہ ہمارے زمانہ میں امامیہ تو اس حکم کے پابند ہیں اور جاہل اور فاسق بھی اس بارے میں اختیاط برت رہے ہیں مگر بعض سنی حضرات اس مسئلہ میں لاپرواہی کر جاتے ہیں اور اکثر جاہل علم اور قاری کے موجود ہوتے ہوئے بھی جاہل کو یہ منصب دیدیتے ہیں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ جلائیے مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ ٹھیک ٹھیک طریقہ سنت پر کاربند ہوں)۔

صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُورَةِ الْاَعْرَافِ۔ مغرب کی نماز میں سورۃ اعراف پڑھی (معلوم ہوا کہ نماز مغرب میں ہمیشہ ہی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھنا خلافِ سنت بلکہ مردانیوں کا طریق ہے)۔

فَقُلْتُ الصَّلَاةُ بِالصَّلَاةِ۔ میں نے عرض کیا نماز کا وقت آگیا یا نماز پڑھئے فرمایا:

الصَّلَاةُ اَمَامَکَ۔ نماز تیرے آگے ہے (یعنی آگے چل کر پڑھیں گے مزدلفہ میں مغرب اور عشا ملا کر)۔

وَالْمُصَلِّيْ اَمَامَکَ۔ نماز کا مقام تیرے آگے ہے۔ قَادِرٌ کُنْتُمْ الصَّلَاةُ وَکُنِیْ مَعَهُمْ مَا فَعَلُوا۔ نماز کا وقت آئی ہے اور ان کے پاس پانی نہ تھا، تیمم کا حکم ابھی نہیں اُتر تھا۔ آخر انھوں نے بے وضو نماز پڑھ لی (اس حدیث سے نتیجہ نکلا کہ جب وضو اور تیمم دونوں ناممکن ہوں تو پونہ نماز پڑھ لے)۔

الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ۔ نماز کے لئے، جو اکٹھا کرنے والی ہے اور اِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ۔ نماز جماعت کے ساتھ ہے۔

اِحْتَدَّ اَبْہَا فِیْ فَنَسَاکَ دَجَبٌ وَاَمَامَ کَے پیچھے ہو تو سورۃ فاتحہ چپکے سے اپنے دل میں پڑھ لے (بلند آواز سے نہ پڑھے) فَذَکَ مِنْ صَلَّوْتِہِ۔ اُن کی نماز کا حال بیان کیا (کہ وہ اچھی طرح نہیں پڑھتے)۔

صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى دُفْعِ صَلَاةِ الْقَائِمِ۔

نماز پڑھنے والے کو کھڑے رہ کر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملے گا۔
 اگر وہ شخص ہے جو قیام پر قدرت رکھتا ہو لیکن اس کے باوجود
 بیٹھ کر ہی پڑھے۔ لیکن جو کوئی معذور ہو کھڑا نہ ہو سکے اس کو تو پورا
 ثواب ملنے کی امید ہے۔

بَيْنَ صَلَاتَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّيْنِ الْجِدَارِ وَهُوَ نَحْوُ
 سلم کے سجدے کے مقام اور دیوار کے درمیان۔

إِنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ - جِبْرِيلُ
 علیہ السلام اترے انہوں نے نماز پڑھی، آں حضرت سلم نے بھی
 ان کے بعد ہی پڑھی جب جبریلؑ امام تھے اور آں حضرت مقتدی تھے
 تو آپؐ نے نماز کا ہر جز جبریلؑ کے بعد ادا کیا یعنی ساتھ ہی ہاتھ
 جیسے مقتدی کو کرنا چاہئے۔ اس پر مطلب نہیں کہ آنحضرتؐ نے
 جبریلؑ کے نماز پڑھ چکے کے بعد نماز پڑھی۔

صَلَّى فِي الظُّلَمَاءِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي - دوسرے دن ظہر
 کی نماز سے اُس وقت فارغ ہوئے جب سایہ ایک مثل ہو گیا تھا
 (تو ایک مثل سایہ ہونے سے پہلے نماز ادا کی، اب یہ اعتراض نہ
 ہوگا کہ ایک مثل سایہ ہونے پر تو عصر کا وقت آ جاتا ہے پھر
 اس وقت ظہر کی نماز کیسے پڑھی۔)

وَصَلَّى فِي الْعَصَا حِينَ صَادَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ
 اور عصر کی نماز اُس وقت شروع کی جب ہر ایک چیز کا سایہ اس کے
 برابر ہو گیا (یعنی ایک مثل سایہ ہو جائے پر عصر کی نماز شروع کی،
 اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ ایک مثل سایہ ہونے پر جب عصر کی نماز
 سے فارغ ہوئے تو ضرور ایک مثل سے پہلے شروع کی ہوگی حالانکہ
 اُس وقت عصر کا وقت نہیں ہوا ہوگا۔)

صَلَّى فِي الْعَصَا حِينَ صَادَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ
 وَصَلَّى فِي الظُّلَمَاءِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ يَصْرُ
 کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا
 تھا (یعنی سوا سایہ زوال کے) اور دوسرے دن ظہر کی نماز
 اس وقت پڑھائی، جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تھا
 (یعنی سایہ زوال سمیت، اب کوئی اشکال نہ رہے گا۔)

مجمع البحار میں ہے کہ زوال کا ٹھیک وقت اللہ تعالیٰ
 پہچانتا ہے یا اس کے مقرب فرشتے اس کے بعد پھر ان کے بعد
 دوسرے لوگ۔ ایک روایت میں ہے کہ آں حضرت نے جبریلؑ
 سے پوچھا، کیا سورج ڈھل گیا؟ انہوں نے جواب دیا نہیں
 ہاں اور کہا نہیں اور ہاں کے درمیان سورج نے پانچ سو برس
 کی راہ طے کی اس حدیث سے یہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ سورج
 گردش کرتا ہے اور زمین ساکن ہے، جیسے بطلمیوس کا خیال
 ہے۔ لیکن زمانہ حال کے تمام سائنس دان اس خیال پر متفق
 ہو گئے ہیں کہ زمین سورج کی گرد حرکت کرتی ہے اور سورج ساکن
 ہے اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ حقیقت کیا ہے۔

فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا - دوسرے دن صبح کی نماز اپنے
 وقت پر ادا کرے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ فائتہ نماز کو دوبارہ
 ادا کرے۔)

الْفُجُوعُ أَدْبَعًا يَا أَهْلَ الْقُبُورِ أَدْبَعًا - کیا تو فجر کی
 چار رکعتیں پڑھتا ہے (یہ انکار آپؐ نے اس شخص پر کیا جس نے
 فرضوں کے لئے تکبیر ہونے کے بعد سنتیں پڑھنا شروع کیں۔
 حالانکہ جب فرض کی تکبیر ہو، اس وقت کوئی سنت پڑھنا درست
 نہیں فجر کی ہوں یا کسی اور وقت کی۔ اس حدیث سے ان لوگوں
 کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ اگر یہ امید ہو کہ امام کے ساتھ ایک رکعت
 بھی مل جائے گی تو تکبیر ہونے کے بعد جو فجر کی سنتیں پڑھ لے۔
 اور دوسری حدیث بھی ان لوگوں کے قول کی تردید کرتی ہے،
 إِذَا أَقِمْتَ الصَّلَاةَ حَتَّى صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ
 جب فرض کی تکبیر ہو تو پھر کوئی نماز پڑھنا درست نہیں سوائے
 فرض نماز کے۔

تَحْتِ يَدَيْ رُكْعَتَيْنِ دَهُو جَالِسٌ - وتر کے بعد آپ
 دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے (امام احمدؒ اور اوزاعیؒ نے اس
 دو گانہ کا بیٹھ کر پڑھنا جائز رکھا ہے۔ اور امام مالکؒ نے اس
 کا انکار کیا ہے، کیونکہ دوسری حدیثوں میں صاف یہ حکم موجود
 ہے کہ وتر کو راست کی آخری نماز کرو۔ اور آں حضرتؐ نے

شاذ و نادر ہی یہ دو گانہ پڑھا بیان جواز کے لئے اور ممکن ہے کہ یہ خاص ہو اس حضرت سے۔ امام احمد نے فرمایا میں یہ دو گانہ پڑھتا ہوں نہ اس سے منع کرتا ہوں۔

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں جاہلوں نے یہ دو گانہ پڑھنا لازم کر لیا ہے، ہمیشہ اس کو پڑھتے ہیں۔ بلکہ جو کوئی نہ پڑھے اس کو ملعون کرتے ہیں یہ سراسر جہالت اور بوقونی ہے۔

فَصَلِّ بِطَائِفَةٍ رَّكَعَتَيْنِ ثُمَّ تَاخَّرْ وَصَلِّ بِطَائِفَةٍ أُخْرَى رَّكَعَتَيْنِ۔ اس حضرت نے نماز خوف اس طرح ادا کی (مجاہدین کے دو گروہ کئے) پہلے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ سرک گئے، اس کے بعد دوسرا گروہ آیا اس کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھیں، لیکن دوسرا دو گانہ آپ کا نفل تھا اور مقتدیوں کا فرض معلوم ہوا فرض پڑھنے والے کی اقتدا نفل پڑھنے والے کے ساتھ درست ہے۔

فَخَرَجْتُ مَعَهُ صَلَّيْتُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلْتُ عَلَيْهِ۔ ہم اس حضرت کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں اونٹوں کا قافلہ غلے لے کر آ پہنچا۔

لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصَا إِلَّا فِي بَيْتِي قَرِيبَةً۔ ہم میں سے کوئی عصر کی نماز پڑھے مگر نبی قرظیہ کے مقام پر پہنچ کر (ایک روایت میں ظہر کی نماز مذکور ہے) تو جس شخص نے ظہر پڑھ لی تھی اس کو یہ حکم دیا کہ عصر کی نماز وہاں پہنچ کر پڑھے اور جس نے ظہر نہیں پڑھی تھی اس کو یہ حکم دیا کہ ظہر کی نماز وہاں جا کر پڑھے آپ کا مطلب یہ تھا کہ راستہ میں ٹھہرو نہیں فوراً جاؤ۔ اس ارشاد نبوی کے بعد بعض صحابہ نے ظاہر پر عمل کیا اور نماز کا وقت فوت ہو جانے کی پروا نہ کی، نبی قرظیہ پہنچ کر پڑھی اور بعض نے کہا کہ آپ کا مطلب جلد جانے کا تھا نہ یہ کہ نماز فوت کردو لہذا انہوں نے راستہ میں نماز پڑھ لی۔ دونوں گروہ کی نیت بخیر تھی، اس لئے آپ نے کسی پر طاعت نہیں کی۔

صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلَاةٍ۔ میں نے آنحضرت کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھیں (یعنی ہجرت کے بعد)

کہ جمعہ کی نمازیں)۔

لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا۔ اس حضرت نے عید گاہ میں نفل نہیں پڑھے نہ عید کی نماز سے پہلے نہ اس کے بعد امام مالک نے اور امام احمد نے اسی حدیث کی رو سے عید گاہ میں عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا مکروہ رکھا ہے اور شافعی نے اس کو جائز کہا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ عَلَى الصَّلَاةِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ عَلَى مَخَالَفَتِكِ الشَّيْءِ۔ (ایک شخص عید کی نماز سے پہلے نفل پڑھ رہا تھا، عبداللہ بن عمر نے اس کو منع کیا۔ اُس نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے پر عذاب کرے گا) انہوں نے کہا نماز پڑھنے پر تو عذاب نہیں کرے گا لیکن سنت کے خلاف کرنے پر عذاب کرے گا۔ دین میں کوئی نئی بات ثواب کی نیت سے جس کی اصل شرع سے نہ ہو ناکام بدعت ہے اور ایسی ہر بدعت گمراہی ہے۔ نماز کس درجہ ثواب عظیم کا کام ہے مگر اس میں بھی نئی ایجاد باعث عذاب ہے۔ مثلاً کوئی فجر کی چار رکعتیں پڑھے یا ظہر کی آٹھ، اور کہے اس میں کیا قباحت ہے میں نے تو زیادہ عبادت کی، یا ایک اذان کی جگہ دو اذانیں کہے یا اذان کے اول اور آخر کوئی کلمہ زیادہ کرے یا تکبیر سے پہلے درود شریف پڑھا کرے یا نماز کے بعد نعتیہ قصائد پڑھے، یہ سب گمراہی اور بے دینی کی باتیں ہیں۔ عبادات بدعت میں ہر ایک ایجاد گمراہی ہے۔

مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا شَيْءَ لَهُ۔ جو شخص مسجد میں جنازے کی نماز ادا کرے اس کو کچھ ثواب ملے گا۔ بعض صلحا کے اہم اور بزرگان سلف کے بارے میں جو روایات مذکور ہیں کہ وہ شب میں تسبیح، دو دو سو نفل رکعتیں پڑھا کرتے تھے تو یہ بدعت اس وجہ سے نہیں کہ نفل نماز اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا قید و بلا تعین ثابت ہے یعنی نوافل کے لئے آپ نے کوئی تعداد مقرر نہیں فرمائی ہے۔ بایں ہمہ میرے نزدیک نفل نمازوں میں بھی اتباع سنت افضل ہے اور نئی رکعتیں آنحضرت نے جن نفل پڑھی ہیں اسی ہی پڑھی جائیں افضل ہے بقدر ان گہنی رسول اللہ اسوۂ حسنہ ہیں

لغات
د بعض
مکروہ
قباحت
صحیح
شکی
تین
کی نماز
قرضدار
پڑھ لو
آپ
اندرو
اسامہ
پر یہ حد
نفی اور ا
ہو گا صر
اندرو
امام نے ج
بلکہ دو
میں ایک
امام مالک
اس کا اع
میں ہے
نے ایک
اجازت د
اپنی افراد

دبضوں نے اسی حدیث کی رو سے مسجد میں جنازے کی نماز پڑھنا مکروہ رکھا ہے، لیکن اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے اور اس حدیث میں فتلاً شئی علیہ صحیح ہے۔ یعنی اس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ بعض نے کہا کہ فتلاً شئی کہ کا بھی یہی مطلب ہے اور لام علی کے معنی میں ہے۔ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ فَكَرَّ يُقْبَلُ عَلَيْهِ جس نے اپنے تئیں مار ڈالا اتنا خود کشی کی تھی، آں حضرت نے اس پر (جنازے کی نماز نہیں پڑھی۔ لیکن صحابہ نے پڑھ لی۔ اسی طرح ایک شخص قرضدار رہ کر مرنا تھا تو آپ نے صحابہ سے فرمایا تم اس پر نماز پڑھ لو، پھر ایک شخص نے مرحوم کا قرضہ اپنے ذمہ لے لیا، تب آپ نے اس پر نماز ادا کی)۔

صَلَّيْهِمَا بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ آپ نے کعبہ کے اندر دو ستونوں کے درمیان (نفل) نماز پڑھی (اب یہ جو اسامہ کی حدیث میں ہے کہ آپ نے وہاں نماز نہیں پڑھی اس پر یہ حدیث مقدم ہوگی کیونکہ اس میں اثبات ہے اور اس میں نفی اور استمال ہے کہ اسامہ نے آپ کی نماز پر خیال نہ کیا ہوگا صرف دعا کرنے دیکھا ہوگا۔ اکثر علماء کے نزدیک کعبہ کے اندر فرض نماز درست نہیں ہے لیکن نفل درست ہے)۔

لَا يُصَلِّي إِلَّا مَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ امام نے جس جگہ فرض نماز پڑھائی وہاں (سنت اور نفل) نہ پڑھے بلکہ دوسرے مقام پر سرک کر پڑھے۔

كَأَمَلُوا صَلَواتِي يَوْمَ مَرَّتَيْنِ ایک دن میں ایک ہی نماز دو بار مست پڑھو (یعنی فرض کی نیت کر کے) امام مالکؒ نے کہا جب ایک نماز جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو دوبارہ اس کا اعادہ جائز نہیں۔ میں کہتا ہوں یہ بھی اس صورت میں ہے جب دوبارہ پھر فرض کی نیت کرے۔ ورنہ آنحضرتؐ نے ایک صحابی کو جو آپ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھ چکے تھے اجازت دی کہ وہ اس شخص کے ساتھ شریک ہو جائیں کہ جو اپنی انفرادی نماز پڑھ رہا تھا چونکہ وہ جماعت ہو جانے کے بعد

آیا تھا۔ اور حضرت معاذؓ آنحضرتؐ کے ساتھ نماز فرض پڑھتے اور اس کے بعد جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے)۔

صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ مغرب کے فرض سے پہلے ایک دو گنا (سنت کا پڑھ لو) اس حدیث پر بھی لوگوں نے ہمارے زمانہ میں عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ مغرب سے پہلے کوئی سنت نہیں پڑھتا حالانکہ دوسری حدیث میں ہے کہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان ایک نماز ہے جو پڑھنا چاہے اس کے لئے اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ عشاء کے فرضوں سے پہلے بھی ایک دو گنا کا ادا کر سکتا ہے گو آں حضرتؐ اور صحابہؓ سے منقول نہیں ہے مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّةَ رَكَعَاتٍ جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں نفل پڑھے (بعض نے اسی کو صلوٰۃ الاذان کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ صلوٰۃ الاذان پانچ رکعت کی نماز ہے)۔ اَذْبَحْ قَبْلَ الظُّلُمِ يُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِي صَلَوةِ الْمَسْحَرِ ظہر سے پہلے چار رکعتیں سنت کی پڑھنا فجر کی چار رکعتوں کے برابر ہے (یعنی فجر کی سنت اور فرض ملا کر چار رکعتوں میں مقنا ثواب ہے اسی قدر ثواب اس میں ملے گا)۔

اَنْ تَصَلِّيَ اَذْبَحْ رَكَعَاتٍ تو چار رکعتیں پڑھے۔ صَلَوةٌ فِي بَيْتِهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَوةٍ فِي سَجْدَةٍ (سنت اور نفل) گھر میں ادا کرنا میری مسجد میں (جہاں ایک نماز کا ثواب ہزار یا سچاس ہزار کے برابر ہے) ادا کرنے سے افضل ہے۔ اس حدیث پر بھی لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور جس کو دیکھو وہ سنتیں ہمیشہ مسجد ہی میں ادا کرتا ہے، حالانکہ دوسری حدیث میں ہے کہ اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ۔ یعنی ان میں نماز پڑھ کر اور جمعہ کے بعد تو کبھی آں حضرتؐ نے سنتیں مسجد میں نہیں پڑھیں، اگر پڑھی بھی تو گھر میں آکر۔ مگر ہمارے زمانہ کے نادانوں کو کیا کہا جائے، وہ جمعہ کے بعد سنتیں مسجد ہی میں ادا کرتے ہیں)۔

يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَهْبَأُ أَفْلَكُوهُمْ وَلَهُمْ وَإِنْ أَهْبَأُ أَفْلَكُكُمْ وَعَلَيْكُمْ امام لوگ جو امامت کرتے ہیں

یہ گناہ
ام مالکؒ
کی نماز
بارگاہ
نذبات
پہلے
نے کہا
بانا ساز
نے پر
ہ جس
گرا ہی
تبی بجا
یا ظہر کی
صحابہؓ
ذل اور
پڑھا
اور
راہی ہی
آلہ
نہ ملے گا
رے میں
ل کہیں
رحمت
س کے لئے
یک نفل
نہ جو تلو
وہ سنہ

اگر ٹھیک طور سے (شرائط اور آداب کے ساتھ) نماز پڑھیں گے تو تم کو اور ان کو دونوں کو ثواب ملے گا۔ اگر غلطی کریں گے مثلاً بے وضو نماز پڑھا دیں اور تم کو خبر نہ ہو تو تم کو ثواب مل جائیگا (تمہاری نماز درست ہوگی) اور وہاں ان پر پڑے گا۔
قَوْمٌ مَّا أَفْلَحَ صَلَّى لَكُمْ كَهْرُے ہو میں تم کو نماز پڑھاؤں۔

صَلَّى وَعَلَيْهِ بَدْعُهُ۔ (امام حسن بصریؒ نے کہا) تو نماز پڑھ لے، اگر امام بدعتی ہے تو اس کی بدعت کا وہاں اسی پر پڑے گا (تیری نماز صحیح ہو جائے گی)۔
مَنْ صَلَّى صَلَاتَهُ تَنَاءً جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے (اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھالے وہ مسلمان ہے یعنی اس کو مسلمان سمجھیں گے۔ اب دل کا حال اللہ تعالیٰ جانے)۔

صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الظُّهْرِ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِؒ کی ائمہ کی عادات کے موافق نماز ظہر میں دیر کی (جب حدیث مئی تو اول وقت پڑھنے لگے)۔
صَلَّى فَصَلَّى ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى۔ جبریلؑ نے نماز پڑھی آنحضرتؐ نے بھی ان ہی کے ساتھ پڑھی پھر جبریلؑ نے دوسری نماز پڑھی، آنحضرتؐ نے بھی ان ہی کے ساتھ پڑھی۔
مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَيِّناً اَدْفَنَّا كَفراً۔ جس نے جان بوجھ کر نماز کو ترک کر دیا وہ کافر ہو گیا۔

بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ بندے اور کفر کے درمیان نماز ہے (جب نماز چھوڑ دی تو کفر میں چل دیا)۔

اَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ لَوْ قَرَّبَهَا حَضْرَتُ ابْنِ مَسُودٍؒ نے پوچھا، کونسا کام اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا، نماز اپنے وقت پر پڑھنا۔

وَلَا يُعْتَلَى يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالسَّيِّئَةِ۔ اُن دنوں (علائیہ) نماز نہیں ہوئی سوائے دینے کے (کیونکہ تم میں بھی

اس وقت کا طردن کا علم تھا، جو اوقات مسلمان وہاں رو گئے تھے وہ چھپ کر نماز ادا کرتے)۔

أَبُو بَكْرٍ يَصْلِي بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ يَصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ۔ مرض الموت میں آپ حضرت برآمد ہوئے (حضرت ابو بکرؓ کے پاس بیٹھ گئے) لوگ ابو بکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے اور ابو بکرؓ آپ حضرتؓ کی (حضرت ابو بکرؓ کی اقتداء کا مطلب یہ ہے کہ لوگ نماز کے ارکان ان کو دیکھ کر ادا کرتے تھے، نہ یہ کہ وہ امام تھے امام تو آپ حضرتؓ ہی تھے)۔

أَمْرٌ يُحْطَبُ فَأَمْرٌ بِالْقَبُولِ۔ میں غلامی کی لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز قائم کرنے کا (جو کوئی جماعت میں حاضر نہ ہو اس کا گھر جلا دوں)۔

مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ۔ ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں یہ آپؐ نے مرض الموت میں فرمایا۔ اس میں صاف اشارہ ہے حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کی طرف)۔

صَلَاةُ اللَّيْلِ مَسْبُوحٌ وَتَسْبِيحٌ وَتَسْبِيحٌ وَتَسْبِيحٌ رات کی نماز (یعنی تہجد اور وتر) سات رکعتیں ہیں یا نو یا گیارہ۔ (جتنی ہو سکیں مگر گیارہ سے زیادہ آپ حضرتؐ نے نہیں پڑھیں نہ رمضان میں نہ غیر رمضان میں)۔

مترجم کہتا ہے میں بھی گیارہ رکعتیں پڑھتا ہوں اس طرح پر کہ پہلا دو گنا بیٹھ کر مختصر ادا کرتا ہوں پھر آٹھ رکعتیں کھڑے رہ کر ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتا ہوں پھر ایک رکعت پڑھتا ہوں، رمضان اور غیر رمضان سب میں ایسا کرتا ہوں۔ امام ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں آپ حضرتؓ کی تہجد کی کئی شکلیں بیان کی ہیں، ان میں سے جو چاہے اختیار کرے، بہر حال سنت نبویؐ کی پیروی کرنا بہتر ہے دوسرے فقرہ اور مشائخین کی پیروی سے۔ (جمع الجہار میں ہے کہ گیارہ رکعتیں پڑھنے میں حکمت یہ ہے کہ فجر اور عصر اور مغرب کی بھی گیارہ رکعتیں ہوتی ہیں، گویا وہ دن کے وتر ہیں اور یہ رات کے)۔

ہیں تشریح

کہ چار

دعا کرنا

فرض نماز

رہاں

سنتیں

اس پر

آنحضرتؐ

لوگوں

پر بھی اللہ

صاحب

آپ میں

نہ کو تباہ کر

کلمات فرما

کہنے لگے یہ

کو سوں نو

میں

خلوقات کا

بیان کر رہے

خبر

علیکم السلام

تم ان کے

اور نصف پڑ

ہے، ایسے

الصَّلَاةُ مَثْنَى بَتَشَهُّدٍ۔ رات کی نماز دو رکعتیں ہیں تشہد کے ساتھ یعنی ہر دو گانہ کے بعد سلام پھیرے، انہ کہ چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھے۔

يُصَلِّي عَلَى الصَّلَاةِ الْآوَّلِ۔ صبح اول کے لئے دعا کرتے رہوں کہتے اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بَارٍ۔

أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَلَاحِ يُضَدُّ صَلَاةُ اللَّيْلِ۔ فرض نمازوں کے بعد تہجد کی نماز سب نمازوں سے افضل ہے یہاں تک کہ رات بے سنتوں سے بھی۔ مگر بعضوں نے کہا کہ رات بے سنتیں افضل ہیں۔

فَأَجْعَلْهُ لَكَ صَلَاةً۔ جس شخص کو میں نے بڑا کہا ہو یا اُس پر رحمت کی ہو تو اس کے لئے رحمت کر (سبحان اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ اپنی امت سے کس قدر اُلفت اور محبت تھی کہ جن لوگوں سے ناراض ہوئے اور ان کو بُرا کہا، رائے آخر میں ان پر بھی اللہ کی رحمت چاہی)۔

مترجم کہتا ہے کہ جب میں مُراد آباد میں مولانا افضل الرحمن صاحب نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ میں غصہ بہت ہے۔ اکثر جب ناراض ہوتے تو فرماتے، خدا تم کو تباہ کرے، ایک شخص نے آپ سے پوچھا حضرت آپ ایسے کلمات فرمادیا کرتے ہیں جن سے لوگوں کو بڑا ڈر پیدا ہوتا ہے۔ کہنے لگے میں نے پروردگار سے عرض کر دیا ہے کہ جس کو میں کو سوں تو اس پر رحمت اور برکت آتا رہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ صَلَاةُ الْخَلَائِقِ۔ "سبحان اللہ ساری مخلوقات کی تسبیح ہے" سب اس کی پاکی بربان قال یا حال بیان کر رہی ہیں۔

خَيْرًا مَا أَسْتَيْتَكُمْ الَّذِينَ يَصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ۔ تم میں بہتر امام وہ ہیں جو تمہارے لئے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لئے دعا کرتے ہو (یعنی وہ اپنی رعایا پر جہاں اور عاقل اور منصف میں رعایا کے وہ خیر خواہ ہیں اور رعایا ان کی خیر خواہ ہے، ایسے حاکم کہاں ملتے ہیں اور یوں تو خوف یا طمع کی وجہ سے

ابن الوقت قسم کے لوگ بُرے سے بُرے حاکم کی بھی شان میں قصیدہ خوانی کرتے نظر آتے ہیں۔ مگر دلوں کی گہرائی سے سچی دعا کرنا، یہ اور بات ہے) اور بدتر حاکم وہ ہیں جو تم پر لعنت کرتے ہیں اور تم ان پر لعنت کرتے ہو۔ (بعضوں نے اس طرح ترجمہ کیا ہے:

"جو تم پر تمہارے مرنے کے بعد نماز جنازہ ادا کرتے ہیں، اور تم ان پر جب ان کا انتقال ہو نماز جنازہ پڑھتے ہو اِذَا صَلَّيْ اَعَدُّكُمْ وَكَعَتِي الْفَجْرِ فَلْيَضْحَكُوا جب کوئی فجر کی سنتیں پڑھے تو کروٹ پر لیٹ جائے رذرا آرام لے پھر فرض نماز کے لئے کھڑا ہو۔ یہ مسنون ہے، امام ابن حزمؒ نے تو اس کو واجب کہا ہے اور فرمایا ہے جو کوئی ایسا نہ کرے تو اس کی نماز ہی صحیح نہ ہوگی)۔

اَنَا الصَّلَاةُ (قیامت کے دن سب اعمال میں گے نماز اگر کہے گی) میں نماز ہوں۔

أَوَّلُ مَا خُصِّصَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَانِ۔ پہلے ہر نماز کی دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں (یہ حدیث کتاب الالف میں گزر چکی ہے)۔

فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ۔ اگر وہ نماز والوں میں سے ہوگا (یعنی جو نفل نماز بہت پڑھا کرتے ہیں)۔

فَلَمَّا صَلَّي الصُّبْحَ وَصَلَّيْنَا۔ جب آپ نے صبح کی نماز پڑھی اور ہم نے پڑھی یہ حدیث اتم ہانی کی روایت سے ضعیف ہے کیونکہ وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئی تھیں اور نماز معراج کی رات میں فرض ہوئی تھی۔ بعضوں نے یوں جواب دیا ہے کہ معراج سے پہلے بھی دو نمازیں فرض تھیں، ایک فجر کی (دوسری عصر کی)۔

فَاتَمَّ صَلَاةُ وَجَسْرَبَانٍ۔ سورہ بقرہ کی آخری آیتیں دعا ہیں اور اللہ کی قربت رکاز لہجہ۔ یعنی اُن کے پڑھنے

کہ اس کو امام کے ساتھ جماعت سے پڑھے، اس کو اس بڑھ کر
 ثواب ہے جو نماز پڑھ کر سورہ (اور دوسری نماز کا انتظار نہ کرے)
 اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ۔ تو چار رکعتیں پڑھے یعنی
 صلوٰۃ التسبیح۔ یہ حدیث صحیح نہیں ہے لیکن جزئی نے حسن میں
 اس کو ذکر کیا ہے وراقطنی نے کہا قرآن کے فضائل میں جتنی
 حدیثیں آئی ہیں ان سب میں قل ہو اللہ کی فضیلت میں حدیث
 زیادہ صحیح ہے۔ اسی طرح نمازوں کی فضیلت میں جو حدیثیں
 منقول ہیں ان میں صلوٰۃ التسبیح کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔
 قُلْ تَصَلُّوْا اَمَّا فَبِکُمْ عَشْرٌ۔ عشر کی نماز تم سے پہلے
 کسی امت نے نہیں پڑھی (گو پیغمبروں نے پڑھی ہو) اس
 صورت میں اس حدیث کے خلاف نہ ہو گا جس میں یہ بیان ہے
 کہ یہی اوقات نماز کے اگلے پیغمبروں کے تھے۔
 اِذَا خَرَجَ صَلَّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ۔ جب نکلے تو
 اُن حضرت پر درود و سلام بھیجے۔

لَا اَمَلِيَّ حَتَّى تَطْلُعَ قَالَ فَاِذَا اسْتَيْقَظْتَ
 فَصَلِّ۔ (ایک شخص محنت مزدوری کر کے تھک جاتا اور رات کو
 جب سوتا تو صبح کی نماز کے لئے اس کی آنکھ نہ کھلتی، اس نے
 پناہدار اُن حضرت سے بیان کیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں
 اس وقت تک نماز نہیں پڑھتا کہ سورج نکل آتا ہے آپ نے
 فرمایا جب تو جاگے اس وقت پڑھ لے (کیونکہ سونے والے پر
 کوئی گناہ نہیں ہے، جب سو کر اُٹھے اس وقت نماز میں دیر
 نہ کرے وہی اس کا وقت ہے)۔

حَتَّى تُصَلِّيَ عَلٰی نَبِيِّكَ۔ یہاں تک کہ تو اپنے پیغمبر پر
 درود بھیجے (یہ حضرت عمرؓ کا کلام ہے یا اُن حضرت کا)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَیِّنَا وَبَیْنَهُمْ تَرٰکَ اَلصَّلٰوۃُ
 ہمارے اور منافقوں کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز کو چھوڑ دینا
 ہے جب تک نماز پڑھتے رہیں گے ہم ان پر اسلام کے احکام
 جاری کریں گے، جب نماز چھوڑ دیں گے تو ان کو کافر سمجھیں گے۔
 لَمْ تَزَلِ اَمْلَکُہُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا دَامَ

فِیْ مُصَلَّیٍّ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ اَللّٰہُمَّ اَرْحَمَہُ۔ فرشتے
 برابر اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی نماز کی
 جگہ میں رہتا ہے، یوں کہتے ہیں، یا اللہ اس پر مہربانی کر، اس
 پر رحم کر۔

اَلصَّلٰوۃُ تُوَسِّرُ وَالْقَدَاقَۃُ تُبْزِہَا۔ نماز قیامت
 کے دن نور ہوگی اور صدقہ دلیل ہوگا مجمع البحرین میں ہے کہ نماز
 میں تشہد کے بعد درود پڑھنا امامیہ اور امام احمد اور شافعی
 کے نزدیک واجب ہے (اہل حدیث کا بھی یہی مذہب ہے) اور
 امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک نے اس کے خلاف کیا ہے اسی
 طرح غیر نماز میں جب آپ کا ذکر آئے تو درود بھیجا واجب ہے۔
 ابن ابویہ نے جو ہمارے فقہائیں سے ہیں یہی کہا ہے اور بخاری
 نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور طحاوی نے بھی ایسا ہی کہا ہے
 اَلصَّلٰوۃُ عَلَی السَّیِّئِ اَفْضَلُ مِنَ الدُّعَا لِنَفْسِہِ
 اُن حضرت پر درود بھیجنا اپنی ذات کے لئے دعا کرنے سے افضل
 ہے واللہ تعالیٰ اُس کی برکت سے سب مقاصد پورے کرے
 گا اور تمام حاجات بر لائے گا)۔

مَا مِنْ صَلٰوۃٍ تَحْضُرُ وَقْتَهَا اِلَّا نَادٰی مَلٰئِکَ
 بَیْنَ یَدَی النَّاسِ۔ جب کسی نماز کا وقت آتا ہے تو
 ایک فرشتہ لوگوں کے سامنے نکلتا ہے۔
 صَلَا۔ گھوڑے کی دُم کا مقام۔
 صَلَوَان۔ وہ دو ٹوہریاں جو دُم کے دھننے اور بائیں
 اٹھی ہوتی ہیں۔

مُصَلِّی۔ اُس گھوڑے کو بھی بولنے میں جو شرط میں دُسرے
 نمبر پر آتا ہے اس وجہ سے کہ اس کا سر آگے والے گھوڑے کے
 پیٹھے کے پاس ہوتا ہے۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ الْمِیْمِ

صَمًّا۔ نکلنا، طلوع ہونا، براہِ گنجہ کرنا، ابھارنا، لاڈا۔
 صَمَمْتُ یا صَمَمْتُ یا صَمَمْتُ۔ خاموش رہنا۔

پائے گا دہشت سی آنکوں سے محفوظ رہے گا جو زبان ہلانے سے پیدا ہوتی ہیں اور بے فائدہ باتیں کرنے سے۔

الزَّمِ الصَّمْتَ لَسَلَكٌ. خاموشی کو لازم کر لے تو سلامت رہے گا۔

مَا لَهُ صَامِتٌ وَلَا نَاطِقٌ. وہ بالکل نادان ہے نہ خاموش مال اس کے پاس ہے نہ بولتا مال دینی نہ سونا چاندی ہے نہ گائے بیل اور اونٹ وغیرہ۔

صَمَّتِ الصَّوْمُ حَرَامٌ. چُپ روزہ رکھنا حرام ہے مُصَمِّمٌ. ٹھوس (اس کی ضد آجوف کھوکھلا صَمِيتٌ. بہت خاموش رہنے والا جیسے سَکِيتٌ ہے۔)

مُصَمِّمٌ. فریاد سُسنے والا۔

صَمَّحٌ. مارنا گلا دینا، سختی کرنا۔

أَصَمَّحٌ. بہادر۔

صَمَّحٌ. کان کے سوراخ پر مارنا۔

فَأَخَذَ مَاءً فَادْخَلَ أَصَابِعَهُ فِي صَمَاحِ أَذُنَيْهِ پھر پانی لیا اور انگلیوں کو کانوں کے سوراخ میں ڈالا۔

ربض نے سَمَاحِ سین سے روایت کیا ہے جنی وہی ہیں۔

فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى أَصْمَخَتِهِمُ. اللہ نے ان کے کانوں کو تھپک دیا (یعنی سلا دیا)۔

أَصْحَتِ لِاسْتِرَاقِهِ صَمَاحُ الْأَسْمَاعِ اس کو چوری سے سُسنے کے لئے کانوں نے اپنے سوراخ جھکائے كُلُّ أُذُنٍ وَكُلُّ صَمَاحٍ بَيُّونٌ. جس جانور کے کان بڑے بڑے ہیں وہ بچہ بنتا ہے اور جس کے کان چھوٹے ہیں وہ اندھا دیتا ہے۔

صَمَّاءٌ. قہر کرنا، برابر مقابل میں ہونا، مارنا، کھڑا کرنا، ڈانٹ لگانا، بندھن لگانا۔

صَمَّاءٌ. سردار، ٹھوس۔

تَصْمِيْتُ اور إِصْمَاتٌ. خاموش کرنا صَامِتٌ. وہ مال جو خاموش ہے جیسے چاندی، سونا جواہرات وغیرہ۔ اَوْ نَاطِقٌ وہ مال جو جاندار ہو جیسے اونٹ گھوڑے، گائے، بیل، بکری وغیرہ۔

لَمَّا نَفَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ عَلَيْهِ يَوْمَ أَصَمَّتْ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ. جب آں حضرت پر بیماری کی شدت ہوئی تو میں آپ کے پاس گیا، جس دن آپ کی زبان بند ہو گئی تھی آپ نے بات نہیں کی، عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

صَمَّتِ الْعَلِيلُ یا أَصَمَّتِ الْعَلِيلُ. جب وہ خاموش ہو جائے بات نہ کر سکے۔

إِنَّ أَمْرًا آتَا مِنْ أَحْمَسَ حَجَّتْ مُصَمِّمَةً. قبیلہ احمس کی ایک عورت نے خاموش رہ کر حج کیا (تمام حجاج میں سے کسی سے بات نہ کی)۔

أَصَمَّتْ أُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ. امامہ بنت ابی العاص (جو آں حضرت کی نواسی تھیں ان کی زبان بند ہو گئی تھی)۔

لَهَا صَمْتَةٌ لِلْمَصْبِيِّ. کھجور بچہ کو چُپ کرنے والی ہے جہاں رو یا تو ایک کھجور منہ میں دیدی وہ پھر چُپ ہو جاتا ہے۔ إِنَّمَا تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّوْبِ لِمُصَمِّمٍ مِنْ تَحِيَّةِ آں حضرت نے اُس کپڑے سے منہ فرمایا جس میں رزائش ہو (سُوت نہ ہو)۔

عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ. اس کی گردن پر سونا پانچا لدا ہو گا۔

وَقَدْ أَصَمَّتْ یا أَصَمَّتَتْ. وہ خاموش ہو گئی تھیں۔

لَا صَمْتَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِلَّيْلِ. خاموشی کا روزہ ہمارے دین میں نہیں ہے کہ آدمی صبح سے شام تک چُپ رہے (انگلی دینوں میں یہ روزہ مشرور تھا)۔

مَنْ صَمَّتْ نَجَا. جو کوئی خاموش رہے گا وہ نجات

صَمَدٌ۔ اللہ کا بھی ایک نام ہے، بمعنی سردار اور دائم اور
باقی۔ یا جس میں جوف نہ ہو، یا جس کی طرف لوگ اپنی حاجات کے لئے جا رہے ہیں۔

صَمَدٌ الْبَیْتُ۔ گھر کو آراستہ کیا۔

صَمَدَاتِ الْعَرُوسِ۔ دولہن کو اونچی جبکہ پر بلند
مقام پر بٹھایا۔

قَصْمِیْدٌ۔ جمع کرنا۔

مُصَامَدًا۔ جھگڑا کرنا۔ مارپیٹ کرنا۔

صِمَادٌ۔ ڈانٹ، بندھن۔

لَوْ قُلْتُ لَا يَخْرُجُ مِنْ هَذَا الْبَابِ إِلَّا صَمَدٌ مَا خَرَجَ
إِلَّا أَقْلُكُمْ۔ حضرت عمرؓ نے کہا، نسب اور خاندانوں کا علم مت کیجیو
اور لوگوں کے نسب پر لغزمت مارو، قسم خدا کی اگر میں کہوں اس
دروازے سے وہی نکلے جو شریف ہو جس کے خاندان میں کوئی
عیب نہ ہو، تو تم میں سے بہت کم لوگ نکلیں گے۔

قَصَمْتُ لَهُ حَتَّى آمَنْتُ مِنْهُ غَرَّةً۔ میں نے اہل
کے مارنے کا قصد کیا یہاں تک کہ اس کی ایک غفلت نے مجھ کو
موقع دیا میں نے ار کر اس کو گرا دیا یہ معاذ بن عمرو بن جموح رضی
اللہ عنہما نے کہا۔

قَصَمْتُ اصْمَدًا حَتَّى يَنْجَلِيَ لَكُمْ عَمُودُ الْحَقِّ
تَوَجُّرْتُمْ رَهْوًا تَوَجُّرْتُمْ بِهَذَا حَتَّى كَسْتُمْ تَمَّ بِكُمْ كُلُّ شَيْءٍ۔

لا يَصْعَدُ إِلَيْهِ صَمَدٌ آدَاں حضرت نے جب کسی
ستون یا لکڑی کی طرف نماز پڑھی تو اس کو اپنی داہنی یا بائیں بازو
کے برابر رکھتے اور سیدھا اس کے مقابل نہیں کھڑے ہوتے۔
بلکہ ایک طرف ذرا مڑے رہتے، اس میں یہ اشارہ تھا کہ اس لکڑی
یا ستون کی عبادت نہیں کرتے۔

الْقَصَمُ السَّمْعُودُ الْكَبِيرُ فِي الْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ۔ صمد
وہ ہے جس کی طرف لوگ توجہ کریں تھوڑا کام ہو یا بڑا کام۔
وَقَدْ صَمَدٌ وَالْهَاءُ۔ لوگوں نے حجرہ وسطی کا قصد
کیا اس کے سر پر چھوٹی چھوٹی ٹکڑیاں مارنے لگی۔

مَا كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ بَيْنَنَا ظَاهِرًا لِلَّهِ فِي الْكَافِ

مَكَّةَ يَصْعَدُ۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ ایک کھلا گھر مگر کے اطراف
میں اللہ کے لئے ہو گا جس کی طرف لوگ قصد کریں گے۔

وَلَا رَهْبَةً إِلَّا سَيِّدُ صَمَدٍ۔ رہتہ سردار ہے
لوگ اپنی حاجات کے لئے اس کی طرف رجوع کرتے ہیں (درج
مخلاتق ہے)۔

حَذُّ هَاحُذَيْفَ فَأَنْتَ السَّيِّدُ الصَّمَدِ۔ یہ تلواری
ضرب لے، لے مذنیف تو سردار اور سب لوگوں کا مرجع تھا۔
اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ صَمَدَاتُ مَنْ يَدْعُوْهُ۔ اے اللہ!
میں اپنے شہر سے تیرا قصد کر کے نکلا۔

قَصَمْتُ إِلَى جَدِّيْ۔ اُس نے میرے دادا کا قصد کیا۔
بِسْمِ عَبْدِ الْقَمَدِ۔ ایک کنواں ہے مگر معتلمہ کے
راستے میں۔

صَمَدٌ حَاحَ۔ بہت زیادہ گرم ہونا۔ سخت۔
صَمَدٌ حَاحَ۔ سخت، فاصل، شیر، کھلا راستہ۔
صَمَدٌ حَاحَ۔ گرم دن سخت۔
صَمَدٌ حَاحَ۔ بخیلی کرنا، روکنا، تنہم ہونا۔
صَمَدٌ حَاحَ۔ وہی بن جانا۔

صَمَدٌ حَاحَ۔ وہی۔
صَمَدٌ حَاحَ۔ گاندہ سرین۔
صَمَدٌ حَاحَ۔ ایک درخت ہے۔

ادْفَعْ هَذَا إِلَى اسْمَاعِيلَ لَيْدَ هُنَّ بِمَنْ بَنِي إِخْيَافٍ
مِنْ مَتَسِ الْجَدِّ۔ بگمی کا کپڑا اسماء کو دیدے وہ اپنی بھتیجیوں
کا بدن اس سے چمکا کر کے سمندر کی بدبو کو رفع کرے۔
صَمَدٌ حَاحَ۔ دوہیل اوٹنی یا کم دودھ دینے والی۔

صَمَدٌ حَاحَ۔ سخت زمینیں یا موٹی یا دلی بکریاں۔
صَمَدٌ حَاحَ۔ روال ہونا۔
صَمَدٌ حَاحَ۔ شیر۔
صَمَدٌ حَاحَ۔ بخیلی۔
صَمَدٌ حَاحَ۔ جماعت کا بیانیچ۔

لَوْ وَصَّعْتُمْ الْقَهْمَ صَامَةً عَلَى رَقَبَتِي. اگر تم کاٹنے والی تلوار میری گردن پر رکھو۔

صَمَمَ صَمَامٌ کی جمع ہے صَمَامِصِم۔

تَرَدَّدَ وَإِيَّا الْقَهْمَ صَحِيمٍ۔ انھوں نے تلواروں کو اپنی پادر بنایا دینی تلواریں لے کر چلے، ان کے سائل کو مونڈھوں پر رکھا۔ جمع البحرین میں ہے کہ صَمَمَ صَامٌ اُس تلوار کو کہیں گے جو خوب ردائی کے ساتھ کاٹے اور مڑے نہیں۔

صَمَمِعٌ۔ باتوں میں روک لینا مارنا۔

صَمَمِعٌ۔ کلام میں غلطی کرنا۔

تَقْمِيعٌ۔ مضبوط ارادہ کرنا جیسے تَقْمِيعٌ ہے۔

أَصْمَحَ۔ چھوٹے کان والا۔ کاٹنے والی تلوار۔

أَصْمَحِي۔ ابوسعید عبد الملک جو عرب کا بڑا ادیب اور فصیح شخص گزرا ہے۔

سَكَتِي بِرَجُلٍ أَصْمَحَ يَهْدِيهِمُ الْكَعْبَةُ۔

گویا میں ایک شخص کو دیکھ رہا ہوں جو چھوٹے سر چھوٹے کان والا کعبہ کو گزرا ہے۔

سَكَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُفْعَى بِالْقَهْمِ عَاءَ۔

ابن عباسؓ نے چھوٹے کان والی بکری قربانی کرنے میں کوئی تباہی نہیں سمجھتے تھے دینی جس بکری کے کان پیدا انشی طور پر چھوٹے ہوں، نہ یہ کہ کان گئے ہوں)۔

سَكَبِيلَ أَكَلَتْ صَمْعَاءَ۔ اُن اونٹوں کی طرح جنھوں نے صمعا کھایا ہو۔

صَمْعَاءُ۔ ایک بھابی ہے اس کو مہتمی بھی کہتے ہیں۔

صَمَوَعَةٌ۔ نصاریٰ کا معبود یعنی گر جا۔ اور مینار کو

بھی کہتے ہیں (اس کی جمع صَمَوَاعِجُ ہے)۔

أَصْمَغَدًا۔ جلدی جلنا۔

مُصْمَعِدٌ۔ شیر کو بھی کہتے ہیں۔

أَصْحَحَ وَقَدْ أَصْمَعَدَتْ قَدْ مَاءٌ۔ صبح کو اس کے پاؤں سوچ گئے تھے۔

صَمْعَى۔ سخت اور سخت زمین۔

صَمْعَرَى۔ سخت جس پر جادو و سحر اثر نہ کرے۔

صَمْعَرِيَّةٌ۔ خبیث سانپ۔

صَمْعُورٌ۔ پست قد، بہادر۔

صَمْعٌ یا صَمْعٌ۔ گوند۔

صَمْعَةٌ۔ زخم یا گوند کا لکڑا۔

تَقِفُوا الْقَيْمَاتَيْنِ فَإِنَّهُمَا مَقْعَدُ الْمَلَائِكِينَ يَهْوُونَ

کے دونوں کناروں کو جہاں تھوک جمع ہوتا ہے ساتھ پاک رکھو، وہاں دو فرشتوں کی بیٹھک ہے۔

صَمَاعَانِ اور صَمَاعَانِ اور صَمَاعِيَانِ اور

صَمَوَاتِینِ۔ ہونٹوں کے دونوں کنارے، دونوں جہڑوں کے جوڑ۔

حَتَّى عَرَفْتِ وَزَيْبَ صَمَاعَالِي۔ یہاں تک کہ تو

پسینے پسینے ہو گئی اور تیرے ہونٹوں کے دونوں کناروں پر پھین آگیا۔

إِذَا كَانَ مَجْدُ دَسَاكَ كَانَتْ صَمْعَةً۔ یتیم کو جب

چپک نکل آئے اور وہ گوند کی طرح سفید ہو جائے۔

لَا قَلْعَتَكَ قَلْعَ الْقَهْمَةِ۔ میں تجھ کو اس طرح

اکھاڑ ڈالوں گا جیسے گوند اُکھاڑتے ہیں کہ اس کا کوئی اثر

شاخ پر نہیں رہتا بلکہ شاخ کی چھال بھی اس کے ساتھ نکل آتی

ہے۔ یہ حجاج بن یوسف کا کلام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بنیادی

طور پر تجھ کو تباہ اور بے نشان کر دوں گا)۔

شَاةٌ مُصْمَعَةٌ بِبَنِيهَا۔ بکری تازہ دودھ دینے والی

خُزْرٌ مُصْمَعٌ۔ گوند کی روٹی۔

صَمْعَدٌ۔ سخت۔

مُصْمَعِدٌ۔ چربی یا بیماری سے پھولا ہوا۔

صَمْعَةٌ۔ بد مزہ دودھ۔

إِصْمَاقٌ۔ بند کرنا۔

صَمَاقٌ۔ بھوکا پیاسا۔

صَمْعَى۔ سخت اور سخت زمین۔

صَمْعَرَى۔ سخت جس پر جادو و سحر اثر نہ کرے۔

صَمْعَرِيَّةٌ۔ خبیث سانپ۔

صَمْعُورٌ۔ پست قد، بہادر۔

صَمْعٌ یا صَمْعٌ۔ گوند۔

صَمْعَةٌ۔ زخم یا گوند کا لکڑا۔

تَقِفُوا الْقَيْمَاتَيْنِ فَإِنَّهُمَا مَقْعَدُ الْمَلَائِكِينَ يَهْوُونَ

کے دونوں کناروں کو جہاں تھوک جمع ہوتا ہے ساتھ پاک رکھو، وہاں دو فرشتوں کی بیٹھک ہے۔

صَمَاعَانِ اور صَمَاعَانِ اور صَمَاعِيَانِ اور

صَمَوَاتِینِ۔ ہونٹوں کے دونوں کنارے، دونوں جہڑوں کے جوڑ۔

حَتَّى عَرَفْتِ وَزَيْبَ صَمَاعَالِي۔ یہاں تک کہ تو

پسینے پسینے ہو گئی اور تیرے ہونٹوں کے دونوں کناروں پر پھین آگیا۔

إِذَا كَانَ مَجْدُ دَسَاكَ كَانَتْ صَمْعَةً۔ یتیم کو جب

چپک نکل آئے اور وہ گوند کی طرح سفید ہو جائے۔

لَا قَلْعَتَكَ قَلْعَ الْقَهْمَةِ۔ میں تجھ کو اس طرح

اکھاڑ ڈالوں گا جیسے گوند اُکھاڑتے ہیں کہ اس کا کوئی اثر

شاخ پر نہیں رہتا بلکہ شاخ کی چھال بھی اس کے ساتھ نکل آتی

ہے۔ یہ حجاج بن یوسف کا کلام ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بنیادی

طور پر تجھ کو تباہ اور بے نشان کر دوں گا)۔

شَاةٌ مُصْمَعَةٌ بِبَنِيهَا۔ بکری تازہ دودھ دینے والی

خُزْرٌ مُصْمَعٌ۔ گوند کی روٹی۔

صَمْعَدٌ۔ سخت۔

مُصْمَعِدٌ۔ چربی یا بیماری سے پھولا ہوا۔

صَمْعَةٌ۔ بد مزہ دودھ۔

إِصْمَاقٌ۔ بند کرنا۔

صَمَاقٌ۔ بھوکا پیاسا۔

مُصَنِّقٌ - حیران، پریشان، جو کھائے نہ پئے۔
 صَمَقَاةٌ - کھٹا ہونا، روشن ہونا۔
 تَوَمُّمٌ مُصَمِّقٌ - گرم ہونا۔
 صَمَكَةٌ - قوی، زور آور۔

إِصْمَاكٌ - غصہ ہونا، بچٹ جانا۔
 صَمَكُوکٌ - جاہل، بُرائی کے لئے جلدی کرنے والا۔
 صَمَكِيکٌ - یہ صَمَكُوکٌ کا مترادف ہے یعنی احمق، جلد باز۔
 مُصَمِّكَةٌ - تر، مرلوب۔
 صَمَكَاةٌ - بدبودار، بخرد، قوی زور آور۔

صَمَلٌ - سخت ہونا، شدید ہونا، باز رہنا، مارنا۔
 إِصْمَالٌ - سخت ہونا، گنجان ہونا۔
 صَامِلٌ - خشک۔
 صَمَلٌ - بد خلق۔

أَنْتَ رَجُلٌ صَمَلٌ - تو بد خلق آدمی ہے۔
 هُوَ عَمَلٌ صَمَلٌ - وہ سخت گیر بد خلق ہے۔
 صَمَلُ الشَّجَرِ - درخت پر یا سا ہو کر سخت ہو گیا۔
 أَلْهَا صَمَلًا - اس کی پنڈلیاں سخت اور خشک ہیں۔
 صَمَمٌ - بند کرنا، قطعی غم کرنا، مارنا۔

صَمَمٌ - ہیرا، اوٹا، سننا۔
 صَمَمٌ الْأَذُنُ - کان ہیرا ہو گیا۔
 صَمَمٌ صَدَى خِلَافٍ - فلاں شخص مر گیا۔
 صَمَمَتْ حَصَاةٌ بِدَمٍ - آنا زیادہ خون ہو کر لاس
 لکری ڈالو تو آواز نہیں دیتی۔

صَمَمَ السَّيْفُ - ہڈی تک کو تلوار نے کاٹ دیا۔
 وَأَنْ تَرَى الْخِفَاةَ الْعُرَاةَ الصَّمَمَ الْبُصْمَ
 رُؤُوسِ النَّاسِ رِقَاةً لِّنَشَانِيهِمْ - ایک یہ بھی ہے کہ
 ہر ہند ہیر پھرنے والوں، ہر ہند جسم والوں، بہروں، گونگوں
 لوگوں کا سردار دیکھے گا یعنی جو قومیں یکسر جاہل اور گنوار
 حکمت، موانعتی، تندہ اور عدل و تقویٰ سے عاری ہیں ان

کو قوموں کا بندوبست اور اقتدار مل جائے گا۔ بہروں سے یہ
 مراد ہے کہ قوم کے متفقہ فیصلوں اور مطالبوں اور مظلوموں کی
 داد دینی کے لئے وہ بے حس اور ہرے بجا نہیں گئے۔

الْفِتْنَةُ الْقَمَاءُ الْعَمِيَاءُ - ایسا فتنہ جو بہرا اور اندھا
 ہوگا (یعنی سخت فتنہ جو مٹائے نہ سکے گا۔ جس طرح بہرا شخص نہ
 کسی مُصلِح کی بات سن سکتا ہے نہ اندھے کو روشنی دکھائے نہ راہ
 کے خطرات نظر آتے ہیں)۔

بعض نے کہا کہ صَمَاءُ سے مراد وہ سانپ ہے کہ جس کے
 کالے کا متر نہیں۔

فِتْنَةُ صَمَاءٍ بَكْمَاءٍ عَمِيَاءٍ - ایک فتنہ بہرا لوگ
 اندھا ہوگا (لوگ اس میں بہرے ہو جائیں گے، حق بات نہیں
 سنیں گے، گونگے ہوں گے، حق بات نہیں کہیں گے، اندھے ہوں
 گے ہر ایت کا سیدھا راستہ نہیں دیکھیں گے)۔

نَحْنُ تَكَلَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ
 أَصَمَّيْنَاهَا النَّاسُ - پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات
 فرمائی، جس کے سننے سے لوگوں نے مجھ کو بہرا کر دیا (یعنی لوگوں
 کے شور غل کی وجہ سے میں سن نہ سکا)۔

ایک روایت میں صَمَّيْنَاهَا النَّاسُ - یعنی لوگوں نے
 مجھ کو وہ بات آں حضرت سے پوچھنے نہ دی اور خاموش کر دیا۔

شَهْرُ اللَّهِ الْكَاصِمِ رَجَبٍ - اللہ کا بہرا مہینہ رجب
 کا مہینہ ہے (چونکہ رجب کو عرب کے لوگ حرام مہینہ سمجھتے تھے
 اس جنگ و جدال اور لڑائی نہیں کرتے تھے، اس لئے اس کو
 بہرا فرمایا یعنی لوگ اس مہینہ میں بہرے رہتے ہیں ان کے کانوں
 میں ہتھیاروں کی آواز نہیں آتی)۔

نَهَى عَنِ اسْتِمَالِ الْقَمَاءِ - آپ نے استمالِ قماء
 سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ آدمی ایک کپڑے کو اپنے جسم پر اس
 طرح لپیٹ لے کہ کسی طرف سے کھلا نہ رہے ہاتھ اور پیر سب
 بند ہو جائیں کوئی حصہ کپڑے سے باہر نہ رہے۔ گویا اس کو اس پتھر
 سے مشابہت دی جس کو صَخْرَةُ صَمَاءٍ کہتے ہیں یعنی وہ

ہے۔

میں ہونے
ان پاکان اور
س جہروںن تک کہ
انماروںنیم کو جب
نے۔کو اس طرح
کا کوئی اثرساتھ نکل آئی
ہے کہ بنیادی

دودھ دینے والی

لاہوا۔

إِنَّ رَجُلًا وَقَفَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ حِينَ صَلَبَ، فَقَالَ قَدْ كُنْتُ تَجْمَعُ بَيْنَ قَطْرِي اللَّيْلَةِ الْقَصِيرَةِ قَائِمًا. (حجاج نے) عبد اللہ بن زبیرؓ کو سولی پر چڑھایا تو ایک شخص ان کی نعنہ کے قریب کھڑا ہوا اور کہنے لگا، تم سرد رات کے دونوں کناروں کو کھڑے رہ کر ملا رہے تھے۔

صَنَابِرُ الشَّتَاءِ: ہارے کی سخت سردیاں۔
صَنْبَرٌ: سرد ہوا کو بھی کہتے ہیں۔

صَنْوَبَرٌ: ایک مشہور درخت ہے جس کے پھل چھوٹے چوٹے اور لمبے ہوتے ہیں، ان کے اندر سفید چمکا مغز ہوتا ہے۔
صَنْجُجٌ: جھانجھ کی ایک تھالی جو دوسری تھالی پر ماری جاتی ہے اور کوبجاتے ہیں۔ اور چنگ (یعنی ستار کو بھی کہتے ہیں)۔
آئِی صَنْجَجٌ: وہ کس قسم کا آدمی ہے۔

صَنْجَعَةُ الْبُزْأَنِ: تراؤ، ہٹ۔
صَنْجَاعَةٌ: روشن۔ اس کے علاوہ ایک قسم کا بڑا جانور بہت میں ہوتا ہے۔

إِيَّاكَ وَالْقَضَبُ بِالصَّوَانِجِ: تھالیاں لا کر مت بجاؤ۔
طمان تمہارے ساتھ ہو جائے گا۔ فرشتے تم سے نفرت کریں گے۔
صَنْجَعَةُ: میل کھیل۔

نِعْمَ الْبَيْتُ الْحَمَامُ بَيْنَ هَيْبِ الصَّيْحَةِ وَيَدِّ الْكَارِ: حمام بھی کیا اچھا گھر ہے، میل کھیل دُور کر دیتا ہے اور دونوں (دراں ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

صَنْجَحٌ بَدَنَةٌ: اس کے جسم پر میل ہے (جیسے صَنْجَحٌ)۔
صَنْجَحٌ: سب کے ایک ہی معنی ہیں۔

صَنَادُ: سردار، شجاع، حلیم، سخی، شریف، بہادر۔
صَنَادِيدٌ: یہ صُنْدُود کی جمع ہے۔ اس کے علاوہ کو بھی کہتے ہیں اور لشکر کی ایک جماعت کو بھی۔

صَنَادِيدُ: بھڑا زبیرؓ کہتے تھے۔ عبد اللہ بن زبیرؓ جس طرح بہادر اور شجاع تھے، اسی طرح عبادت اور ریاضت میں بہادری تھی۔

صَنَادِيدُ قُرَيْشٍ: قریش کے سردار اور شریف لوگ۔
صَنَادِيدُ: صَنَادِيدُ الْقَدَرِ: تقدیر کی آفتوں سے پناہ مانگتے تھے۔

صَنْعٌ: کوئی کام کرنا۔
صَنْعٌ: اپنے گھوڑے کی اچھی طرح خبر گیری کی۔
صَنْعٌ: الجارِیَّة: چوڑی کی اچھی طرح خدمت کی وہ موٹی ہو گئی۔

صَنْعٌ: اس کا بھی یہی معنی ہے۔
إِذَا الْمَسْتَجِی فَاَصْنَعْ مَا شِئْتَ: جب تجھ کو شرم نہ ہو تو جو بھی چاہے وہ کر (بے حیاء باش ہر پرہیز گاری کن)۔

أَنْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي فَقَالَ غُلَامٌ أَلَيْسَ بِنَبِیِّ شُعْبَةَ فَقَالَ الصَّنْعُ، قَالَ نَعَمْ. حضرت عمر فاروقؓ جب زخمی ہوئے تو ابن عباسؓ نے فرمایا: وہ دیکھو تو مجھ کو کس نے قتل کیا؟ انھوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے۔ فرمایا: اُس غلام نے جو کاری کرے؟ (بہت سے ہنسنے لگے) اُس کا نام ابولولو فرزند تھا جو قوم کا پارسی تھا اللہ اس پر لعنت کرے۔

ابن عباسؓ نے عرض کیا کہ جی ہاں۔

صَنْعٌ: کاری گر مرد۔
صَنْعٌ: کاری گر عورت۔
أَلَا مَهْ غَيْرُ الصَّنَاعِ: بے کار لونڈی۔ (جس سے کوئی کام نہ آتا ہو، یعنی بے ہنر)۔

أَصْطَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی جیسے اِصْطَنَعَ لَکُمُ الْکُھُوایا۔

لَا تُوقِدُوا ابْنِکَی نَارًا اِنَّکُمْ قَاتِلُوْهُ: اَوْ اَصْطَنِعُوْا: رات کو آگ نہ سلگاؤ! پھر فرمایا: اِنَّکُمْ قَاتِلُوْهُ: اور گھانا پکاؤ (اللہ کے واسطے غریبوں کو کھلانے کے لئے)۔

انور کمالی
نوعین
لے دوران
ن کو چھوڑ دے
اور دہر

او معہا
کر آیا جس کو
"بھی لکھو
ب۔ اگر میں

کا۔
نار ان ترس
انتقال کے

دیکھا اور
دہر اس نے
ہ کی آن
ن حصول
کی اولاد کا
لہذا کہ
اولاد کا
بست دہر

أَنْتَ كَلِمَةُ اللَّهِ الْكَافِيَةُ إِصْطِنَاعَكَ لِنَفْسِكَ. تم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تم سے کلام کیا اور تم کو اپنی عنایت سے محفوظ کیا (اپنے کام کے لئے تم کو تیار کیا)۔

كَانَ يُصَانِعُ قَائِدًا. وہ اپنے لئے چلنے والے کی خاطر داری کرتے۔

مُصَانَعَةً. دراصل یہ ہے کہ آپ ایک چیز دوسرے کے لئے تیار کریں اس لئے کہ وہ بھی اس کے بدلے میں تمہارے لئے تیار کرے۔

مَنْ بَلَغَ الصُّنْعَ بَسْمِهِمْ. جس کا تبریع تک پہنچ جائے۔

صُنْعٌ. وہ مقام جہاں پانی اکٹھا اور جمع کیا جاتا ہے، صُنْعٌ کی جمع اصْنَعٌ ہے اور مَصْنَعٌ بھی اس کا ہم معنی و مترادف ہے مگر اس کی جمع مَصَانِعٌ ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ صُنْعٌ سے مراد قلعہ ہے۔ اور مَصَانِعٌ محلوں اور مالی شان عمارت کو بھی کہتے ہیں۔

لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ وَاِدَى مَالٍ رَكْمًا مَرَّ عَلَى شَبْعَةَ أَشْهَمٍ صُنْعٌ كَلَفَتْهُ نَفْسُهُ أَنْ يَنْزِلَ فَيَأْخُذُهَا. اگر تم میں سے کسی کے پاس ایک میلان بھر کر مال و اسباب ہو پھر وہ راستہ میں سات (مدد) تیر تراشے ہوئے تیار کئے ہوئے دیکھے تو اس کا نفس ہی کہے گا کہ اتر کر ان کو لے لے۔ (کیونکہ آدمی طبعا رخص ہے کتنا ہی مال اس کے پاس ہو مگر پھر بھی اس میں مزید اضافہ کا خواہشمند رہتا ہے، کسی طرح اس کی نیت نہیں بھرتی)۔

وخرابی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ یہ لفظ صَبْعَةٌ ہے یعنی یکساں ایک شخص کے بنائے ہوئے۔

وَيَكُفُّ عَلَيْكَ صَنِيعَتَهُ. اس کا پیشہ اس کو بھر دیرے، پھیر دے۔

إِذَا أَصْنَعُكَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتَ أَنَّكَ تَمِيزُ مَا كَانَ لَكَ مِنْ رُكْنِيَّةٍ أَنْ تَخْضُرَ

نے مدیہ میں) کیا تھا میں بھی ویسا ہی کروں گا (احرام کھول ڈالوں گا)۔

وَأَصْنَعُ فِي عُمَرَاتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حِجَابِكَ. جیسا حج کے احرام میں کرتا ہے (جس چیزوں سے بچتا ہے) ویسا ہی عمرے کے احرام میں بھی کر (عمرے میں صرف دو چیزیں نہیں ہیں ایک تو دو عرفہ اور دوسرے رمی جمار)۔

فَتَصْنَعُ بِمِثْلِهَا عَنِ ابْنَتِهَا الْخَطِيئَةِ وَلَوْ صَنَعَتْ عَنِ ابْنَتِهَا الصَّالِحَةِ كَأَنَّ أَحَقَّ. تم میں سے کوئی باپ اگر اپنا پیسہ خرچ کر کے اپنی اس بیٹی کو آراستہ کرتی ہے جس کو اس کا خاوند چاہتا ہے اگر وہ اپنی اس بیٹی کو آراستہ کرتی جو خاوند پر بوجھ ہے تو وہ زیادہ اس کی قدر کرتی۔

مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ. تم نے ایسا کیوں کیا۔ (کہ میں بار اذن مانگنے اور جواب نہ ملنے کے بعد چلے بیٹے)۔

أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ. یا اللہ! میں اس سے بڑا ہوں جو خالد نے کیا (وہ لوگ صہبانا صہبانا کہہ رہے تھے لیکن حضرت خالد نے ان کو قتل کر دیا)۔

نُصِيتُ صَانِعًا. تو کسی کاریگر کی مدد کرے (ایک روایت میں صَانِعًا ہے مگر وہ صحیح نہیں ہے)۔

سَكَالَ بِلِ الْمَخْشُوشِ بِصَانِعٍ قَائِدًا جِيسَ نَكِيلٍ ثَرَاوِثٍ وَهُوَ أَتَمُّ مَا لَمْ يَلِ الْإِطَاعَةَ كَرَامَةً (جس طرف چاہے اس کو لے جاسکتا ہے)۔

(بندے کو بھی اپنے مالک کی ایسی ہی اطاعت کرنی چاہیے اور اس کی مرضی پر شاکر اور خوش رہنا چاہیے۔

رَشْتُهُ دُرُودُ نَمِ الْكَلْبَةِ دُوسْتِ مِ بَرِ دِهَرِ جَاكَ خَاطِرُ غَاوِ اُوسْتِ)

صَنَاعَةُ مِینِ کَا پَا یَ تَحْتَ اُورِ مَشْهُورِ شَہْرِ ہے۔ صَنِيعَةٌ وَصَنِيعَتُهُ. وہ اس کا کام ہے اسی کی تربیت

أَرْبَعَةٌ يَتَنَزَّلْنَ مِنْهَا الصَّنِيعَةُ إِلَى غَيْرِ

أَهْلًا. کے ساتھ

مُ

فرد دوسرا

ایک کا دوسرا

کرنا پھر وہ

ایک شخص کو

بہاراں

میں نے اپنا

بڑھائی، مگر

فضول کو

لگا کر بیٹھ گئے

نفت بلامداد

الایفات کے ذ

ازی کی بہر حال

ساتھ احسان کر

آؤں کے مزاج

ساتھ کرنا چاہیے

صناع

نصنع

أخذ

سلام ہے۔

صناع

کرنا بڑی نیت

اصطناع

ساں کیا۔

جمع البحر

بہر بنایا گیا۔

صناع

صناع

أَهْلَهَا. چار چیزیں بیکار جاتی ہیں، اُن میں سے ایک یہ ہے کہ الائق کے ساتھ احسان کرنا (جو اُنہا احسان کے بدلے بُرائی کرے)۔

مترجم کہتا ہے جتنا میں اس بلا میں مبتلا ہوا ہوں شاید اس قدر دوسرا کم ہوا ہو گا اور یہ خود میری غلطی تھی کہ میں بہت جلد ہر ایک کا دوست بن جاتا اور اس کے ساتھ حقیقی بھائی کی طرح سلوک کرتا۔ پھر وہ میرا ہی دشمن بن جاتا حتیٰ کہ میری ہلاکت کے درپے موتا۔ ایک شخص کو میں نے پڑھایا لکھا: اتفاق سے وہ جسٹس یعنی جج ہو گیا بعد ازاں اس نے مجھ پر ہی ہاتھ صاف کیا۔ ایک دوسرے شخص کو میں نے اپنا معاون بنا کر سارا کام اس کو سونپ دیا، اس کی توفیر پڑھائی، مگر اس نے میرے ہی نکالنے کی فکر کی۔ اس کے علاوہ کئی شخصوں کو میں نے ان کی منہ نہ دزاری پر روپیہ قرض دلایا، بالآخر لکھا کہ بیٹھ گئے اور مجھ کو بھنسا دیا۔ ایک شخص کو میں نے اپنی مالیات صحت بلا معاوضہ چھاپنے کے لئے دیں، اس نے ہزاروں روپے مالیات کے ذریعہ سے کمائے پھر میرے ہی ساتھ وعدہ خلافی اور دغا بازی کی۔ بہر حال موجودہ زمانہ ایک ایسا ظراب زمانہ ہے کہ کسی کے ساتھ احسان کرنا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ قتل و دانتش کا تقاضہ ہے کہ آدمی کے مزاج اور اس کے معاملات کو قریب سے دیکھ کر اور سمجھ کر معاملہ کرنا چاہئے۔

صِنَاعَةٌ: حرف، پیشہ۔

تَصْنِيعٌ: تکلف، بناوٹ۔

الْحَدِيثُ الْمُتَصْنَعُ بِالْإِسْلَامِ: زبانی بات ظاہری اسلام ہے۔

صَنَائِعُ الْمُعَرَّوْدِ تَقِي مَيْتَةَ الشَّوْءِ: لوگوں سے لگائی کرنا بُری موت سے بچانا ہے۔

اصْطَنَعْتُ عِنْدَ صَنِيعَةٍ: میں نے اس کے ساتھ

معاملہ کیا۔

جمع البحرین میں ہے کہ صِنَاعٌ پہلا شہر ہے جو طوفانِ نوح کے بعد بنایا گیا۔

صِنَاعٌ کی نسبت صَنِيعَانِي ہے۔

صِنْفٌ: صفت، قسم۔

اصْنَافٌ اور صُنُوفٌ: صِنْفٌ کی جمع ہیں۔

تَصْنِيفٌ: قسم قسم کرنا، جمع کرنا، تالیف کرنا۔

صِنْفُ الشَّجَرِ: درخت کے پتے نکل آئے۔

تَصْنِيفٌ: چھل کرنا۔

فَلْيَنْفُضْهُ يَصْنِفُهُ اِذَا رَأَى كَفَايَتَهُ لَا يَدَارِي

مَا خَلْفَهُ عَدُوُّهُ: اس کو اپنے تہ بند کے پلو سے جھٹک لے دینی

بستر کو جب اس پر سونے لگے، کیونکہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے

بعد اس پر کیا چیز آتی ہے (یعنی کوئی ٹیڑا وغیرہ شاید آگرا ہو)۔

صِنْفٌ تَمْرًا: اپنی کھجور کی الگ الگ قسمیں کر دہر

ایک قسم کا الگ ڈمیر لگا۔

صِنْفَانِ مِنَ امْتِنَانٍ لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ

الْمَرْجُوعَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ: دو گروہوں کو میری امت کے

اسلام میں سے کچھ حصہ نہیں ایک تو مرجعہ (جو کہتے ہیں کہ ایمان لانے

کے بعد پھر کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا) اور دوسرے (قدریہ جو

تقدیر الہی کے شکر میں اور کہتے ہیں کہ بندے کو اپنے کاموں میں

پورا اختیار ہے) ان کے مقابل میں:

جَبَرِيَّةٌ: جو لوگ بندہ کو بالکل مجبور جانتے ہیں جہاد

کی طرح ان کو جبریہ کہتے ہیں (جبریہ اور قدریہ یہ دونوں مذہب

باطل ہیں۔ حقیقت میں انسان بالکلیہ مجبور ہے نہ بالکل قادر اور

اپنے افعال کا خالق، بلکہ اس کی حالت ان دونوں کے مابین

ہے۔ جیسا کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

لَا جَبْرَ وَلَا قَدَرَ وَلَكِنْ بَيْنَ بَيْنٍ تَرَجُّعٌ

وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے)۔

صَنَمٌ: پلید ہونا، قوی ہونا اور وہ بُت یا مُردی جس کی کافر پرستش

کرتے ہیں۔

صَتَمَ الرَّجُلُ: آدمی نے آواز دی (صوفیہ کے نزدیک

دنیا کی جس چیز میں آدمی مشغول ہو اور اس طرح مشغول ہو کہ اللہ

کو بھلا دے وہی اس کا صتم ہے)۔

أَصْنَامٌ. یہ صنم کی جمع ہے۔
بعضوں نے صنم اور وَثَن میں فرق کیا ہے اُن کا
جنا ہے کہ صنم اُس کو کہیں گے جو جسم اور صورت دار ہو، اور وَثَن
وہ جو اللہ کے سوا پوجا جائے۔ اَوْثَان اس کی جمع ہے۔
صُنَانٌ. بغل یا جوڑوں کی بدلو۔

أَصَنَ اللَّحْمُ. گوشت بدودار ہو گیا۔

أَصَنَ السَّجُلُ. آدمی بدودار ہو گیا۔

صِنٌّ. دبر کا پیشاب یا اونٹ کے پیشاب کی بدلو۔

صَنَانٌ. بہادر۔

أَصَنٌ. غافل۔

نِعْمَ الْبَيْتُ الْحَتَامُ يَذْهَبُ الصَّهْنَةُ. حمام بھی
کیا اچھا گھر ہے بدن کی بدلو (میل بھیل) دور کر دیتا ہے۔
صَنٌّ. بڑی زنبیل جس میں روٹی رکھی جاتی ہے محیط
میں اس کو ہکسرہ صاد کہا ہے۔

صَنُوٌّ. برابر والا، بھائی، بیٹا، چچا (اس کی جمع اصْنَاء ہے)۔

صَنُوٌّ. چھوٹا درخت، دو پہاڑوں میں تھوڑا پانی۔

صُنُونٌ جمع ہے صَنُوٌّ کی، یعنی دو درخت جو ایک
جڑ سے نکلے ہوں، ان میں سے ہر ایک دوسرے کا "صنو" ہے۔

الْغَبَّاسُ صَنُوٌّ آجِي. عباس میرے والد کے جوڑ ہیں۔

(یعنی میرے باپ کی طرح ہیں، دونوں میرے دادا کے نطفے میں)

فَإِنَّ حَتَمَ السَّجُلِ صَنُوٌّ آيِيهِ. آدمی کا چچا اس کے

باپ کا جوڑ ہے۔

إِذَا طَالَ مِثْنَاءُ الْمَيْتِ نَقِيَ بِالْأَشْنَانِ. جب

میت پر میل بھیل بہت ہو تو اشنان سے صاف کیا جائے (وہ

میل کو صاف کرتی ہے اسی طرح مبالغہ بھی)۔

بَابُ الصَّادِ مَعَ الْوَاوِ

صَوَّبَ بِأَصَابَةٍ. گزنا، اُترنا، قصد کرنا، پہنچنا۔

تَصَوَّبَ. کسی بات کو یا کسی راستے کو ٹھیک بتلانا، بھکانا۔

يَصْبَعُونَ وَيَصَوَّبُ بَصَرَهُ. اپنی نگاہ اُپر کرتا تھا اور نیچے
کرتا تھا۔

إِصَابَةٌ. ٹھیک کہنا، پہنچنا، نشانہ پر گنا، ارادہ کرنا۔

تَصَوَّبَ. اُترنا۔

إِصْبَابٌ. نیچے اُترنا۔

رَأَى صَائِبَ. ٹھیک تجویز۔

مَنْ قَطَعَ سِدْرًا صَوَّبَ اللَّهُ دَأْسَهُ فِي النَّارِ. جو

شخص بیری کا درخت کاٹ ڈالے (جس سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا

ہے) اللہ اس کو سر کے بل دوزخ میں اوندھا کرے گا۔ (ابوداؤد)

نے کہا کہ اس سے مراد وہ بیری کا درخت ہے جو چٹیل میدان میں ہو

اور مسافر اس کے سایے میں آرام پالے ہوں)۔

وَصَوَّبَ يَدَاكَ. اپنا ہاتھ بھکانا۔

مَنْ يَكْرِهْهُ اللَّهُ يَخْتَارُ الْغَيْبَ مِنْهُ. اللہ جس کی

بھلائی چاہتا ہے اس کو دنیا میں مصیبت اور تکلیف پہنچاتا ہے۔

یہ بندہ کی آزمائش کے لئے ہوتا ہے اور جس قدر بندہ اللہ سے

مقرب ہوتا ہے اسی قدر اُس پر دنیا کی تکلیف زیادہ آتی ہیں۔

اے غفور الرحیم! ہم ضعیف و ناتواں اور کمزور دل کے لوگ ہیں ہم کو

اپنی آزمائش سے محفوظ رکھ، رحم فرما اور ہر آفت سے بچائے رکھ،

اس لئے کہ ہم کو ایسا دل نصیب نہیں ہوا ہے جو تیرے مقرب اور

صالح بندوں کو ملے ہے)۔

ایک روایت میں یُصَبِّ مِنْهُ بِصَيْغَةٍ مَجْمُولٍ ہے۔ یعنی

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو مصیبت پہنچاتی جاتی ہے۔

مُصِيبَةٌ اور مَصُوبَةٌ اور مُصَابَةٌ. تکلیف،

درد، دکھ۔

مُصَابِئٌ اور مَصَابِئٌ. یہ مذکورہ بالا الفاظ کی جمع ہیں

يُصِيبُونَ مَا أَصَابَ النَّاسُ. جو لوگوں نے حاصل کیا

وہ بھی حاصل کریں گے۔

كَانَ يُصِيبُ مِنْ رَأْسِ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ

صَائِمٌ. اُن حضرت صلح بحالتِ روزہ اپنی کسی بیوی کا سر چومتے

(پوس لینے)۔

كَانَ يَسْأَلُ عَنِ التَّفْسِيرِ فَيَقُولُ أَصَابَ اللَّهُ الَّذِي
أَرَادَ. اُن سے قرآن کی تفسیر پوچھتے تو کہتے جو اللہ کی مراد ہے وہ
ٹھیک ہے (اگرچہ ہم اس کو نہ سمجھیں)۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

أَصَابَ فِي قَوْلِهِ وَفِعْلَاهُ۔ اپنے قول و فعل میں اُس نے
صواب کیا (یعنی درست کہا اور ٹھیک کیا)۔

أَصَابَ السَّهْمُ الْفَيْسَ طَاسًا۔ تیر برابر کا غدر پر لگا۔
(نشانہ صحیح ہوا)۔

أَنْتَ أَصْبَتَنِي۔ تو نے ہی مجھ کو مارا اور پھر پوچھتا ہے کہ
کس نے مارا۔ یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حجاج سے فرمایا۔ واقعہ
ہے کہ عبداللہ بن مروان نے جو بادشاہ وقت تھا حجاج کو لکھا
کہ سب کاموں میں عبداللہ بن عمرؓ کی پیروی کرنا اور ان کی مخالفت
نہ کرنا۔ حجاج کو یہ ناگوار گزرا اور اس نے ازراہ نوحہ و خود سری
ایک شخص کو اشارہ کر دیا لہذا اُس نے حجاج کے منشا کی تکمیل کے لئے
زہر آلود برچھ آپ کے پاؤں پر مار دیا۔ کئی دن تک زخم کی تکلیف
سے حضرت عبداللہؓ بیمار رہے اور پھر انتقال فرما گئے۔ ایام علالت
میں حجاج عیادت کو بھی آیا اور کہنے لگا کہ کس نے آپ کے مارے
اول تو عبداللہ بن عمرؓ نے کما یہ اور اشارہ کے طور پر فرمایا کہ اُس
شخص نے مارا جس نے زمانہ حج میں لوگوں کو ہتھیار باندھنے کی اجازت
دی۔ یہ اجازت حجاج نے ہی دی تھی۔ پھر جب دوبارہ حجاج نے
دریافت کیا تو انھوں نے صاف کہہ دیا کہ تو نے ہی تو مجھ کو مارا
اور پھر عیادت بھی کرتا ہے، خیر اللہ تعالیٰ میرے اور تیرے درمیان
فیصلہ کرے گا اور وہی فیصلہ کافی ہے)۔

مجمع الجہار میں ہے کہ حجاج بن یوسف، حضرت عبداللہ بن
عمرؓ سے اس بات پر ناراض ہوا تھا کہ انھوں نے کعبہ پر منجنیق لگانے
سے منع فرمایا تھا اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے قتل سے باز رہنے
کے لئے ہدایت فرمائی تھی۔ مگر اس ظالم نے نشتہ حکومت اور اپنی
الامانہ طبیعت کی وجہ سے آشپاکی ہدایت پر عمل نہیں کیا اور یہ

دونوں کام کر ڈالے۔

إِلَى دُنْيَا يُصَيِّدُهَا۔ رجو شخص دنیا کمانے کے لئے، ہجرت
کرے تو اس کی ہجرت اللہ کے واسطے نہ ہوگی، بلکہ انہی کاموں
کے لئے ہوگی۔

فَكَهَّمُ أَصِيبَ الْمَاءِ۔ مجھ کو پانی نہ ملا۔

فَلَا تَدْعُوهُمْ عَلَيْهِمْ لَا يُصِيبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ
تم ان کے مقام میں نہ جاؤ (وہاں قیام نہ کرو) ایسا نہ ہو تم کو
بھی وہی عذاب ہو جو ان کو ہوا تھا۔

إِذَا سَأَلَ الْمَطَرُ قَالَ صَيِّبًا نَافِعًا۔ جب آپ
بارش (کے آثار) کو دیکھتے تو دعا فرماتے کہ اے اللہ! اس کو
برسنے والا فائدہ دینے والا کر دے (جس سے زراعت اور پیداوار
میں ترقی ہو)۔

إِذَا أَصَابَ بَنَاتُ سَبَّحْنَاهُ۔ جب ہم آسمان اترتے تو
سبحان اللہ کہتے۔

لَمْ يُشْخِصْ سَأْسَاءً وَلَمْ يُعَيِّبْهُ۔ آپ جب کوئی
کرتے تو اپنے سر کو نہ اونچا رکھتے نہ جھکاتے (یعنی بیٹھ اور سر سب
برابر رکھتے)۔

فَرُبَّمَا أَصَابَ السَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ۔ کبھی وہ سوداگر
میں ایک پورا اونٹ منافع میں کما لیتے۔

أَصِيبَتْ دَعْوَتُهُ۔ اس کی دعا قبول ہوگی (یعنی کھانا
کھلانے والے کے حق میں)۔

أَصَابَتْ أَصَابَ اللَّهِ أَمْتًا عَلَى الْفَيْسِ طَاسًا۔ تم نے
ٹھیک کیا رجو دودھ کا پیالہ لیا شراب کا نہیں لیا، اللہ تعالیٰ
تمہاری امت کو پیدائشی ٹھیک طریقہ پر رکھے۔

(شراب انسان کی تیار کردہ اور خود ساختہ چیز ہے اور اس
میں ہزاروں طرح کے ضرر اور نقصانات ہیں لیکن احمق لوگ
نہیں سمجھتے اور شراب نوشی سے خود کو تباہ و برباد کرتے ہیں۔
برخلاف دودھ کے جو انسان کی فطری غذا ہے اور اس میں ہر قسم
فائدے ہیں، نقصان کا نام نہیں)۔

چلائے گویا جیسے کافروں کا دستور تھا۔ صحابہ اس کو برا جانتے تھے البتہ اللہ کی یاد میں اپنی آواز بلند کرتے)۔

يَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتِ - فرشتوں کی آواز سُننے ان کا فورہ دیکھ۔

يُكَلِّمُ عَنْ صَوْتَيْنِ احْتَقَيْنِ فَاجْرَيْنِ - مجھ کو دو آواز میں حماقت اور فسق و فجور کی منع ہوئیں (ایک توبہ کے موقع گانے بجانے کی دوسرے مصیبت کے وقت چلانے کی)۔

فَكَلِمَاتٍ ثَلَاثًا - تین بار آواز دے (اسے جانوروں کے مالک)۔

فَيُنَادِي بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعْدَ مَنْ قَرَبَ - پھر پروردگار (حشر کے دن) ایک آواز سے پکارے گا جس کو دور والا بھی اسی طرح سُنے گا جیسے نزدیک والا (اس حدیث سے اور دوسری چند حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ اللہ کے کلام میں آواز اور حروف ہیں اور جس نے اس کا انکار کیا ہے وہ اپنی ناقص عقل پر چلتا ہے)۔

اِذَا سَمِعَ صَوْتَهُ اَهْلُ السَّمَاءِ - جب آسمان والے فرشتے اللہ تعالیٰ کی آواز سُننے ہیں۔

مَوْذِنٌ صَوْتٌ - بڑی آواز والا مَوْذِن۔

صَوْحٌ - چیر دینا۔

تَصْوِجٌ - ٹکھا دینا، خشک کر دینا، سُکھ جانا۔

تَصْوِجٌ - پھٹ جانا، اوپر کا حصہ سُکھ جانا۔

صَوَاحٌ - گچ، نرم زمین، کھجور کا خوشہ۔

صَوْحٌ اور صَوْحٌ - وادی کا پشتہ، پہاڑ کا دامن۔

نَهْلِي عَنْ بَيْحِ النَّخْلِ قَبْلَ أَنْ يُصَوِّحَ - اس سے پہلے کھجور کے بیچنے سے کہ اس کی خوبی اور بُرائی معلوم ہو۔

مَتَى يَحْلُ شَرَاءُ النَّخْلِ فَقَالَ حِينَ يُصَوِّحُ - (ابن عباسؓ سے پوچھا کہ) کھجور کا خریدنا (جو ہنوز درخت سے توڑی نہ گئی ہو) کب درست ہے۔ انھوں نے کہا جب اس کا مال کھل جائے (یعنی معلوم ہو جائے کہ اس قدر میوہ کھلے گا)۔

اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْتَ حَبَالًا - اے اللہ! ہمارے پہاڑ سُکھ کر پھٹ گئے (بارش نہ ہونے کی وجہ سے)۔

فَبَادِرُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِ تَصْوِجِ نَبِيِّهِ - علم اس پہلے حاصل کر لو کہ اس کی گھاس سُکھ جائے، پھر مردہ ہو جائے یعنی علماء و تدریس کے لئے باقی نہ رہیں)۔

فَقَوِيَ تَصْوِاحُ لَكُمْ يُوَاسِلُ الْبَلَايَا - وہ تم پر بلاؤں کی بارش کرے (بعض نے تَصْوِاحُ روایت کیا ہے جو غلط ہے)۔

صَاحَةٌ - پھیلی ہوئی پہاڑیاں جو زمین کے قریب ہیں۔

فَلَمَّا دَفَعُوا لَفْظَتَهُ الْاَرْضُ فَالْقَوَا بَيْنَ

صَوْحَيْنِ - جب اس کو دفن کیا تو زمین نے اس کو نکال کر پھینک دیا

آخر لوگوں نے اس کو پہاڑ کے دو دامنوں میں ڈال دیا یعنی اس جگہ میں جو دو پہاڑوں کے درمیان ہوتی ہے)۔

زَيْدٌ بَنُ مَوْحَانَ - امیر المومنین حضرت علیؓ کے رفیقوں میں سے تھا۔

بَيْتِي مَوْحَانَ - ایک شاخ ہے عبد القیس قبیلہ کی۔

صَوْحٌ - دھنس جانا (بمعنی سَوِّج ہے)۔

اِصْخَاةٌ - مُنْشَا، کان لگانا۔

صَوْرٌ - آواز دینا، بھگانا، مُنْشَا سے کرنا۔

صَوْرٌ بھی صَوْرٌ کا مترادف ہے (قرآن شریف میں

فَصَوَّرَهُنَّ اور فَصَّرَهُنَّ دونوں قراءتیں ہیں۔ یعنی ان کا منہ

اپنی طرف کر دیا ان کو کاٹ کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ بعض نے کہا

بہ فمہ صا کے معنی یہ ہیں کہ ان کو اپنے ساتھ ملا دیا اور ان کو

بہ کسرۃ صا کے معنی یہ ہیں کہ ان کو کاٹ ڈالا)۔

صَاسَ الشَّيْءُ - اُس کو کاٹا جدا کر دیا۔

صَاسَ الْحَاكِمُ الْحَكْمَ - حاکم نے قطعی فیصلہ کر دیا۔

صَوْرٌ - بھگانا۔

تَصَوُّرٌ - صورت بنانا۔

صَوْرَتَانِ - اس کی صورت میرے خیال میں آئی۔

تَصَوُّرٌ - کسی صورت کا خیال کرنا، اگر پڑنا۔

اصْصَا سَا۟ةً ۖ مَّجْهَانَا۔

اِنْصِيَا۟تُ ۖ مُجْهَكْ جَانَا۔

مُصَوِّو۟س۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے بمعنی صورت گری کرنے والا، شکل بنانے والا۔

مترجم کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی قدرت اور عظمت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ اس وقت دنیا میں ایک ارب سے زیادہ آدمی موجود ہیں پھر اس کے باوجود دُعا آدمی بھی ایسے نہ ملیں گے جن کی شکل بالکل ایک ہی ہو۔ کچھ نہ کچھ فرق ہوگا۔ یہی حال دوسرے جانوروں کا ہے اور باعتبار عالمانِ علم جیالوجی کے قول کے زمین دو کروڑ یا تین کروڑ سال سے موجود ہے اور ابھی معلوم نہیں مریخ کتنے کروڑ رہتی ہے، ان کروڑوں سال میں بے شمار آدمی اور جانور پیدا ہو چکے ہیں اور ہوں گے، مگر ہر ایک کی شکل اور صورت علیحدہ ہے۔ یہ جو بعض جانور مثلاً چیونٹیاں، مکھیاں، چھلیاں وغیرہ تم کو ایک شکل کی نظر آتی ہیں حقیقتاً ایسا نہیں ہے بلکہ ہر ایک کی شکل جدا ہے اور ہم ان کے اندر جو فرق و اختیار ہے اس کو سمجھنے سے قاصر ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ شہد کی مکھیاں اور چیونٹیاں آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں اور غیر سبکی یا چیونٹی کو اپنے چھتے پاگل میں نہیں آئے دیتیں۔ ذرا غور کیجئے کہ پاک پروردگار کے علم میں کس قدر صورتیں اور شکلیں موجود ہیں جو ہرگز خزانہ و ہم میں بھی نہیں ساسکتیں جلّ شانہ و عزّ برہانہ۔

اَنَّا۟نِی اللّٰہِ۟لَّہٗ سَرَّی۟نِی فِی۟ اَحْسَنِ۟ صُو۟رَ۟ا۟تِہٖ۔ رات کو میرا مالک ایک اچھی صورت میں میرے پاس آیا دیکھ خواب کا جو آں حضرت نے خواب میں پروردگار کو ایک جوان خوب رو و بے ریش و برودت کی صورت میں دیکھا۔ اہلِ حدیث کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے جو اپنے حسن و جمال میں بے نظیر بے مثال اور ناقابلِ بیان ہے اور اس کو قدرت و اختیار ہے کہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو۔

ایک دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن وہ ایک صورت میں جلوہ افروز ہوگا پھر دوسری صورت میں۔

اور چہتہ اور معترکہ نے صورت کا انکار کیا ہے اور حدیث کی تائید کی ہے کہ صورت سے صفت مراد ہے۔ بعض نے ایسی تائید کی ہے جس پر تنسی آتی ہے اور یہ تائید کیا ہے بلکہ تحریف پر انھوں نے کہا ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں اس وقت اچھی صورت میں تھا یعنی آلِ حضرت اپنے باپے میں فرماتے ہیں کہ میں اچھی صورت میں تھا۔ غضب خدا کا ان تائید کرنے والوں کو اس کا بھی خیال نہیں رہا کہ دوسری حدیث میں یوں صاف موجود ہے کہ میں نے اپنے مالک کو ایک جوان خوب رو و بے ریش و برودت کی صورت میں دیکھا۔ اس کے سر پر کانوں تک بال تھے، کیا یہاں بھی آلِ حضرت خود ہی کو مراد لیتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ ان حدیثوں کا انکار کرنے والا زحشری صاحبِ کشف ہے۔ وہ تو اپنی تفسیر میں فحش باتیں ذکر کر کے اہلِ حدیث پر طعن کرتا ہے۔ ان بے وقوفوں کو یہ معلوم نہیں ہوا کہ جب اللہ تعالیٰ کی کوئی صورت ہی نہیں ہے تو پھر آخرت میں اس کا دیدار کیونکر ہوگا اور آلِ حضرت نے اللہ تعالیٰ کو کیسے دیکھا۔ معاذ اللہ یہ بیوقوف صریح گمراہ ہیں اور اٹال جا لوگ ہدایت کے راستہ پر ہیں اور قرآن و حدیث کو اتنے ہیں، ان کو گمراہ سمجھتے ہیں۔ رہنا افسح بیننا و بین قومنا بالحق و ائمت خیر الفاضلین۔

اَنَّا۟نِی رَقی۟ فَوْحَ کَفِّہٖ عَلَی ظَہْرِی۟ فَعَجَّدْتُ بِرُودَہَا فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ پروردگار میرے پاس آیا اس نے اپنا ہاتھ میری پیٹھ پر رکھا، میں نے اس کی ٹھنڈک پائی، پھر میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اس کو جان لیا اللہ تعالیٰ نے اس خاص وقت میں آپ کے لئے سب کچھ ظاہر کر دیا جیسے حضرت ابراہیم کو آسمانوں کی ملکوت بتلائی تھی۔

تَلٰہِی۟ لَہٗ کَمَا عَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ کَا۟مَلُوبٌ ۚ یہ ہے کہ جتنا آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بتلایا وہ میں نے جان لیا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آسمان اور زمین کے سب چیزیں رقی رقی مجھ کو معلوم ہو گئیں، کیونکہ آپ کو فرشتوں کی تعداد اور ریت اور مٹی کے ذروں کا علم نہ تھا۔ ایسا علم

محیط تو بحر خداوند کریم کے کسی کو نہیں ہے اور بہت بوقوف ہے وہ شخص جو اس حضرت کو کبھی عالم الغیب جانتا ہے بلکہ اس پر کفر کا خوف ہے۔ اور بے شمار آیتیں اور حدیثیں اس مضمون کی موجود ہیں کہ علم غیب خاصہ آپی ہے اور اس حضرت کو غیب کا علم نہ تھا۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ غیب کی جو باتیں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ انبیاء کرام کو بتلا دیتا ہے اسی طرح پر اس حضرت کو کبھی غیب پر مطلع کیا تھا۔

خَالِقِ آدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ ۖ اَللّٰهُ تَعَالٰی اَنے حضرت آدم کو اپنی صورت پر بنایا دگوا آدم کو اپنا منظر بنایا، جب ہی توان کو ساری مخلوقات کی سرداری عنایت فرمائی۔ بعضوں نے اس حدیث کی تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ صُورَتِہ کی ضمیر آدم کی طرف پھرتی ہے، یعنی آدم کو انہی کی صورت پر بنایا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ ابتدائی آفرینش سے ایک ہی شکل پر تھے، یہ نہیں کہ پہلے نطفہ تھے پھر مضبوط ہوئے اور انسانوں کی طرح۔ اس سے دہریوں اور نیچروں کا نظریہ باطل ہو جاتا ہے جو کہتے ہیں ہر انسان دوسرے انسان کے نطفہ سے بنا ہے اور ہر ایک انسان سے پہلے دوسرا انسان تھا اسی طرح قدم انواع اور قدم عالم کے قائل ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ زمین اور آسمان ہمیشہ سے ہیں۔ یہ قول بالکل غلط ہے بنیاداً وہ بے دلیل ہے۔ خود علم جیالوجی سے یہ واضح ہو چکا ہے کہ زمین حادث ہے، اہل حدیث اس حدیث کی تاویل نہیں کرتے اور اس سے ظاہری معنی ہی مراد لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص صورت ہے اور انسان اسی کا منظر ہے۔ اور تاویل کرنے والوں کا قول دوسری روایت سے باطل ہو جاتا ہے جس میں صاف عَلَیْہِ السَّلَامُ (موجود ہے)۔

مجمع البحرین میں ہے کہ صُورَتِہ کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی ہے جیسی بَيَّنَّ اللّٰہُ وُضُوْحَہُ کی۔

امام محمد باقر نے فرمایا عَلَیْہِ السَّلَامُ یعنی ایک اپنی بنائی ہوئی حادث صورت پر۔ اور امام رضا سے منقول ہے۔ اُن سے کسی نے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ لوگوں نے اس حدیث کا ابتدائی حصہ الگ کر دیا ہے دراصل ہوا یہ تھا کہ

آنحضرت وہ شخصوں کی طرف سے گزرے جو باہم گالی گوج کر رہے تھے ان میں ایک شخص بول اٹھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قبیح کرے۔ آپ نے سُکڑ فرمایا ارے خدا کے بندے ایسا مت کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو اسی کی صورت پر بنایا تھا۔

صَوْرَۃَ آدَمَ فِی الْجَنَّةِ۔ آدم کی صورت بہشت میں بنائی (یعنی ان کی خاص شکل، ورنہ اُن کا ڈھانچہ تو زمین پر تیار ہوا تھا۔ پہلے کچھ تھا پھر کھنکھانی خشک مٹی ہو گیا اس کے بعد کہ اور طائف کے درمیان پڑا رہا۔ رت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو بہشت میں منگا کر اور تکمیل صورت کر کے اُس میں جان ڈالی۔

فَاِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ صُورَتَہٗ دَخَلَ فِیْہَا دَہِشَت میں صورتوں کا ایک بازار ہو گا، جو شخص جس صورت کو پسند کرے گا وہ اس میں سما جائے گا (جیسے جن اور فرشتے دنیا میں جس صورت میں چاہتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں)۔

فَبَيَّنَّ اللّٰہُ فِی صُورَتِہٖ غَاوِی صُورَتِہٖ الْکَثِیْرَ رَاَوْہَا مِنْ قَبْلِ۔ پھر پروردگار ان کے سامنے ایک ایسی صورت میں ظاہر ہو گا جو پہلی صورت سے جس میں اس کو پہلے دیکھ چکے تھے الگ ہوگی، اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں، وہ کہیں گے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں تجھ سے دیکھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لے گا اور مختلف صورتوں میں ظاہر ہو گا اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ پہلے صورت ایک مخلوق ہوگی اللہ کی مخلوقات میں سے، اس نے صریح غلطی کی ہے۔ کیونکہ دوسری روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دونوں بار خود اللہ تعالیٰ ہی ظاہر ہو گا)۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْمُصَوِّرَ۔ اللہ تعالیٰ صورت بنانے والے پر لعنت کرے (یعنی جو جاندار کی صورت بنائے، نہ کہ درخت یا مکان یا مسجد یا روضہ یا پہاڑ کی، اس کی وجہ یہ ہے کہ مشرکین اپنے بتوں کو حیوان کی صورت پر بنایا کرتے تھے تو آنحضرت نے مطلقاً ہر جاندار کی صورت بنانے سے منع فرمایا اس خیال سے

کہ ایسا نہ ہو کہ رفتہ رفتہ لوگ پھر بت پرستی کرنے لگیں۔

لَا تَدْخُلُ الْمَلَايِكَةُ بُيُوتًا فِيهِمْ صُورَةٌ دُجَّتْ رَحْمَتُكَ فَرَشْتَةُ اس گھر میں نہیں جاتے جس میں صورت ہو اور محکوم فرشتے تو ہر جگہ جاتے ہیں جہاں ان کو حکم ہوتا ہے۔ مجمع البحار میں ہے اگر صورت ایسی جگہ پر ہو جس کی اہانت کی جاتی ہے جیسے فرش یا تکیہ پر تو وہ حرام نہ ہوگی۔ مگر رحمت کے فرشتے وہاں پر بھی نہ جاتیں گے (یعنی وہ فرشتے جو اپنی خوشی سے اُلفتِ مومنین کی وجہ سے آتے جاتے رہتے ہیں)۔

علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ حیوانات کی ہر طرح کی تصویر منع ہے خواہ مجسمہ کی شکل میں ہو، خواہ عکسی ہو قسم نوٹ وغیرہ۔ بعض کا کہنا ہے کہ صرف مجسمہ منع ہے عکسی اور نقشی منع نہیں۔ اور مجسمہ میں سے بھی اکثر نے گڑیوں کو مستثنیٰ رکھا ہے جن سے بچے کھیلتے ہیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں گڑیوں سے کھیلتیں آں حضرت نے بھی ان کو کھیلتے دیکھا اور منع نہیں فرمایا۔

لَا تَدْخُلُ الْمَلَايِكَةُ بُيُوتًا فِيهَا كَلْبٌ وَلَا أَصْفَادٌ فَرَشْتَةُ اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا موتیں ہوں (مراد وہی فرشتے ہیں جو اپنی خوشی سے مومنین کے پاس آتے جاتے ہیں اور کتے سے مراد وہ کتا ہے جو بلا ضرورت پالا جائے لیکن جو کتا کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لئے یا شکار کے لئے رکھا جائے وہ منع نہیں ہے۔ اسی طرح وہ صورت جو ذلیل کی جائے جیسے فرش پر یا تکیہ پر ہو۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ مطلقاً جائزہ کی تصویر سخت حرام ہے کپڑے پر ہو یا فرش پر یا روپے پر، اور گڑیوں کی صورت جو کپڑوں سے بنائی جاتی ہے بچوں کے لئے اس میں رخصت ہے اور بعض نے کہا ہے گڑیوں کی حدیث منسوخ ہے۔

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانہ میں نصاریٰ کی حکومت کی وجہ سے تصویر کا بہت رواج ہو گیا ہے، اور روپیہ، اشرفی اور پیسوں کو یا ہر ایک سکہ پر یہاں تک کہ ڈاک کے ٹمکٹ اور لفافوں پر اور تجارتی اشیاء کے ڈبوں پر فرنگی بادشاہ کی تصویر ہوتی ہے۔ مگر یہ صورت سایہ دار نہیں ٹائٹا سارے جسم کی نہیں

ہوتی اس میں صرف چہرہ اور سر اور سینہ بنا ہوتا ہے، اس سے مغر کی کوئی صورت نہیں، اس وجہ سے اکثر علماء کے نزدیک معاشی اور تمدنی ناگزیر ضروریات کے لئے کوئی قباحت نہیں، اور اگر بحالت نماز تصویر سی سکہ جیب وغیرہ میں موجود ہو تو نماز ہو جائے مگر کراہت میں شک نہیں، اس لئے بہتر یہ ہے کہ نماز میں ایسے روپے پیسے اپنے ساتھ نہ رکھے۔ لیکن جو موتیں حیوانوں کی بصورت مجسم ہوں بت کی طرح تو وہ بالاتفاق حرام اور منع ہے البتہ عکسی و نقشی منع نہیں۔ افسوس ہے کہ بعض جاہل مسلمان مجسم حیوانی صورتوں کو زینت کے لئے اپنے مکالوں میں رکھتے ہیں حالانکہ جہاں ایسی موتیں رکھی ہوں وہاں جانا، نماز پڑھنا منع ہے اگر غیر مجبوری کے ایسی جگہ پر نماز پڑھے گا تو نماز درست نہ ہوگی، البتہ عکسی اور نقشی تصاویر میں اختلاف ہونے کی وجہ سے زیادہ سختی نہیں ہے، لیکن مجسم جائزہ کی صورت کا توڑ ڈالنا اور میرٹ دینا لازم اسلام میں سے ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

كَيْسَا لَا أَنْ تُكَلَّمَ الْقُصُورُ ۚ انسان کے منہ پر نشان کرنے کو آپ نے بڑا جانا دجیسے ہندوستان میں بعض لوگ غلام اور لونڈیوں کے منہ پر کوئی نشان کر دیتے ہیں، گو دنا گو دکر یا داغ دے کر یہ سب منع اور حرام ہے۔

سید علی شہید

حیور آلام اللہ اور پتہ نہ رہا

تَمْنَى عَنْ صَرَبِ الصُّوَرِ وَالْوَسْمِ دَاخِلٌ فِيهِ اور صورت بنانے سے آپ نے منع فرمایا انسان کو مطلقاً داغ دینا حرام ہے خواہ منہ میں ہو یا اور کہیں، اور جائزوں کو داغ دینا شناخت کے لئے درست ہے بشرطیکہ منہ پر نہ ہو (کیونکہ آنحضرت نے زکوٰۃ کے جائزوں پر داغ دیا)۔

يُطْلَعُ مِنْ تَحْتِ هَذِهِ الْقُصُورِ دُخْلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَطَلَعَ أَبُو بَكْرٍ ۖ اِن کھجور کے درختوں میں سے ایک شخص نکلے گا جو بہشتی ہے۔ پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وہاں سے نکلے (تو معلوم

ہو آپ بستی میں) نہایت ہی ہے کہ:
صَوْرٌ کجور کے درختوں کا جھنڈ اور اس کا مفرد اس کے
لفظ کا نہیں ہے۔ اس کی جمع صُورَاتٌ آتی ہے۔

اِنَّهُ صَرَاحٌ اِلَى صَوْرٍ بِالْمَدِّ يَنْتَهِي۔ اُن حضرت مدینہ میں
چند کجور کے درختوں کی طرف نکلے۔

اِنَّهُ آتَى اَمْرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَرَأَتْ لَهُ صَوْرًا
وَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً۔ آنحضرت انصار کی ایک عورت کے پاس آئے
اس نے کجور کے درختوں میں آپ کے لئے بستر بچھایا اور ایک بکری
آپ کے لئے کاٹی۔

اِنَّ اَبَاسُفَيَانَ بَعَثَ رَجُلَيْنِ مِّنْ اَصْحَابِهِ فَاصْحَقَا
صَوْرًا مِّنْ صُورِ اِيْلِ الْعَرَبِيْنَ۔ ابوسفیان نے اپنے لوگوں میں
سے دو آدمی بھیجے، انھوں نے عربیوں کے باغوں میں سے ایک
باغ دکھور کے درختوں کا، جلادیا۔

وَتَرَاهُمَا الْقَوْمَ اُرْبَشْتَ كِي مَثَلِكِ هِيَ۔
صَوْرًا يَا صَوْرًا۔ مُشْكٌ يَا نَافِثُ مُشْكٌ (اس کی
جمع اَصْوَرَةٌ آتی ہے)۔

تَعَهَّدُوا الصَّوَارِيْنَ فَاَتَمَّهَا مَقْعَدُ الْمَلَائِكِ مَوْنُ
کے دونوں کناروں کو جہاں دونوں جہڑے ملے ہیں، صاف
پاک رکھو، ان کی صفائی کا خیال رکھو دونوں پر فرشتوں کی ٹھیک
ہے یعنی لکھنے والے فرشتے وہیں بیٹھ کر تمام اقوال اور اعمال
لکھتے ہیں)۔

كَانَ فِيهِ شَيْءٌ مِّنْ صَوْرٍ۔ آپ کی چال میں
ذرا ایک طرف جھکاؤ تھا یعنی جب زور سے جلدی چلتے تو ایک
طرف ذرا جھکے ہوتے، یہ نہیں کہ پیدائشی آپ میں جھکاؤ تھا)۔
تَنْعِطُ عَلَيْهِمْ بِالْعِلْمِ قُلُوبٌ لَا تَقْبَلُ رُحَا
الْاَرْحَامِ (حضرت عمرؓ یا حسن بصریؒ کا قول ہے کہ) علم کی وجہ سے
عالموں پر دل ایسے مائل ہو جاتے ہیں کہ رشتہ داری اور قربت
بھی ان کو ایسا اہل نہیں کرتی۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حضرت عمرؓ یا امام حسن بصریؒ کے

زمانہ کا حال ہو گا۔ جب لوگ دین کے عالموں کی قدر کرتے اُن
سے محبت رکھتے ہوں گے۔ مگر ہمارے اس زمانہ میں تو جہل کی
ایسی گرم بازاری ہے کہ لوگ عالموں سے بجائے محبت اور الفت
کے عداوت اور دشمنی رکھتے ہیں اور اکثر لوگ جو کچھ بھی علم رکھتے
ہیں، وہ ایسے بے وقوف اور احمق ہو گئے ہیں کہ ایک مسئلہ کی
خالفات سے ایک بڑے عالم کے دشمن بن جاتے ہیں، اس کے
علم و فضل کا کچھ خیال نہیں رکھتے، سب سے زیادہ آفت دکن
میں ہے یہاں تو یہ مصرع صادق آتا ہے:

”اَلْجَاهِلُ كَوْنٌ لَا هِلَّ اَلْعِلْمِ اَعْدَاُ“

جاہل ہمیشہ علم والوں کے دشمن ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ عالم
لوگ جاہل امیروں، نوابوں اور حاکموں پر غلصۂ تنقید کرتے
ہیں جاہلوں کی طرح ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملائے اور ان کی
غلطیوں میں ساتھ نہیں دیتے یہ اور اس قسم کی دوسری وجوہ
ہوتی ہیں جن کو وہ برداشت نہیں کر سکتے اور اُن کے دشمن ہو جاتے
ہیں۔

اِنِّي لَا دُنِيَ اَلْجَاهِلُ مِثِّي وَمَا بِي اِلَّا كَمَا صَوَّرَ
میں مافقہ عورت کو اپنے نزدیک کر لیتا ہوں، لیکن مجھ کو شہوت نہیں
ہوتی یہ خواہش نہیں ہوتی کہ حیض کی حالت میں اس سے بچاؤ
کروں)۔

كَيْ لَا اَنْ يَقْبَلُ شَجَرَةً مِّمَّكَ۔ میوہ دار درخت
کو جھکا کر اس طرح کہ درخت کو نقصان پہنچے) برا بھلا۔ بعض نے
اس طرح ترجمہ کیا ہے کہ، میوہ دار درخت کا کاٹنا پسند کیا
حَمَلَهُ الْعَرَشُ كُلُّهُ صَوْرًا۔ اللہ تعالیٰ کا تخت
اٹھانے والے فرشتے سب گردن کج ہیں (دزن کی وجہ سے)۔
صَوْرًا۔ یہ جمع ہے اَصْوَرًا کی۔ یعنی جس کی گردن ایک
طرف ٹری ہوئی ہو)۔

صَوْرًا۔ زشکا، قرنا۔ (جس کو حضرت اسرافیلؑ چھوئیں
گے قیامت کے قریب اور دوسری بار حشر کے لئے)۔

بعض نے کہا صَوْرًا جمع ہے صَوْرًا کی یعنی مردوں

کی صورتوں میں چھونک اریں گے وہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔
يَتَقَوَّدُ الْمَلَاكُ عَلَى الشَّرْحِمْ۔ فرشتہ مال کی بچہ دانی
پر کرتا ہے دعر ب لوگ کہتے ہیں کہ:

صَابَتْهُ صَرْبَةٌ تَقْوَدُ مِنْهَا مَيِّنَ لَاسِ كُوَابِي
مار لگائی کہ وہ گر گیا (ایک روایت میں يَتَقَوَّدُ ہے یعنی بچہ
دان پر اترتا ہے۔

أَمَّا عَلِمَتْ أَنَّ الْقَوْدَةَ حُرَامَةٌ؟ تجھ کو یہ معلوم نہیں
کہ منہ پر مارنا حرام ہے (منہ کی حرمت کرنا چاہتے اگر کسی چھوٹے کو
بطور تنبیہ مارنا ضروری ہو جائے تو چہرے پر نہ مارے بلکہ گردن
پیٹھ اور پاؤں پر مار سکتا ہے)۔

مترجم کہتا ہے بعض مدارس کے ملا جو بچوں کے منہ پر لٹا
ارتے ہیں، وہ باہل اور بیوقوف ہیں انھیں تربیت کرنے کی ضرورت
ہے۔

گرہیں کتب است وایں ملا

کار طفال تمام خواہ شد

ایسے ہی ملاؤں کی شان میں ہے۔

يَجْعَلُ لَهُ كُلَّ صُورَةٍ مَبْدُودَةً لِنَفْسِهِ۔ اللہ تعالیٰ ہر صورت
کو جو اس نے (دنیا میں) بنائی تھی ایک جان دے گا (اور وہ
اپنے بنائے والے کو عذاب کرتی رہے گی)۔ (جمع البحار میں ہے،
اگر کوئی صورت پوجا کرنے کے لئے بنائے تو وہ کافر ہے اس کو دوزخ
عذاب ہوگا ایک تو کفر پر دوسرے صورت بنائے پر)۔

بعض نے کہا جب صورت بنائے والا اللہ کی پیدائش
کی مشابہت کی نیت کرے تو وہ بھی کافر ہے البتہ اگر عبادت کی
نیت ہو، نہ اللہ کی پیدائش کی مشابہت کی نیت، تو وہ فاسق ہے۔
فَأَحْسَنُ صَرْدًا۔ پھر منہ کی شکلیں اچھی بنائیں۔

فَأَمَّا طَبْعًا فِي صُورٍ مِنَ النَّحْلِ۔ ہم کھجور کے درختوں
کے ایک قلم میں لپیٹ رہے۔

إِنَّ تَوَاقُنَ الْعِرَاقِ يَمْنَعُونَ اللَّهَ بِالْقُوسَةِ
وَالنَّحْلِ يَنْسِي الْجَسْمَ وَهُوَ لَكِنَّ الْمَجْمُوعَةَ عَلَيْهِمْ

اللَّحْظَةُ: عراق کے کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے صورت اور خلوص
دینی مخلوقات کی طرح اس کو جسم رگوشت پوست خون سے مرکب
قرار دیتے ہیں، یہی لوگ مجسمہ ہیں ان پر لعنت ہے۔

مترجم کہتا ہے مجسمہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو مخلوق
کی طرح گوشت پوست اور خون سے مرکب ایک جسم قرار دیتے
ہیں، جیسے محمد بن کرام کا خیال تھا۔ لیکن اہل حدیث نہ مجسمہ ہیں
نہ معطلہ بلکہ بین بین ہیں جو اہل حق کا طریق ہے، یعنی جو صفات

اور الفاظ اللہ تعالیٰ کے لئے قرآن و حدیث میں وارد ہیں ان
کو بے چون و چرا تسلیم کرتے ہیں اور اس کو مخلوقات کی مشابہت
سے پاک جانتے ہیں۔ اب رہا جسم کا لفظ تو قرآن یا حدیث میں
یہ لفظ اللہ کے لئے وارد نہیں ہے، اس لئے جیسے اللہ تعالیٰ

کو جسم کہنا بے اصل ہے ویسے ہی یہ کہنا بھی باطل ہے کہ وہ
جسم نہیں ہے۔ ہمارے متکلمین ایک گڑھے سے نکل کر دوسرے
گڑھے میں گر پڑے، یعنی تشبیہ بجا گئے تو تحلیل میں پڑ گئے،
اور اللہ تعالیٰ کو معدوم کی صفات سے موصوف کیا۔ یعنی یوں
کہنے لگے کہ، نہ وہ کسی جہت میں ہے نہ مکان میں، نہ جوہر ہے

نہ عرض نہ جسم اور حیز رکھتا ہے، نہ اوپر ہے نہ نیچے نہ دائیں
نہ بائیں، نہ اس کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔ معدوم کی بھی یہی
صفت ہے تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً۔
شرح مواقع میں ہے کہ جو کوئی اس طرح کہے، اللہ ایک جسم ہے

پر نہ دوسرے اجسام کی طرح، اس کے ساتھ نزاع لفظی ہو جائے
گا۔ یعنی ایسا کہنے سے وہ کافر نہ ہوگا، کیونکہ جسم سے مراد اس
کی موجود ہے اور اللہ تعالیٰ کا موجود ہونا بالاتفاق مسلمہ ہے۔
میں کہتا ہوں اہل حدیث کے نزدیک اللہ کی تنزیہ اتنی ہی ضروری
ہے، جو قرآن و حدیث میں وارد ہے۔ مثلاً نہ وہ جتنا گیا ہے،

نہ اس نے کسی کو جتنا ہے اس کے مثل کوئی دوسرا نہیں، وہ
نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے نہ اوجھتا ہے، لیکن اس
کا مکان عرش معلّٰی پر ہے اور اُس کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے
وہ جہت فوق میں ہے، جہاں چاہے وہاں جاسکتا ہے اور چڑھتا

ہے اور نیچے
صفات
ان صفات
کے درمیان
وہ
صوفی
صوفی
صوفی
صوفی
آں حضرت کا
ہندوستان کے
اچھا ہے یحییٰ
اِنَّہ
آنحضرت ایک
بہت بال تھے
راقی اور تہا
اصح
اعطی
ایران کی زمین میں
لڑنے کے موانع
ایچہ ہو سکتے ہیں
ایں مراد ہے۔
کان اذ

خود مال سے مرکب
مخلوق
دیتے
عسم ہیں
مفات
دہلیں
شاہت
یث میں
تعالے
کہ وہ
کرد و سر
لگنے
یعنی یوں
جو ہرے
دہنے
کی بھی بی
اکبیدا
یک جسم
نقلی ہو جانے
اداس
مسب
نی ہی شری
اکیا ہے
میں وہ
لیکن اس
سکتا ہے
واور چڑھتا

ہے اور نیچے اترتا ہے کلام کرتا ہے ہنستا ہے اور تعجب کرتا ہے، یہ سب معنات اس کی قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اور جن لوگوں نے ان معنات سے بھی اس کی تفسیر کی ہے وہ نادان اور کم علم ہیں۔
مَا بَيْنَ الصُّورَيْنِ إِلَى الثَّنِيَّةِ. دونوں پہاڑوں کے درمیان گھائی ٹھیک (مراد تیرہ کے دو پہاڑ ہیں عامر اور غیر)۔
صُورٌ۔ بخیل، جو تنہائی کی جگہ پر اترے اور چمپ کر اکیلا ہی کھالے۔ تاکہ کسی مہمان کی نظر اس پر نہ پڑے۔

أَصْوَص. موٹی اور توانا اونٹنی۔
صُوص. مرغی کے چوزوں کو بھی کہتے ہیں۔
صُوصَة. خراب تیل۔
صَوَّع. ایک کچے ایک جانا۔

صَبَاعُ الثَّنِيَّةِ. صاع سے پانچواں کیا ڈرایا، گھرایا۔
تَصَوَّبَج. داہنے بائیں پھرانا، پرکار کا گھمانا۔
صَبَاع. مشہور پانچ ہے (جیسے ہندوستان میں پابلی۔
آں حضرت کا صاع چار دھکا تھا یعنی کچھ کم اڑھائی سیر وزن میں ہندوستان کے وزن سے اور اہل کوفہ اور عراق کا صاع آٹھ دھکا ہوتا ہے یعنی چار سیر ساڑھے چار سیر کا)۔

إِنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّبَاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ۔
آنحضرت ایک صاع پانی سے غسل کر لیتے دھالاکہ آپ کے سر پر پانی بال تھے) اور ایک دھکا پانی سے وضو کر لیتے۔ دھکا ایک رطل راقی اور تنہائی رطل کا ہوتا ہے (یعنی آدھا سیر سے کچھ زیادہ)۔
أَصْبَعُ اور أَصْوَعُ۔ صاع کی جمع ہے۔

أَعْطَى عَطِيَّةَ بَنِي مَالِكٍ صَاعًا مِنْ صَرَّةِ الْوَادِي۔
میران کی زمین میں سے آں حضرت نے عطیہ بن مالک کو ایک صاع خر بونے کے موافق زمین دی (یعنی جتنی زمین میں ایک صاع غلہ لایا جوسکتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ صاع سے ہزار اور نرم زمین مراد ہے)۔

كَانَ إِذَا أَصَابَ شَاةً مِنَ الْمَغَنَمِ فِي دَارِ الْحَرْبِ

عَمِدًا إِلَى حِلْدِهَا فَجَعَلَ مِنْهُ جَرَابًا وَإِلَى شَعْرِهَا فَجَعَلَ مِنْهُ حَبَلًا فَيَنْظُرُ مَرَجَلًا صَوَّعَ بِهِ فَرَسَهُ فَيَعْطِيهِ۔ حضرت سلمان فارسی جب دارالحرب کا فردن کے ملک میں کوئی بکری لوٹ میں پاتے تو اس کی کھال کا توشہ دان بناتے، مجاہدین کا کھانا اس میں رکھا جاتا، اور اس کے بالوں کی رسی بٹتے، پھر دیکھتے جس شخص کا گھوڑا ادھر ادھر پھرتا (دشوخی اور شرارت کرتا) اس کو (وہ رسی) دیدیتے۔

قَالَ صَاعٌ مُدٌّ بَرًّا۔ جلدی سے پٹھر موڑ کر بھاگا۔
كَانَ صَاعُ السَّبْتِ خَمْسَةَ أَمْدَادٍ۔ آں حضرت کا صاع پانچ دھکا تھا یہ روایت امامیہ کی ہے اور شاذ ہے مشہور یہ ہے کہ آنحضرت کا صاع چار دھکا تھا۔ جیسے اسی صفحہ کی سطور بالا میں بیان کیا گیا ہے)۔

صُعْبَةُ قَالِصْبَاعِ۔ میں نے اس کو علیحدہ علیحدہ کیا وہ علیحدہ علیحدہ ہو گیا۔

تَصَوَّبَجَ۔ علیحدہ علیحدہ ہونا۔
قَالَ صَبَاعٌ بِهِ سَحَابَةٌ۔ اس کا ابر جابجا پھیل گیا۔
صَوَاعُ اور صَوَاع۔ ماپنے کا پیمانہ۔

صَوَّعَ۔ زمین میں جذب ہو جانا، ڈھالنا، تیار کرنا، ہضم ہونا
إِنْصَبَاعٌ۔ ڈھالنا، تیار ہونا۔

صَبَايِعُ۔ ڈھالنے والا، لگانے والا۔ سار وغیرہ۔
صَبَاغَةٌ اور صَبَاغٌ۔ یہ صَبَايِعُ کی جمع ہے۔
صَمَا صَوْنَانِ۔ وہ دونوں ایک سانچے کے ڈھلے ہوئے ہیں (یعنی ایک دوسرے کی نظیر ہیں)۔

صَوَاعُ جُجُوًّا، باتیں بنانے والا۔
صَبِغَةٌ اور مُصْبَاغُ۔ زیور۔

وَأَعَادَتْ صَوَاعًا مِنْ بَنِي قَيْنَقَاعٍ۔ میں نے بنی قینقاع کے ایک سار سے وعدہ کیا (ظہر ایام میں اس کو سونا صاف کرنے کی گھاس لا کر دول گا، سار درہم دے گا جن میں حضرت فاطمہؓ کا ولید کروں گا)۔

اَكْذَبُ النَّاسِ الصَّوْمُ اَعْوَنَ۔ سنار بڑے جھوٹے سوتے ہیں (کوئی چیز وعدہ پر نہیں دیتے۔ بعض نے کہا ہے صَوْمُ اَعْوَنُ سے باتیں بنانے والے، چرب زبان مراد ہیں۔ ایک روایت میں صَمَاءُ اَعْوَنُ ہے معنی وہی ہیں)۔

قِيلَ لَهُ خَرَجَ الدَّجَالُ فَقَالَ كَذِبَةٌ كَذَبَتَا الصَّوْمُ اَعْوَنَ۔ لوگوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا، دجال نکل آیا، انھوں نے کہا جھوٹ ہے بٹنے والوں نے بٹ لیا ہے۔

لَا تَسْلِمُوهُ حَجَّامًا وَلَا صَاعِرًا وَلَا قَصَّابًا۔ بچو حجام اور سنار اور قصاب کے سپرد مت کر دے پیشے مت کھاؤ کیونکہ سنار جھوٹ بولا کرتے ہیں اور حجام اور قصاب خون کی نجاست سے پرہیز نہیں کرتے، دوسرے حجام پیچھے لگائے والا، اسی طرح قصاب دونوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں)۔

يَدْخُلُ صَوْمًا وَيَخْرُجُ شُرْحًا۔ کھانے طرح طرح کی صنعت (بہت سے طریقوں سے تیار کئے ہوئے) پیٹ میں جاتے ہیں اور پھر جلد ہی پاخانہ کی راہ سے نکل جاتے ہیں۔ (ایک صاحب پاخانہ کے قریب سے گزرے تو کراہت ڈالواری کے سبب ناک بند ہو گئے۔ پاخانہ نے زبان حال کہا ابھی چند ساعت پیشتر تم نے مجھ کو کیسے کیسے عمدہ اور لطیف برتنوں میں نکالا، اور کیسی رغبت سے مجھ کو اپنے حلق میں ڈالا۔ تھوڑی دیر جو میں تمہارے ساتھ رہا، تو تم مجھ سے نفرت کرنے لگے، یہ تمہاری صحبت کی تاثیر ہے۔ خود اپنے سے نفرت کرو۔)

صَاعَهُ اللَّهُ صِيَانَةً حَسَنَةً۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو اچھی شکل میں ڈھالا۔

صَوْفٌ۔ بال نکلتا، نشانہ سے ہٹ جانا، نائل ہونا۔

صَوْفٌ۔ بہت بالوں کا ہونا۔

تَصَوُّفٌ۔ صوفی بنانا۔

إِصْطَافَةٌ۔ ہٹا دینا۔

تَصَوُّفٌ۔ صوفی ہو جانا۔

صَوْفِيٌّ۔ وہ درویش جو اللہ کی یاد میں مستغرق ہو دنیا و مافیہا کا خیال نہ رکھے (یہ صَوْف سے نکلا ہے کیونکہ صوفی بالوں کا لباس یعنی بکری وغیرہ کے اولن کا لباس پہنتے تھے۔ بعض نے کہا ہے صَوْفُ صُوفُوس سے جو ایک یونانی لفظ ہے بمعنی حکمت۔ بعض نے کہا صَوْفِي اصل میں صُفِّي تھا یعنی اصحاب صفہ میں سے جو مسجد نبویؐ میں سائبان کے اندر متوکلانہ زندگی گزار رہے تھے، اس لفظ میں ایک قاف کو واو سے بدل دیا۔) تَصَوُّف کے معنی صوفیہ نے مختلف بیان کئے ہیں۔ اور صحیح یہ ہے کہ تصوف کے معنی مخلوقات سے قطع تعلق کرنا اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں غرق ہو جانا۔ یہ طریقہ مسلمانوں نے نصاریٰ کے راہبوں اور درویشوں سے سیکھا ہے ورنہ اسلام میں اس قسم کا تصوف آں حضرتؐ اور صحابہ کرامؓ سے ثابت نہ تھا، وہ دنیا اور دین دونوں کے لئے مسلمانوں کو تیار کرتے تھے۔ البتہ اگر تصوف کے معنی یہ لئے جائیں کہ ہر کام پر اللہ پر بھروسہ رکھنا اور شریعت کی پیروی کرنا تو اس معنی میں خود آں حضرتؐ اور تمام صحابہ کرامؓ صوفی تھے اور یہی صحیح تصوف ہے۔ اور جو کوئی خود کو صوفی کہہ کر شریعت کے خلاف کرتا ہے، وہ ہندو جویوں اور سنیاہیوں کی طرح نصاریٰ کے مانک (MONK) اور نن (NUN) کی طرح ایک فقیر ہے اس کو ولی ہرگز نہیں کہیں گے، ولایت بغیر از اتباع شریعت ممکن نہیں)۔

مُسْتَصَوِّفٌ۔ جو صوفیوں کی مشابہت کرے لیکن صوفی نہ ہو (جیسے ہمارے زمانے میں خصوصاً دکن کے فقرا اور شاخین ہیں دھوے تو بڑے بڑے گر اندر بالکل خالی۔ ان کو درویشی کی ہوا بھی نہیں لگی۔ جاگیر اور منصب اور تنخواہ اور یومیہ حاصل کرنے کے لئے دنیا داروں کے گھروں پر مارے پھرتے ہیں، خوشامد اور ضمیر فردی ان کا شیوہ ہو گیا ہے۔ معاذ اللہ ایسے درویشوں اور شاخینوں سے عام دنیا دار کہیں اچھے ہیں)۔

قَالُوا أَفَالصَّوْفُ۔ انھوں نے کہا پھر بالوں کا کیا حکم ہے

فرمایا ہر مال کے بدلے بھی ایک نیکی لکھی جائے گی۔

لَا تَسْجُدْ عَلَى الصُّوفِ۔ بالوں پر سجدہ مت کر رہا امیر

کی روایت ہے۔

صَوَّقٌ۔ ہانکا۔

تَصَوَّقٌ۔ پتھر جانا۔

صَبَاقٌ۔ بمعنی ساق۔

صَوَّقَعَةٌ۔ مارنا، یا سر پر مارنا، چندیا۔

صَوَّلٌ۔ چپک جانا۔

تَصَوَّقٌ۔ پتھر جانا۔

مَالِيہ صَوَّلٌ وَلَا بَوَّلٌ۔ وہ حرکت ہی نہیں کرتا۔

صَوَّلٌ۔ نطفہ کو بھی کہتے ہیں۔

صَوَّلٌ۔ حملہ کرنا، غلبہ کرنا (جیسے مَبَالٌ اور مُوَوِّلٌ اور

مَبَالٌ اور مَبَالٌ اور مَصَالٌ ہے۔

تَصَوَّلٌ۔ پانی سے نہالنا، جھاڑنا۔

صَوَّلٌ۔ نر جو مادہ پر حملہ کرے۔

اللَّهُمَّ يَا أَهْوَلَ وَأَبْكَ أَصْوَلٌ۔ یا اللہ تیری ہی

مدد اور توفیق سے میں بچتا ہوں اور تیری ہی مدد سے میں دشمن پر حملہ

کرتا ہوں۔

إِنَّ هَذَيْنِ الْحَبْتَيْنِ مِنَ الْأَوْسِ وَالْأَنْحَارِ سَجَجَ

كَانَا يَتَصَاوَلَانِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَصَاوُلُ الْفَعْلَانِ۔ یہ دونوں انفار کے قبیلے اوس اور خزرج

آں حضرت کے ساتھ ایسے حملے کیا کرتے تھے جیسے دو نر اونٹ حملہ

کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان دونوں قبیلوں میں رقابت

تھی اگر ان میں سے ایک کوئی بڑا کام کرتا، تو دوسرا بھی ویسا ہی

ایک کام بجالاتا۔

قَصَبَاتٌ صَمْتَةٌ أَلْفَنْ مِنْ صَوَّلٍ غَيْرِہ۔ ایک

شخص کی خاموشی دوسرے کے حملہ سے زیادہ مجھ پر اثر کرتی ہے۔

صَوْمٌ۔ کھانے پینے بات کرنے اور جماع کرنے سے باز رہنا، خواہ

عبادت کی نیت سے ہو یا اور کسی غرض سے۔ اور شرح میں روزہ

رکھنا جو مشہور ہے۔

تَصَوِّعٌ۔ روزہ رکھنا۔

صَوَامٌ۔ خشک زمین۔

صَوْمُ الْيَوْمِ۔ اے کے روزے رکھنا یعنی دو دن،

تین تین دن برابر نہ کھانا نہ پینا۔

صَوْمُكُمْ يَوْمَ تَصَوْمُكُمْ۔ تمہارا روزہ اُس دن

صبح ہوگا (تم کو روزے کا ثواب مل جائے گا) جس دن تم روزہ

رکھو (گو تم سے خطا ہو جائے۔ مثلاً تیسواں روزہ رکھا۔ پھر معلوم

ہو کہ اس دن عید تھی، یا تیسویں شعبان کو روزہ رکھا پھر معلوم

ہو کہ وہ رمضان کا غرہ تھا، تو نہ ان پر قصا لازم آئے گی، نہ

گناہ ہوگا۔ اسی طرح دوسری حدیث میں ہے کہ عید الفطر اسی

دن ہے جس دن تم افطار کرو اور بقر عید اسی دن ہے جس دن

تم قربانی کرو اور عرفہ اسی دن ہے جس دن تم عرفات میں وقوف

کرو۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ان تاریخوں میں غلطی سے تقدیم یا تاخیر

ہو جائے تو کچھ ضرر نہ ہوگا)۔

لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔ (جس سلسلے روزے رکھے اس نے)

نہ روزہ رکھنا نہ افطار کیا۔ (یعنی اس کو روزے کا ثواب نہ ملے گا

کیونکہ اس نے طریقہ سنت کے خلاف کیا۔ سنت طریقہ تو یہ تھا کہ کبھی

روزہ رکھتا کبھی افطار کرتا، جس طرح آں حضرت کیا کرتے تھے۔

بعضوں نے کہا یہ بد دعا ہے اس کے لئے کیونکہ ایسا کرنے والا ایام

ممانعت میں بھی روزہ رکھے گا۔ حالانکہ بعض معتزہ دنوں میں روزہ

رکھنا حرام ہے۔ بعض نے کہا، اگر ایام ممانعت کو چھوڑ کر اگر باقی

پورے سال روزے رکھے تو منع نہیں ہے کیونکہ آں حضرت نے

حمزہ بن عمرو کو اس کی اجازت دی۔ اور کئی صحابہؓ اور تابعین

سے ایسا منقول ہے۔ بہر حال افضل یہی ہے کہ ایک دن روزہ

رکھے اور ایک دن افطار کرے، تاکہ نفس کو روزے کی عادت نہ

ہو جائے ورنہ اس کو روزے میں کوئی مشقت اور تکلیف نہ ہے

گی اور ثواب تو مشقت اور تکلیف اٹھانے سے ملتا ہے)۔

ہو دنیا

وفی اللہ

بعض

سخی

محاب

ان زلف

دیا۔

صحیح

مالے

براس

تصوف

وردین

تصوف

عبادت

رام صوفی

بہ کثرت

کی طرح

طرح ایک

وہ شہید

لیکن

تخیں

نہ خواہی

نے کے لئے

اور نصیر

در شاہوں

کیا حکم ہے

فَإِنْ أَمَرًا فَصَاتَ لَهُ أَوْ شَاتَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ
اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا گالی گلوچ کرے اور وہ روزہ دار ہو
تو کہہ دے (جہائی) میں روزہ دار ہوں (یہ کہہ کر اس سے بچا جائے)
یہ نہیں کہ روزے کی حالت میں لڑنے لگے یا سب و شتم پر اتر آئے
ایسے روزہ دار کو جو روزے کے تقاضوں کو پورا نہ کرے روزہ کا
ثواب کیسے مل سکتا ہے۔

بعضوں نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خود اپنے
دل میں یہ خیال کرے کہ میں روزہ دار ہوں، اور ظلم و زیادتی کرنے
والے کو کچھ نہ کہے۔

إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ
إِنِّي صَائِمٌ۔ جب کوئی تم میں سے کھانے کے لئے بلایا جائے (اڈ
کھانا سامنے آئے) تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں (تاکہ میزبان کو
اس کے نہ کھانے کی وجہ سے رنج نہ ہو۔ اگر فضل روزہ ہو اور
میزبان اصرار کرے، تو روزہ توڑ دینا بھی درست ہے)۔

كَانَ يُحِبُّ الدُّعَا وَهُوَ صَائِمٌ۔ آنحضرت
روزہ دار ہوتے تب بھی دعوت میں جاتے (یہ آپ کا حسن خلق
تھا۔ سبحان اللہ تعالیٰ)۔

مَنْ تَمَاتَ وَهُوَ صَائِمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيَّهُ۔ شخص
مر جائے اور اس کے ذمہ فرض روزے ہوں، تو اس کا وارث
یا رشتہ دار اس کے بدل اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔

اہل حدیث کا یہی قول ہے، اسی طرح حج بھی اس کی طرف سے
اس کا وارث یا رشتہ دار ادا کر سکتا ہے۔ اس حدیث میں ان
لوگوں کے قول کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ جہانی عبادات کا ثواب
میت کو نہیں پہنچتا۔ اہل حدیث کا مذہب صحیح ہے کہ ہر قسم کی
عبادت خواہ الٰہی ہو یا بدنی میت کو اس کا ثواب پہنچنے کا عقیدہ
رکھتے ہیں)۔

مترجم کہتا ہے کہ قرأت قرآن یا دعا یا صدقہ سب کا
ثواب میت کو پہنچا سکتے ہیں۔ البتہ قرآن خوانی کے لئے سوم یا
چہلم یا دہم میں لوگوں کو جمع کرنے کی کوئی اصلیت احادیث سے

ثابت نہیں ہے اور نہ ہی یہ رسم عہد رسالت یا عہد صحابہ میں تھی۔
كَانَ يُعْصِمُ شُعْبَانَ كَلَّةً۔ آپ حضرت پورے شعبان
میں رونے لگتے (یعنی شعبان کے اکثر دنوں میں۔ کیونکہ دوسری
روایت میں ہے کہ آپ نے پورے مہینے کے روزے بجز رمضان
کے نہیں رکھے)۔

وَلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ۔ دو دن (عید الفطر اور عید الاضحیٰ)
میں روزہ بائز نہیں ہے۔

الْقَوْمُ لِي۔ روزہ ایسی عبادت ہے جو خاص میرے
لئے کی جاتی ہے (کیونکہ اس میں ریا کو دخل نہیں ہے۔ آدمی تنہائی
میں جو کھانے پینے اور جماع سے باز رہتا ہے، وہ خالص خداوند
کی ہم کی رضا مندی کے لئے کرتا ہے ورنہ عین ممکن ہے کہ خفیہ طور
سے کھانپ لے اور لوگوں میں یہ ظاہر کرے کہ میں روزہ دار ہوں۔
دوسری عبادات میں یہ صورت نہیں ان میں ریا اور دکھاوٹ
ہو سکتی ہے)۔

كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الْقَوْمَ۔ ہر نیک کام
میں نفس کو بھی دخل مل سکتا ہے (نیک کام کی وجہ سے لوگوں میں
اس کی تعریف ہو سکتی ہے) مگر روزے میں (کہ وہ خالص خدا کے
لئے ہوتا ہے)۔

بعض نے کہا ہے کہ یہ مطلب ہے کہ، جس قدر اعمال صالحہ
ہیں وہ بندوں کے اوصاف اور ان کی صفات ہیں۔ مگر روزہ رکھنا
یہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے کیونکہ نَفُوزُ اللَّهِ تَعَالَى
کھانا ہے نہ پیتا اور جماع کرتا ہے۔

سَأَلَتْهُ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ
رجب میں روزے رکھا کیسا ہے (انہوں نے کہا سنت نہیں بلکہ
رجب اور دوسرے مہینوں کی طرح ہے۔ البتہ حرام مہینوں میں
روزہ رکھنے کی ترغیب دوسری حدیث میں وارد ہے اور رجب
بھی ان میں شامل ہے)۔

أَمْرٌ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔ ہر مہینے میں تین روزے
رکھنے کا حکم دیا (اس لئے کہ اگر خدا قبول کرے تو عام حالات میں

ایک نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو گویا ہر چھینے میں تیس روزوں کا ثواب ملے۔ ان روزوں کے لئے کوئی تاریخ معین نہیں ہے، بعض نے کہا یہ روزے ایام بیض میں رکھنا مستحب ہے جیسے کہ دوسری روایت میں ہے یعنی تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں تاریخوں میں۔ بعض نے کہا چھینے کے شروع میں رکھنا مستحب ہے اور صحیح قول یہ ہے کہ جس عشرہ اور تاریخوں میں رکھے گا اس کو ثواب مل جائے گا۔

مَا دَأَيْتُهُ هَاهُنَا فِي الْعَشْرِ - میں نے آں حضرتؐ کو ذی الحجہ کے دس دنوں میں روزہ دار نہیں دیکھا (حالاں کہ عشرہ ذی الحجہ میں روزے رکھنا مستحب ہے۔ راوی نے دیکھا نہ ہوگا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپؐ ذی الحجہ کے نو دنوں میں (یعنی غرہ سے نویں تک) اور عاشورہ کے دن اور ہر چھینے کے تین دنوں میں روزے رکھتے۔

لَا يَصُومُ مِنْ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يُؤْمَرُ قَبْلَهُ - کوئی تم میں سے اکیلا جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر اس طرح کہ سکتا ہے کہ جمعہ سے ایک دن پہلے (یعنی پنجشنبہ) کو بھی روزہ رکھے (تو جمعرات اور جمعہ کو دو روزے ملا کر رکھ سکتا ہے) اکیلا جمعہ کا روزہ اس لئے منع ہوا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا، کپڑے بدلنا، نماز کے لئے جانا یہ سب کام انجام دینے میں شاید روزہ کی دہرے ان میں خلل پڑ جائے۔ اور جب جمعرات کو بھی روزہ رکھا تو ذرا عادت ہو جائے گی اور جمعہ کا روزہ شاق نہ گزرے گا بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ جمعرات کا روزہ اس خلل کا کفارہ ہو جائے گا جو روزہ کی وجہ سے جمعہ کی عبادات میں واقع ہو جائے اور بات یہ بھی ہے کہ آں حضرتؐ کے عہد میں لوگ دو دو تین تین کو س دور مدینہ کے اطراف سے اور دیہات سے نماز جمعہ کے لئے مسجد نبویؐ میں حاضر ہوتے، ان حالات میں آپؐ جمعہ کے اکیلے روزہ کو منع فرادیا، تاکہ ایسے لوگوں کو دور تک چلنے کی اور نماز اور خطبہ میں شریک ہونے کی بخوبی طاقت رہے۔ لیکن اگر کسی شخص کو جمعہ کی عبادات اور وظائف میں خلل پڑے گا اندیشہ نہ ہو، تو وہ جمعہ کو

روزہ رکھ سکتا ہے۔

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَرَ اللَّهُ بِوَقْفِ النَّذِيرِ وَتَأْتِي السُّنَنُ صَلَاحًا عَنْ صَوْمِهِ - ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے پوچھا، اگر کسی شخص نے یوم النحر کو روزہ رکھنے کی نذر کی۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تو نذر پورا کرنے کا حکم دیا ہے (فرمایا ولیو فواذوهم) اور آں حضرتؐ نے یوم النحر کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے (بس اسی قدر جواب دیا اور صاف حکم نہیں دیا کہ نذر پوری کرنے کے لائق نہیں۔ یہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی احتیاط تھی۔ فتویٰ دینے میں صحابہؓ کا یہی طرز تھا کیونکہ فتویٰ دینے میں وہ ہدایت ڈرتے تھے خیال کرتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو غلطی ہو جائے۔ اور مواخذہ دارہوں۔ ہمارے زمانہ میں اکثر نیم ملاؤں نے فتویٰ دینا بڑے فخر کی بات سمجھ رکھا ہے اور وہ عموماً ہاتھ پاؤں اور بے غور و فکر ہر مسئلہ میں فتویٰ دیدیتے ہیں۔ یہ سخت گناہ اور موجب مواخذہ اخروی ہے۔ ہمارے امانوں نے کہ جن کے کمال علم و فضل میں کوئی شبہ نہیں، جیسے امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک اور دوسرے ائمہ ہیں۔ ان حضرات نے بہت سے مسائل میں اپنی لاعلمی کا اظہار کیا اور یہ بعض کل کے چھو کرے نادان سولونی ماہرین کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اس حدیث پر نظر کرنا چاہئے۔

اجرم علی القیامہ جب ائمہ علی النار۔
صَامَهُ - آپؐ نے عاشورہ کا روزہ رکھا (یہ روزہ آپؐ پہلے سے یعنی مدینہ میں ہجرت کرنے سے پہلے مکہ میں بھی رکھا کرتے تھے۔ پھر مدینہ میں بھی شروع شروع میں رکھا کرتے تھے، اور دوسرے لوگوں کو بھی اس کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو فرادیا کہ اب عاشورہ کا روزہ فرض نہیں رہا جس کا جی چاہے رکھے، جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

لَا فَوْقَ صَوْمِ ذَاوَدَ - حضرت داؤدؑ کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں (ایک روز آپؐ روزہ رکھتے اور ایک روز نماز کرتے۔ یہ نفس پر بہت شاق ہے نہ روزہ کی عادت ہوتی ہے نہ انطاری کی)۔

میں ان کی زبان سے
نہایت دلور
وہ اس
مادہ
بکام
میں
اے
مالک
وزہ
خالی
بجھا کر
یہ رکھ
دن میں
جب
روزہ
لاٹ میں

كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ - آنحضرت
بغیر اہل و عیال کو روزہ رکھتے (اور کبھی دوسرے ایام، پیر، منگل، بدھ
اور جمعرات کو بھی)۔

مَنْ صَامَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - جو شخص جہاد کی حالت میں
روزہ رکھے یا خالص اللہ کی رضا مندی کے لئے روزہ رکھے۔
أَصْحَابُ شَهْرَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوْ لَهَا اثْنَتَيْنِ
وَالْخَمِيسِ - مجھ کو حکم دیتے تھے کہ میں ہر مہینے میں تین روزے
رکھوں اور شروع پیر یا جمعرات سے کروں۔

إِذَا انْقَضَتْ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا - جب ماہ
شعبان آدھا گزر جائے تو پھر رمضان تک روزے نہ رکھو (یہ
اس شخص کے لئے حکم ہے جو پچھلے روزے رکھنے کی طاقت
نہ رکھتا ہو۔ کیونکہ ایسا شخص اگر پندرہ شعبان کے بعد روزے رکھے
گا تو احتمال ہے کہ رمضان کے روزے خاص نقاست یا علیل
ہو جانے کی وجہ سے نہ رکھ سکے جو فرض ہیں) (اسی نوعیت کی ایک
دوسری حدیث ہے:

تَأْتِي عَنْ حُومِرِ بْنِ عُرْفَةَ - یعنی حرمہ کے دن روزہ
رکھنے سے آپ نے منع فرمایا)
(اس بعد والی حدیث کا حکم صرف حجاج کے لئے ہے تاکہ
ان کے اندر ارکان حج بجالانے کی طاقت بحال رہے)۔

أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ - (اور)
رمضان شریف کے بعد پھر افضل روزہ اللہ کے مہینے میں دھرم
کے مہینے میں عاشورہ کا روزہ ہے۔ مگر حیرت ہے کہ حضرات شیعہ
اس افضل روزہ کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور چونکہ امام حسینؑ اسی
دن شہید ہوئے اس لئے اس روز فاقہ کرتے ہیں، جس فاقہ کا
کچھ ثواب نہیں)۔

كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يَمْنَعُهُ إِلَّا الصَّوْمَ - ہر نیک
کام میں دو گنا، تین گنا (حتیٰ کہ سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ)
ثواب ملتا ہے، مگر روزے کا کوئی حساب نہیں (اُس کا جس قدر

اجر اور ثواب مل سکے گا وہ اُس اللہ عطا کرنے والے ہی کو معلوم
ہے۔ سبحان اللہ تعالیٰ)۔

لَا يَدَّ خُلَاةُ إِلَّا الصَّائِمِينَ - بہشت کا ایک دروازہ
ریتان ہے اس میں صرف روزہ دار ہی جائیں گے۔

الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يُشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ - روزہ اور قرآن
دونوں (قیامت کے دن) بندے کی سفارش کریں گے (روزہ
کے کھاؤ اور دنا! میں نے اس کو کھانے اور خواہشوں سے دن کو
روکا، میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا میں نے اس کو رات
میں سو رہنے سے روکا، میری سفارش قبول کر۔ پھر اللہ تعالیٰ
اپنی رحمت سے ان دونوں کی سفارش قبول فرمائے گا)۔

مَنْ قَطَعَ فِيهِ صَائِمًا - جو شخص رمضان میں کسی روزہ
دار کو افطار کرائے (اگرچہ دودھ پانی کے ایک گھونٹ پر، اس کے
گناہ اعمال نامہ سے ساقط کر دیتے جاتیں گے اور وہ دوزخ سے
آزاد کیا جائے گا۔ اور جو کوئی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے اس
کو اللہ تعالیٰ (رسول اللہؐ نے فرمایا) میرے حوض سے ایسا پالنے
گا کہ پھر یا ساسی نہ ہوگا اور پھر بہشت میں اللہ تم کی طرف سے
اس کی مہمانی ہوگی)۔

مَنْ قَطَعَ صَائِمًا أَوْ جَمًّا غَايِبًا فَكُلْهُ مِثْلُ
آجُرٍ - جو شخص روزہ دار کو افطار کرائے یا غازی کا سامان
کر دے (اس کو راہ خرچ، اسلحہ اور سواری وغیرہ دے کر) تو
اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا روزہ دار یا غازی کو ملے گا)
مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُسَلِّتُ فِيهِ فَقَدْ قَعَلَى
آبَا الْقَاسِمِ - جس نے شک کے دن روزہ رکھا رشتہائیں
شعبان کو اُس نے حضرت ابوالقاسم مسلم کی نافرمانی کی (یعنی جب
اس دن رمضان کا چاند ثابت نہ ہو صرف گمان پر احتیاطاً
روزہ رکھ لے)۔

أَدْرَنُ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا - ایک گنوار
اُن حضرت کے پاس آیا اور کہنے لگا، یا رسول اللہؐ میں نے چاند
دیکھا (یعنی رمضان کا چاند) آپ نے فرمایا قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور

ہے کہ اکیلا ہفتہ کاروزہ نہ رکھا جائے، لیکن اگر جمعہ کے ساتھ ملا کر رکھے، تو کوئی قباحت نہیں۔

كَانَ يَتَوَضَّعُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ۔ آپ ہر مہینے میں تین روزے رکھتے (کئی تاریخ میں بھی یہ روزے رکھے قباحت نہیں، لیکن اگر ابتدائے ہجرات سے ہو تو بہتر ہے یعنی ایک ہفتہ میں پیر اور جمعرات کو رکھے، پھر دوسرے ہفتہ میں پیر کو یا جمعرات کو۔ یا ایک ہفتہ میں جمعرات کو، دوسرے ہفتہ میں پیر کو، تیسرے ہفتہ میں پیر جمعرات کو۔ اور بعض نے کہا ۱۲-۱۳ اور ۱۴ تا تاریخوں میں رکھے تو افضل ہے۔ بعضوں نے کہا غرہ اور دسویں اور بیسویں کو)۔

صَوْمُ مَعَةٍ: جمع کرنا۔ نصاریٰ کا عبادت خانہ، اگر جامعہ۔ صَوْمِ مَلَكَةٍ: کمال خشک ہو جانا، سبب بھوک اور بیماری۔ صَوْنٌ: بچانا، محفوظ رکھنا۔

صَانَ الْفَرَسَ: گھوڑا اپنے سُم کے کنارے پر کھڑا ہوا۔ اِصْطِيَانٌ: بچانا۔

صَوَانُ الثَّوْبِ یا صَوَانُ الْكِتَابِ: جس میں کپڑے یا کتاب محفوظ ہو، یعنی غلاف۔

أَصْوَنَهُ: یہ صَوَان کی جمع ہے۔

قَلْبُ صَوَانٍ: سخت دل۔

أَطْلَبُوا الْعِلْمَ وَكُوِيَ الْقَصْبَيْنِ: علم حاصل کرو

اگر چین کے ملک میں ہو (یعنی اگر چین تک جا اپڑے۔ جو عرب

سے بہت دور مشرق میں واقع ہے)۔

بعض نے کہا ہے کہ چین کو نہ میں ایک موضع ہوا

کانام ہے، یا ایک پہاڑ کا نام ہے۔

أَلْحَدِيْدُ الْقَصْبِيْنِ مَا أَحْبَبْتُ التَّخْتُمَ بِهِ۔

چین کے لوہے کی انگوٹھی پہننا مجھ کو پسند نہیں ہے۔

اسْتَوْصُوا بِالْقَيْنِيَّاتِ خَيْرًا۔ چوٹی چھوٹی

چڑیوں سے جو گھر میں پالی جاتی ہیں بھلائی کرو۔ (ان کے

دانا اور پانی کی خبر رکھو)۔

كَادَ دَخَلْتُ ثِيَابَ صَوْنِي الْعَيْبَةِ: میں نے اپنے

غلاف کے کپڑے گھڑی میں ڈالے۔

صَوْنِي: سوکھ جانا، پست آواز نکلنا۔

صَوْنِي: قوی ہونا، آواز دینا، سوکھ جانا۔

اِصْوَاءٌ: آواز دینا۔

تَقْوِيَّةٌ: بکری کا دودھ سکھا دینا، اس کو موٹا کرنے

کے لئے۔

صَادِي: خشک، سوکھا۔

أَبُو صَوِي: ایک بزرگ ہے، اس کی آواز سے سانپ

ڈرتے ہیں۔ اور اُس پر بہتر خبر کو بھی کہتے ہیں جو ساحل سمندر

پر ہوا کے ساتھ اٹھتا ہے۔

إِنِّ لِلَّهِ مُسْلِمٌ صَوْنِي وَمَنَادٌ كَمَنَارِ الطَّيْرِ

اسلام میں نشان کے پتھر اور مینار ہیں رستوں کے مینار کی

طرح (یعنی دین اسلام میں حق کی شناخت کے لئے نشان

مقرر ہیں، وہ نشانات کیا ہیں، قرآن و حدیث، اقوال و اعمال

اور البصیر)۔

فَيَخْرُجُونَ مِنَ الْاَصْوَاءِ فَيَنْظُرُونَ اِلَيْهِ

قبروں سے نکل کر اس کو دیکھیں گے۔

اَلتَّقْوِيَّةُ خِلَافَةٌ: جاذبہ کار و وہ اس کے متن میں نکل

رکھنا (یعنی تقویٰ) ایک فریب ہے چونکہ اس سے خریدار کو روکا

ہوتا ہے اور وہ جاذبہ کو زیادہ دودھ والا سمجھ کر گراں قدر قیمت

کو خرید لیتا ہے)۔

باب الصاد مع البسار

صَدَ: ایک زبر کا کلمہ ہے جس کے معنی خاموش رہ، چپ رہ۔

مفرد اور ثنیہ اور جمع سب کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے اور

کبھی صَدَ بہ ثنویں بھی کہتے ہیں۔

صَهَبَ يَصْهَبُ: یا صَهَبَتْ يَصْهَبُ: سرخی اور سیاہی پڑی ہوئی ہونا

صَہْبٌ - سخت گرمی، لمبا آدمی سخت پتھر۔

أَصْهَبُ یا أَصْهَبُ - سرخ اور سیاہ بال والا، اور اونٹ میں وہ اونٹ جو سفید سرخی اٹل ہو۔ مثلاً پشت سرخ ہو اور پیٹ سفید ہو۔

إِنْ جَاءَتْ بِهٖ أَصْهَبٌ یَا أَصْهَبُ - اگر اس عورت کا بچہ اُصْهَبُ پیدا ہوا۔

كَانَ یَبْدِی الْجَمَارَ عَلَی نَاقَةِ صَهْبَاءَ - آنحضرتؐ ایک سرخ سفید اونٹنی پر سوار کھڑکیاں مارتے تھے۔

صَهْبَاءُ - یہ ایک مقام کا نام ہے خبر کے پاس۔

نِعْمَ الْعَبْدُ صَہْبِیُّکَ تَوَكَّلْ حَفَیظَ اللہ کَسَمَّ یَعْنِیہ (صہیبؓ رومی جو مشہور صحابہ میں سے تھے۔ آپ حضرتؐ نے ان کی تعریف میں فرمایا، صہیبؓ کیسا اچھا بندہ ہے اگر اللہ کا اس کو ڈر بھی نہ ہوتا تو وہ گناہ نہ کرتا د پاک نفس اور نیک فطرت بندے ایسے ہی ہوتے ہیں ان کو بالطبع گناہ سے نفرت ہوتی ہے اور نیکی اور بھلائی سے رغبت۔ بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ صہیبؓ میں اگر خوف خدا نہ ہوتا تب بھی وہ بُرے اور گناہ کما کرتا۔ مگر اب جب کہ وہ اسلام قبول کر کے اپنے اندر خوف خدا اور آخرت کی باز پرس کا احساس پیدا کر چکا ہے، اس سے گناہ کیوں کر سرزد ہو سکتا ہے)۔

منزوحہم کتاب ہے کہ ایک حکیم سے پوچھا کہ تم کو حکمت سے کیا فائدہ ہوا۔ انھوں نے جواب دیا۔ فائدہ یہ ہوا کہ تم جس کام کو عذاب کے ڈر سے نہیں کرتے، میں اس کو خوشی کے ساتھ نہیں کرتا یعنی میری طبیعت گناہ کی کدورت کے باعث اس سے نفرت کرتے لگی ہے اور گناہ کی کدورت کو میں نے اسی حکمت کی وجہ سے جانا ہے۔

بِئْسَ الْعَبْدُ صَہْبِیُّکَ کَانَ یَبْدِی عَلَی عَصَا - صہیبؓ اچھے آدمی نہیں تھے، حضرت عمرؓ (کی وفات) پر روتے تھے۔ (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ وہ وا عمرہ وا عمرہ کہہ کر رونے لگے۔ اہل سنت کی کتابوں میں

کہیں اس کا ذکر نہیں۔ حضرت صہیبؓ رومی ایک جلیل القدر صحابی اور تحریک اسلامی کے ایک جانا زار کن تھے۔ ان کی انہی خوبیوں کی وجہ سے سرکارِ دہ عالم نے تعریف فرمائی ہے پھر کس کی مثال ہو سکتی ہے کہ ان کے خلاف زبان کھولے۔ دراصل یہ بھی ایک انفرادی ہے اہل بیت پر۔)

رَحِمَ اللہُ بِلَا لَکَانَ یُحِبُّنَا أَهْلَ الْبَیْتِ وَکَعَنَ اللہُ صَہْبِیَّکَانَ یُعَادِیْنَا - اللہ تبارک و تعالیٰ پر رحم کرے وہ اہل بیت سے محبت رکھتے تھے اور صہیب پر..... کرے وہ ہم سے دشمنی رکھتے تھے (معاذ اللہ، یہ بھی قطعاً جھوٹ اور افتراء ہے امام جعفر صادق پر۔ حضرت صہیبؓ کے بارے میں تو اس طرح پر سوچا بھی نہیں جاسکتا)۔

اصل میں حضراتِ شیعہ حضرت صہیبؓ سے اس لئے ناراض ہیں کہ وہ خلیفہ دوم حضرت امیر المومنین عمر فاروقؓ سے محبت کرتے تھے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حضرت صہیبؓ آپ حضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کے موزن مقرر ہو گئے اور حضرتؐ بالائے آل حضرتؐ کی وفات کے بعد اذان دینا چھوڑ دیا۔ صَہْبٌ - جلادینا، صَہْدَانِ گرمی کی شدت۔ صَہْوٌ - غوٹا، جسیم۔

صَہْمٌ - جلادینا، لگ جانا، گلا دینا۔ مُصَاہَرَةٌ - شادی کا رشتہ کرنا، دامادی۔ کَانَ یُوَسِّسُ مَسْجِدَ قُبَاءَ قِیَصُہْمُ الْحِجْرِ الْعَظِیْمِ اِلٰی بَطْنِیہ۔ آپ مسجد قبا کا پایہ بھرتے تھے تو بڑے پتھر کو اپنے پیٹ سے لگا لیتے تھے۔

یَنْلَتْ صَہْمًا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَکَمَّ مُحَمَّدٌ لَّکَ عَلَیہِ (ربیع بن حارث نے حضرت علیؓ سے کہا) تم آل حضرتؐ کے داماد بن گئے، ہم نے تم سے کوئی حسد نہیں کیا۔ لَشَّمْ ذَکَرَ صَہْمًا مِّنْ عَصَا شَمْسٍ - پھر شمس کی اولاد میں سے آپ نے ایک داماد (یعنی ابوالعاص) کا ذکر کیا جو حضرت زینبؓ کے شوہر تھے، ان کے سلوک کی تعریف کی۔

پنے

ناکرنے

سانپ

مند

لَطِیْفٌ

ر کی

شان

صحابہ

الکیر

بن ملک

ر کو دھوکا

نیت

پہرہ

ہ اور

ولی ہونا

باب الصاد مع الباء

صَيَّا. وہ کچرا جو زچگی کے بعد نکلتا ہے۔

نَصْبِي. تھوڑا تر کرنا، یا کم دھونا۔

صَاعَةً. وہ پانی جو پچر دان میں ہوتا ہے یا بچر کے سر پر۔

أَنْتِ مِثْلُ الْعَصَبِ تَدْعُ وَنَصْبِي. لہجہ

کی طرح ہے جو ڈنگ مارتی اور چلاتی ہے۔

صَبَّ. ٹھیک کرنا۔

سَهْمٌ صَيُوبٌ. جو تر ٹھیک نشانہ پر لگے۔

صَيَابٌ. خالص، بہتر اور عمدہ۔

أَسْقِنَا غَيْثًا صَيِّبًا. ہم پر خوب برستا ہوا مینہ آمارا

اس کو باب الصاد مع الواو میں ذکر کرنا تھا۔ چونکہ اصل میں

صَيُوبٌ تھا۔

وَلَدَنِي صَيَابَةٌ قَوْمِي. آں حضرت اپنی قوم کے

عمدہ لوگوں میں پیدا ہوئے (یعنی شریف اور معزز خاندان میں)۔

صَيْبٌ. شہرت، چرچا، ذکر۔ اس کو باب الصاد

الواو میں ذکر کرنا تھا۔

مَا مِنْ صَيِّبٍ إِلَّا وَكَهْ صَيِّبٌ فِي السَّمَاءِ. ہر بندہ

کا تذکرہ آسمان میں رہتا ہے (اگر اچھا ہے تو تعریف کے ساتھ بڑا

ہے تو بڑائی کے ساتھ)۔

كَأَنَّ الْعَبَّاسَ صَيِّبًا. حضرت عباسؓ بڑی آواز

کے آدمی تھے۔

صَيِّحٌ يَصِيحُ يَصِيحُ يَصِيحُ يَصِيحُ. چخنا، چلانا

آواز دینا۔

نَصْبِي. خوب چخنا۔

نَصْبِي. ایک دوسرے پر چلانا۔

هَسَوْنِي صَبَّاحًا. ایک بکارتے والے کی پکار سنی۔

كَأَنَّ الْوَهَّابِيَّ يَصْبِيحُ. حضرت ابوہریرہؓ

لوگوں میں بکارتے کرنا کو سنانے تھے۔

اصل میں صَبَّ یوی اور شوہر کے رشتہ داروں کو کہتے ہیں، اس میں خسر، خوش دامن وغیرہ زوجین کے تمام رشتہ دار شامل ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ مرث دیور اور داماد کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے۔

إِنَّ الْإِسْرَافَ كَانَ يَصْهَرُ رَجُلِيَّةً بِالشَّعِيمِ

وَهُوَ مُخْدَرٌ. اسودؓ جو حضرت عبداللہ بن مسودؓ کے شاگرد

تھے، اصرام کی حالت میں اپنے پاؤں کو چربی سے چکنا کرتے۔

صَهْوًا. چربی گلانے والا، گوشت بھوننے والا۔

كَأَنَّ صَهْرَ النَّبِيِّ صَلَاحٌ وَبَيْتُهُ بَيْتُهُ. حضرت علیؓ

کا مال کیا پوچھتے ہو وہ تو آل حضرت کے داماد ہی تھے اور ان کا

گھر آنحضرت کے گھر سے بلا ہوا تھا رجو کوئی ان کی فضیلت میں

شک کرے یا ان کو بُرا سمجھے، وہ مردود اور حق ہے۔

صَهْرِيحٌ يَصْهَرُ. وہ موضع جس میں پانی جمع ہوتا ہے یا بڑا

کنڈہ۔ (نالا)

صَهْرِيحٌ. زور سے ہنسا۔

صَهْرِيحٌ. خاموش کرنا۔

صَهْرِيحٌ. کسی کو خاموش کرتے وقت کہتے ہیں۔

صَهْرِيحٌ. نرمی، لافمت۔

صَهْرِيحٌ. گھوڑے کی آواز۔

تَصَاهِيلٌ. گھوڑوں کا ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسانا۔

صَاهِلٌ. گھوڑا۔ اس کی جمع صَوَاهِلُ ہے۔

فِي صَوْتِهِ صَهْلٌ. اس کا آواز میں سختی اور قوت ہے۔

(ایک روایت میں صَحْدٌ ہے جب ذکر اور پر ہو چکا)۔

فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَ أَطِيظُ. مجھ کو گھوڑے

اور اونٹ والاکر دیا مطلب یہ ہے کہ پہلے میں مفلس اور نادار

تھی، جب اس سے شادی ہوئی تو مال دار ہو گئی۔

فَصَهَلَتْ بِهِمْ وَ صَهَلُوا إِلَيْهَا. دوزخ ان کو آواز

دے گی وہ دوزخ کو آواز دیں گے۔

لَا يُصِيدُ عَلَى الْمَوْتِ الَّذِي كَفَّيْهِ. جو بچہ آواز نہ دے
(پیدا ہونے وقت) اس پر ناز نہ پڑھیں۔

إِذَا اسْمَعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ. جب تم مرغ کی بانگ
سنو۔

صَيَّجَانِي. ایک قسم کی کھجور ہے۔

صَيَّجٌ. خاموش رہ کر سنا۔

مَا مِنْ ذَا بَنِي إِلَّا وَهِيَ مُصَيَّجَةٌ. (جمع میں ایک
ساعت ایسی ہے) اس میں ہر جانور خاموش ہو کر کان لگاتا ہے۔

(ایک روایت میں مُصَيَّجَةٌ ہے عین سے جس کو اوپر بیان کیا چکا)۔

فَالصَّاحَتِ الْقَحْطُ. پتھر پھٹ گیا۔

صَيَّجٌ. آفتاب کا گردہ۔ چشمہ آفتاب۔

يَوْمَ صَيَّجٍ. شدید گرمی کا دن۔

صَحْرٌ صَيَّجٌ. یا صَيَّجٌ. سخت پتھر۔

صَيَّجُونَ. سختی۔

صَيِّدٌ. شکار کرنا، پھانسی لینا۔

أَصَيْدٌ. جس کی گردن مائل ہو۔

إِصَادَةٌ. شکار کرنا، شکار پر مدد کرنا، اس کی غبت
دولانا۔

إِصْطِيَادٌ. شکار کرنا۔

صَيْدٌ. شکار کے جانور کو بھی کہتے ہیں۔

صَيَّادٌ. شکاری، شیر جال۔

صَيَّوْدٌ. شکاری۔

مُصَيِّدٌ یا مُصَيِّدَةٌ. جس سے شکار کریں یعنی جال۔

حَلَّ أَشْرَسْتُمْ أَذْ أَصَدْتُمْ. تم نے شکار بتایا، یا شکار
کرایا۔

إِنَّا صَدَدْنَا حِمَارًا وَحَشِيًّا. ہم نے ایک گور خر شکار کیا۔

إِنَّا كُنَّا لَفَقَاتٍ صَيَّوْدٍ. تو وہی پہلی خاندان

کے علاوہ دوسروں کی طرف التفات کرنے والی شکار کرنے

والی ہے (شوہر کا مال اڑا لینے والی)۔ یہ بات حجاج نے ایک

عورت سے کہی۔

أَنْتَ الْمَدَّائِدُ عَنْ حَوْفِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

تَدُوْدُ عَنْهُ الرَّجَالُ كَمَا يَدُ الْبَعِيْرِ الْقَصَادُ.

(اُس حضرت نے حضرت علیؑ سے فرمایا) قیامت کے دن تو میرے

حوض پر سے لوگوں کو اس طرح دھکیلے گا (دھمائے گا) جیسے ہمارے

اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے۔ (اس حدیث میں لفظ صَادٌ "صَيِّدٌ"

سے نکلا ہے۔ جو اونٹ کی ایک بیماری کا نام ہے جو اس کے سر میں

ہو جاتی ہے اور جس کے سبب اونٹ کی ناک بہتی رہتی ہے اور وہ

گردن نہیں موڑ سکتا۔ بعض نے کہا ہے صَادٌ مخفف صَادِي

کا، یعنی جیسے پیاسا اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے)۔

هَلْ تُجَبُّونَ أَوْ قَصِيْدُونَ. تم دوڑنا چاہتے ہو

یا شکار کرنا؟

إِنِّي رَجُلٌ أَصَيْدُ أَنَا أَصَلِّي فِي الْقَبَائِلِ لَوَاحِدٍ

قَالَ لَعَمْرُكَ وَأَزْمَنُهَا عَلَيْكَ وَكَوَيْشُوكَ وَسَلَمُ بْنُ أَوْع

نے اُس حضرت سے عرض کیا میری گردن نہیں ٹوٹتی (دیار ہوں

یا شکاری آدمی ہوں) کیا میں ایک کرنے میں نماز پڑھ سکتا ہوں

(یعنی بغیر ازار کے) آپ نے فرمایا ہاں، مگر سامنے سے اس کی ٹانگ

لے اگرچہ ایک کانٹے سے ہی (ناک ستر نہ کھلے) (مذکورہ حدیث

میں مشہور روایت ہے کہ اصْبَدٌ ہے یعنی میں شکار کرتا ہوں اور شکار

میں ہاجامہ باندھ کر تیز نہیں دوڑا جاتا)۔

كَانَ يَحْلِفُ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ الدَّجَالُ. حضرت

جابر بن قسَمٌ کھاتے تھے کہ ابن صَيَّاد (جو مدینہ میں ایک یہودی کا

لوگ کا تھا) وہی دجال ہے، اس کا نام صَاف تھا آں حضرت م

کو بھی اس پر دجال ہونے کا شبہ تھا۔ کہتے ہیں کہ وہ واقعہ

حترہ میں غائب ہو گیا اور پتہ ہی نہ لگا کہ کدھر گیا۔ وہ کابن بھی

تھا، اور کوئی کوئی بات صحیح بھی ہو جاتی۔ اس نے آنحضرتؐ

کو جب آپؐ نے اپنے دل میں اس آیت کریمہ کا تصور کیا تو م

یاتی السماء بدخان مبین بہ بتا دیا ہوا بخ۔

بعضوں نے کہا حضرت جابر بن قسَمٌ کا مطلب یہ تھا کہ جن دجالوں

کے پیدا ہونے کی آپ نے خبر دی ہے، ان میں سے ایک ابن صیّا بھی تھا اور یہ غرض نہیں کہ وہ بڑا دجال تھا جس کو حضرت عیسیٰؑ جبل وthan پر قتل کریں گے۔ ہمارے زمانہ میں بھی ایک شخص نے پنجاب میں مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا، وہ بھی ان ہی جالوں میں سے ایک دجال تھا، جن کے ظہور کی خبر آں حضرت معلم نے دی ہے۔

مَا لَمْ تَصِيْدْ وَهٗ اَوْ يَصَادْ لَكُمْ جَبْتُمْ تَمَّ خُود
شکار نہ کرو یا تمہارے لئے شکار کیا جائے۔ اگر تم خود شکار کرو، احرام کی حالت میں یا احرام والوں کے لئے کوئی اور شکار کرے، تو اس کا کھانا درست نہیں

اِنِّیْ اَصَدْتُ وَ مَعِیْ مِنْہٗ۔ میں نے شکار کیا میرے پاس اس کا کچھ گوشت موجود ہے۔
اِلَّا کَلْبٌ صَبِیْ۔ مگر شکار کا کتا (اس کے رکھنے میں کوئی قباحت نہیں)۔

فَاَعْتَسِلْ مِنْ صَادٍ۔ (میرے نزدیک آکر اور صاد کے پانی سے غسل کر) صاد ایک چشمہ ہے جو عرش کے واسطے بازو سے بہتا ہے۔

فِی الْبَدَنِ یُدْرِکُ صَبِیَّ لَا یَعْدُ مَلَکٌ شَخْصٌ
شکار کا جانور تین دن بعد مرا ہوا پائے اور (یہ یعتین ہو کر وہ دوسرے کسی صدمہ سے نہیں مرا ہے) تو اس کو کھا سکتا ہو اگر ستر نہ گیا ہو۔

مَا صَدَّتْ بِکَلْبٍ اَلْمُعَلِّمُ قَدْ کَرَّتْ اَسْمَ اللّٰهِ فَحُلُّ
وَمَا صَدَّتْ بِکَلْبٍ غَیْرِ مُعَلِّمٍ فَاَدْرَکَتْ ذَکُوۡنَہٗ فَحُلُّ
اگر رکھا یا ہو اکتا تو اللہ کا نام لے کر چھوڑ دے (اور وہ جانور کو مار ڈالے) تب بھی اس کو کھا۔ اگر رکھا یا ہو اکتا نہ ہو اور وہ شکار کچیے تو اس کو مت کھا۔ مگر ہاں جب تو جانور کو زندہ پائے اور اس کو ذبح کر لے تو کھا سکتا ہے (قرآن اور حدیث دونوں سے ثابت ہے کہ رکھائے ہوئے کتے کا شکار درست ہے اگر اللہ کا نام لے کر اس کو جانور پر چھوڑے خواہ شکار کردہ جانور شکاری کے پیچھے سے

پہلے مر جائے اور یہ حکم نہیں دیا کہ اس کو شت کو دھو کر کھاؤ۔ یہاں ان لوگوں کے حق میں دلیل بن سکتی ہے جن کا کہنا ہے کہ کتے کا جھوٹا اور اس کا لعاب نجس نہیں، بہر حال جمہور علمائے کرام کے نزدیک ناپاک اور نجس ہے۔

صَبِیْدَانِ۔ بچو، موٹا مکمل، بادشاہ، لوٹری۔
صَبِیْرٌ یَا صَبِیْرُ وَرَہٗ۔ کوٹنا، بدل جانا، جگہ بدلنا، ختم ہونا، حالت بدل جانا (یعنی مفلس الدار اور جابل سے عالم ہو جانا)۔
مَعِیْرٌ۔ مرجع اور معاد۔

مَنْ اَطْلَعَ مِنْ صَبِیْرٍ بَابٍ فَقَدْ دَمَرَ۔ جس شخص نے دروازہ کی درج سے جھانکا وہ گویا اندر آگیا۔

اَنْطُسُ مِنْ صَبِیْرِ الْکِبَابِ۔ میں دروازہ کی دراز میں سے دیکھ رہا تھا۔

اِنَّا نَزَّلْنَا بَیْنَ صَبِیْرَیْنِ۔ ہم دونوں پانیوں کے درمیان اترے (یہاں اور سامہ کے درمیان)۔

اَرَاۤیْتَ لَوْ دَخَلْتَ مِیْثِرَہٗ فِیْہَا خَیْلٌ دُھَمٌ
وَفِیْہَا قُرْۡسٌ اَغْرَہُ مَحْجَلٌ اَمَّا کُنْتَ تَصْرِفُہٗ وَنَہَا۔

(آنحضرتؐ نے فرمایا، میں اپنی امت کے ہر شخص کو قیامت کے دن پہچان لوں گا۔ لوگوں نے عرض کیا آپ کیسے پہچان لیں گے

کیونکہ وہاں بے شمار مخلوق ہوگی۔ آپ نے ارشاد فرمایا، بھلا اگر تو ایسی باتیں جاسے جس میں سب سیاہ مشکی گھوڑے ہوں اور

ان میں ایک گھوڑا سفید پیشانی سفید ہاتھ پاؤں کا ہو تو کیا تو اس کو نہیں پہچان لے گا (اسی طرح میں بھی اپنی امت کے لوگوں کو پہچان لوں گا ان کے منہ اور ہاتھ پاؤں وضو کے نور سے

چمکتے ہوں گے)۔

وَعَلِیْکَ مِثْلُ صَبِیْرٍ عَجِزَ لَکَ۔ (اے حضرتؐ نے

حضرت علیؑ سے فرمایا، میں تجھ کو چند کلمے ایسے بتاؤں کہ اگر صبر برابر بھی تجھ پر گناہ ہوں جب بھی وہ معاف ہو جائیں۔

صَبِیْرٌ۔ یہ ایک پہاڑ کا نام ہے۔
ایک روایت میں بجائے صَبِیْرُ کے صَبِیْرٌ ہے جس کے

معنی اور بیان کے جابجے۔

لَوْ كَانَ عَلَيَّ مِثْلُ صَيْدٍ دَيْنًا لَأَدَا اللَّهُ عَنْكَ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اگر تجھ پر میرا ہمارے برابر قرض ہو تو بھی اللہ اس کو ادا کر دے (اس دعا کی برکت کی وجہ سے)۔

إِنَّهُ مَرْبِيهِ رَجُلٌ مَعَهُ صَيْدٌ فَذَاقَ مِنْهُ۔

ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس میرھٹا انھوں نے اس کو چکھا۔

صیہ کہتے ہیں ”صَحْنًا“ کو، یعنی اُس سالن کو جو چھوٹی چھوٹی پھلیوں سے تیار کیا جاتا ہے۔

لَعَلَّ الصَّيْدَ أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ هَذَا۔ شاید میر

تجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے (صیہ وہی پھلیوں کا سالن۔

بعض نے کہا کہ یہ لفظ شریانی ہے)۔

عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَالْيَاكُفُ الْمَصِيْرُ۔ تجھ ہی پر ہمارا بھروسہ

ہے اور تیرے ہی طرف تو ٹٹنا ہے۔

فَصَيِّدٌ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ آخر میں اہل

بہشت کے اعمال کرے گا، یعنی جس کے مقدر میں بہشت لکھی

گئی ہے تو اگرچہ تمام عمر مصیبت میں گزری ہو مگر بالآخر خدا سے

ڈر کر سچی توبہ کرے گا اور پھر اس کا انجام بخیر ہوگا)۔

مَرَّ بِصَيْدٍ فِيهَا خَمْرٌ مِنْ ثَلَاثِينَ شَاةً۔ ایک

گھر پر سے گزرے اُس میں تیس بکریوں کے قریب تھیں۔

صَبَّارُ الْعَصِيْرِ خَمْرًا۔ شیرہ شراب ہو گیا۔

صَيِّصٌ۔ کھجور کا خراب ہونا۔ (شیشیں ہو جانا یعنی گھسلی

سخت نہ ہونا۔ یہ بہت خراب قسم کی کھجور ہے)۔

صَيِّصِيَّةٌ۔ قلعہ (اس کی جمع صَيَّاصِي ہے اور

گائے کے سینک کو بھی کہتے ہیں)۔

كَاتَمَهَا صَيَّاصِيٌّ بَقِيٌّ (ایک فتنہ کا ذکر کیا تو فرمایا،

وہ گائے کے سینکوں کی طرح ہوگا (یعنی سخت اور مضبوط، بعضوں

نے کہا اس فتنہ میں برچھے چلیں گے، ان کو گائے کے سینکوں

سے مشابہت دی)۔

شَوَّاسٌ بِلَهْمٍ كَالصَّيَّاصِي۔ دجال کے ساتھیوں کی

مونچھیں گائے کے سینکوں کی طرح ہونگی (یعنی خم دار، سخت

اور لمبی)۔

مترجم کتاب ہے ہمارے زمانہ میں معلوم نہیں مسلمانوں

پر کیا آفت آئی ہے کہ اکثر نوجوانوں نے نصاریٰ اور ہنود کی

وضع اختیار کر لی ہے دار صیہ منڈالتے اور مونچھیں بڑھاتے

ہیں۔ اور ترکوں نے تو عموماً یہی طریقہ اختیار کیا ہے جو دجال کے

ساتھیوں کا ہوگا۔ اسلام کی وضع تو یہ ہے کہ دار صیہ چوڑی جائے

اور مونچھیں کڑوائی جائیں۔

وَصَيِّصِيَّتُهَا السَّيِّئَةُ كَانَتْ تَسْبِيحُ بِهَا۔ (ایک

عورت مجاہدین کے ساتھ) لشکر میں نکلی اور اپنی بارہ بکریاں اور

جھاڑو جس سے کپڑا بنتی تھی چھوڑ گئی۔

أَصْيَصٌ کہتے ہیں صندلہ کو۔ (یعنی چلا ہے کا کوٹج)۔

وہ سینکوں کا ایک ٹٹھا ہوتا ہے جھاڑو کی طرح اس کو بانڈ

ہیں، اس سے کپڑا بنتے وقت موت کو تر کرتے جاتے ہیں۔

صَبِيْعٌ۔ جُدا جدا کرنا۔

نَصِيْعٌ۔ راستہ بھول جانا۔

نَصِيْعٌ۔ اضطراب، بے قراری، کام نکلنے کی کوئی شکل

نہا۔

إِنْصِيَاْعٌ۔ جلدی سے مڑ کر لوٹ آنا۔

صَيِّغُهُ۔ ایک ہیئت، ایک شکل، ایک سانچہ۔

سَامِيْتُ يَكْذِبُ كَذَا صَيِّغَةً مِنْ كُتُبٍ فِي عَدُوِّ

میں نے ایک کاریگر کے بنے ہوئے اتنے تیریز دیک سے تیرے

دشمن کو مارے۔

سَهَامٌ صَيِّغَةٌ۔ ایک ہی کاریگر کے یکساں اور برابر

بنائے ہوئے تیر۔

هَذَا صَوْنٌ هَذَا۔ یہ اُس کے برابر ہے۔

هَمَّا صَوْنَانِ۔ وہ دونوں برابر کے جوڑ ہیں۔

رَمَرِيُونِ کی اصطلاح میں صَيِّغَةٌ اُس مشتق کو کہتے

ہیں جو مصدر سے نکالا جاتا ہے۔ مثلاً یَنْصُرُ نَصْرًا سے نکلا ہے۔
صَبِيفٌ: گرمی، گرمی کے موسم میں اقامت کرنا، تیر کا نشانہ سے الگ
لگنا۔

فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ هَصَاتٍ عَنْهُ (آنحضرت نے بدر کے
قیدیوں کے بارے میں حضرت ابو بکرؓ سے مشورہ لیا، انہوں نے کچھ
عرض کیا، پھر آپ نے ان کو چھوڑ کر دوسرے سے رائے لی۔

هَاتِ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُسَدَّةَ: حضرت ابو بکرؓ ابوہریرہ
سے الگ ہو گئے۔

صَلَّيْ فِي حَبَّةٍ صَبِيفَةٍ: ایک بالوں کے چُنڈی میں نماز پڑھی۔
تَكْهِيَاكُ آيَةُ الصَّبِيفِ: تجھ کو (کلالہ کے باب میں)
وہ آیت کافی ہے جو گرمی کے موسم میں اترتی (یعنی سورہ نسا کی
آخر کی آیت، اس سے پہلے کی آیات جاڑے میں اترتی تھیں)۔
إِنَّ بَنِي صَبِيفَةٍ صَبِيفِيُونَ أَحْلَحَ مِنْ كَانَ

لَهُ رُبْعِيُونَ: (سیمان بن عبد الملک نے اپنے انتقال کے
وقت کہا) میرے بچے توڑھا پنے کی پیدائش ہیں (یعنی جب میں
بوڑھا ہو گیا اُس وقت پیدا ہوتے۔ اس لئے وہ کم سنی کی دہ
سے نظام حکومت کو چلانے کے لائق نہیں ہیں۔ بڑا کامیاب
ہے وہ شخص کہ جس کے عہد جوانی میں اولاد پیدا ہو۔ اس لئے کہ
وہ اپنے والد کے عمر طبعی کے پہنچنے تک کاروبار کو سنبھالنے کے قابل
ہو جائے)۔

خَرَجَ فِي صَائِفَةٍ: دن کے گرم وقت میں نکلے (یعنی دھوپ
اور سورج کی تمازت میں۔ ایک روایت میں طَائِفَةٍ ہے یعنی دن کے ایک حصے میں)
فِي يَوْمٍ صَائِفٍ: گرم دن میں۔

فِي الصَّبِيفِ صَبِيفَتُ اللَّيْلِ: تو نے گرمی کے زمانہ میں دُودھ کو
ضائع کر ڈالا (یہ مثل ہے، یا اس وقت کہی جاتی ہے کہ جب کوئی بے موقع
بے محل اپنے اوقات یا سرمایہ یا صلاحیتوں کو صرف کر دے)۔

طالب دعو
سید نذر عباس
سید احمد علی
2011-2012

میر محمد کتب خانہ مرکز عالم وادب
آرام باغ - کراچی

ابن
مع
الہود
اصو
اصو
الان
تقیب
البلا
الیس
بوشت
اعلا
تار
تحریر
تحفہ
اصلاح
تدریس
ترمذی
الذکی
تفسیر

تنظیم الاشتات محل عوایصات المشکوۃ (شرح اردو)	سراج المعانی (شرح اردو) شرح جای (مع بحث الفعل)
کامل در جلد مجلد پیشہ سنہری ڈائی عمدہ کاغذ -	اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی -
التوضیحات الوضیحة (شرح اردو علم الصیغہ)	شمائل ترمذی مع اردو شرح خصائل نبوی و رسالہ "نبوی لیل و نہار" گلکز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی
گلکز کاغذ رنگین ٹائٹل -	
التوضیحات الضروری (محل مسائل) المختصر القدوری	الصبح النوری (شرح اردو مختصر القدوری)
(امولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب) عمدہ کاغذ	اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی -
مجلد ریگزین سنہری ڈائی	
تفسیر الباری ترجمہ و شرح صحیح البخاری (ترجمہ و شرح علامہ وحید الزماں) جلد اول - جلد دوم	صحیح بخاری شریف جلد اول جلد سوم
حصن حصین (مترجم) مع ترجمہ و مکمل شرح اردو	ظفر المحصلین باحوال المصنفین (مع اضافات جدیدہ و فی آخرہ تذکرۃ العیون فی تذکرۃ الفنون)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی	گلکز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی
حیات و حید الزماں (اردو)	
خدائی وعدہ اردو ترجمہ و وعدہ الحق -	عربی کا معلم
عمدہ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی -	اول
" " مجلد پیشہ سنہری ڈائی -	دوم
	سوم
	چہارم
خلاصۃ الحواشی (شرح اردو) اصول الشاشی	عمدہ کاغذ رنگین ٹائٹل - کامل
(مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب) گلکز کاغذ رنگین ٹائٹل	
دروہ اکسیر اعظم	عربی کی کلیہ
دروس البلاغۃ (مع ترجمہ و شرح اردو شرح البلاغۃ)	اول
گلکز کاغذ رنگین ٹائٹل - (کلاں)	دوم
	سوم
	چہارم
دیوان حافظ (مترجم) مجلد ریگزین سنہری ڈائی	عقد الفرائد علی شرح العقائد (عربی اردو)
دیوان مثنوی (عربی مع ترجمہ اردو) نحاشی جدیدہ مع جل لغات	گلکز کاغذ رنگین سنہری ڈائی
گلکز کاغذ مجلد پیشہ سنہری ڈائی -	
رباعیات اقبال (اعلیٰ آرٹ پیپر)	عین الہدایہ (ہدایہ کا اردو ترجمہ) امتیازی ایڈیشن
رکن الدین (اردو) رنگین ٹائٹل عمدہ کاغذ	بڑا سائز - اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی (مکمل در ۴ جلد)
روایت النسخ (شرح اردو ہدایۃ النسخ)	تفصیلی فہرست کتب مفت طلب فرمائیں -
گلکز کاغذ - رنگین ٹائٹل -	
	میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی